مطالعہ تصنیفات

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

مرتبین

محمد معصوم سیفی - محمد اسلم

ناشر

انجمن الاصلاح، معہد القرآن الکریم

دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

طبع اوّل

۱۴۳۷ھ - ۲۰۱۶ء

نام کتاب	:	مطالعہ تصنیفات حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی
نام مرتبین	:	محمد معصوم سیفی، محمد اسلم
صفحات	:	۱۲۸
تعداد	:	۱۰۰۰
قیمت	:	۵۰

ملنے کے پتے :

☆ مکتبہ ندویہ، ندوۃ العلماء، لکھنؤ

☆ مکتبۃ الشباب العلمیۃ، ندوہ روڈ لکھنو

☆ مکتبہ اسلام، رؤوف مارکیٹ، امین آباد، لکھنؤ

☆ مکتبہ طوبیٰ، مکارم نگر، لکھنؤ ☆ مکتبہ سمیع، برولیا، لکھنؤ

ناشر

انجمن الاصلاح، معہد القرآن الکریم

دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

فہرست

نمبر شمار	مضامین		صفحہ نمبر
۱	مقدمہ جناب مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی		۵
۲	تقدیم جناب مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندوی		۷
۳	پیش لفظ		۹
۴	حرفے چند		۱۱
۵	اپنی بات		۱۳
۶	قرآن کریم انسانی زندگی کا رہبر کامل	معصوم سیفی	۱۴
۷	قرآن کریم انسانی زندگی کا رہبر کامل	محمد اسلم	۲۱
۸	رہبر انسانیت	ممتاز احمد	۲۶
۹	رہبر انسانیت	محمد سرفراز	۳۰
۱۰	نقوش سیرت	شمس الحق	۳۲
۱۱	جزیرۃ العرب	محمد کاشف بیگ	۳۵
۱۲	جزیرۃ العرب	قاضی اسامہ تنظیم	۳۹
۱۳	حج اور مقامات حج	معصوم سیفی	۴۲
۱۴	مقامات مقدسہ	جاوید عالم	۴۴
۱۵	امت مسلمہ رہبر اور مثالی امت	وسیم اکرم	۴۶
۱۶	مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ عہد ساز شخصیت	سطوت جنید	۵۰
۱۷	یادوں کے چراغ	محمد لقمان	۵۳
۱۸	دو مہینے امریکا میں	محمد شاداب	۵۵
۱۹	سمرقند و بخارا کی بازیافت	محمد انضمام الحق	۵۸
۲۰	معلم الانشاء (ثالث)	محمد سلمان	۶۲
۲۱	دین و ادب	ابوالکلام آزاد	۶۵

www.abulhasanalinadwi.org

۲۲	أضواء على الأدب الإسلامي	ارشد جمال	۶۸
۲۳	رسائل الأعلام	محمد زبیر	۷۰
۲۴	حالات حاضرہ اور مسلمان	محمد صادر	۷۲
۲۵	مسلم پرسنل لاء بورڈ: کام اور پیام	امیر الہدی	۷۴
۲۶	الأدب العربي بين عرض ونقد	محمد وصی	۷۶
۲۷	غبار کارواں	زاہد ضیاء	۷۹
۲۸	عالم اسلام اور سامراجی نظام: امکانات، اندیشے، مشورے	محمد جمیل جوہر	۸۲
۲۹	منشورات من أدب العرب	عدنان باری، محمد اعظم	۸۵
۳۰	سماج کی تعلیم وتربیت	محمد ساجد	۸۷
۳۱	تاريخ الأدب العربي (العصر الإسلامي)	محمد آزاد عیسی	۹۰
۳۲	مختار الشعر العربي (أول ودوم)	امام الدین	۹۴
۳۳	مسلم سماج: ذمہ داریاں اور تقاضے	سراج ملا	۹۶
۳۴	العالم الإسلامي اليوم: قضايا وحلول	مسعود احمد	۹۸
۳۵	ندوة العلماء فكرتها ومنهاجها	محمد ضمیر	۱۰۱
۳۶	جهود إصلاح العقيدة وأبعادها	سید شاہ زیب	۱۰۲
۳۷	خطبات رابع	سید محمد انس کانپوری	۱۰۴
۳۸	رسالة المناسبات الإسلامية	محمد زید	۱۰۷
۳۹	أضواء على الفقه الاسلامي، ومكانة الاجتهاد منه	محمد عزیر	۱۰۹
۴۰	بين التصوف والحياة	زید احمد	۱۱۱
۴۱	وفضائل الدعوة الى الله	محمد صدام	۱۱۲
۴۲	چند اہم رسائل	محمد صالح عمر	۱۱۴
۴۳	الغزل الأردي محاوره ومكانته في الشعر	محمد معصوم سیفی	۱۱۷
۴۴	الأدب الاسلامي وصلته بالحياة	محمد معصوم سیفی	۱۱۹
۴۵	حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ العالی ایک نظر میں	محمد سالم	۱۲۱
۴۶	گلہائے عقیدت	ڈاکٹر حافظ ہارون رشید صدیقی	۱۲۶

www.abulhasanalinadwi.org

مقدمہ

جناب مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی
(معتمد تعلیم ندوۃ العلماء، لکھنؤ)

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده، أما بعد:

دار العلوم ندوۃ العلماء میں علوم اسلامیہ کے منہج تعلیم میں اس کی رعایت رکھی گئی ہے کہ طالب علم صرف علم ہی حاصل نہ کرے، بلکہ علم کو منتقل کرنے، اور خاص طور پر علم کو دعوت اور دین کے دفاع کا ذریعہ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہو، اس لئے اس کے نظام میں شروع ہی سے تعبیر اور بیان کی صلاحیت کو بہت اہمیت دی گئی ہے، اور اس میں عربی کو ترجیح دی گئی ہے، اس کے ساتھ دوسری زبانوں کو اس کے نصاب میں شامل کیا گیا ہے، درجات میں تعلیم کے ساتھ انشاء کو لازمی مضمون قرار دیا گیا ہے، اسی کے ساتھ ہفتہ واری جلسوں جو النادی العربی اور الاصلاح کے نظام کے مطابق ہوتے ہیں، میں ان کی مشق کرائی جاتی ہے۔

عالیہ اور علیا کے سال ایک تحقیقی مضمون لکھنا ضروری ہوتا ہے، مطالعہ کے لئے لائبریری کا نظام ہر ہاسٹل میں قائم کیا گیا ہے، مضمون نگاری کے لئے ضروری ہے کہ اسلوب کے لئے کسی معیاری مصنف کو پڑھا جائے، اور اس سے اسلوب اور فہم کو سیکھا جائے۔

کچھ عرصہ سے ہمارے یہاں طلبہ کی انجمنوں میں یہ نظام قائم کیا گیا ہے کہ کسی بڑے مصنف کو موضوع بنا کر اس کی تصنیفات پر تحقیقی مقالہ لکھا جائے یا کسی خاص موضوع کے مصنفین کو پڑھ کر مقالہ لکھا جائے، اس تجربہ کے اچھے نتائج سامنے آرہے ہیں۔

دار الاقامہ معہد القرآن الکریم میں عالیہ رابعہ تک کے طلباء کا قیام ہے، اور اس کے نگراں مولوی محمد فرمان ندوی ہیں، انہوں نے کچھ عرصہ پہلے حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی

www.abulhasanalinadwi.org

ندوی کی تصنیف ''قرآن مجید انسانی زندگی کا رہبر کامل'' کا عربی میں ترجمہ کیا، اور دوسرے علمی ودعوتی مضامین کو عربی میں منتقل کیا، اس دفعہ یہاں کے طلبہ نے حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کی تصنیفات کو جو درسی بھی ہیں اور علمی اور دعوتی بھی، موضوع کے طور پر انتخاب کیا۔

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب کا اسلوب بیان علمی ہونے کے ساتھ عام فہم ہے، اور وہ ہر طبقہ کے لئے قابل فہم اور لائق استفادہ ہے، اسی لئے ان کی سیرت اور قرآن کریم پر کتابیں بہت مقبول ہوئیں اور متعدد ایڈیشن شائع ہوئے، اسلوب بیان ہر عہد میں بدلتا رہتا ہے، مولانا شبلی نعمانیؒ سے لے کر حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ تک اور مولانا محمد الحسنیؒ تک اسلوب اپنے عصر کے اعتبار سے بہت مؤثر اور مقبول تھا، صحافت اور وسائل ابلاغ نے اسلوب کو عام فہم بنادیا ہے، مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب کے اسلوب کی یہی خصوصیت ہے۔

یہ مجموعہ متعدد تصنیفات کے جائزہ پر مشتمل ہے، جو مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب کی کتابوں کو پڑھ کر معہد القرآن کے طلباء نے لکھے ہیں، اس طرح انہوں نے علمی فائدہ اٹھانے کے ساتھ ساتھ عصری اسلوب بیان سیکھنے اور بیان کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے، اللہ تعالیٰ ان میں مزید صلاحیت پیدا فرمائے کہ علم کے ساتھ دعوت کا کام بھی کرسکیں، اس وقت دعوت وبیان کی صلاحیت پیدا کرنے کی شدید ضرورت ہے، اور عصری مسائل کو سمجھنے کی بھی۔ واللہ ولی التوفیق۔

دعا گو

محمد واضح رشید حسنی ندوی

معتمد تعلیم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

۱۶؍رجب؍۱۴۳۷ھ

۲۴؍۴؍۲۰۱۶ء

www.abulhasanalinadwi.org

تقدیم

جناب مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندوی
(مہتمم دار العلوم، ومدیر البعث الاسلامی، ندوۃ العلماء لکھنؤ)

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين، محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين، أما بعد:

علم ومطالعہ پاکیزہ ذوق کی علامت ہے، مطالعہ سے صرف معلومات ہی میں اضافہ نہیں ہوتا ہے، بلکہ نئی راہیں دریافت ہوتی ہیں، اور نئے دریچے کھلتے ہیں، تاریخ اسلام کی عبقری شخصیات کے عناصر ترکیبی میں مثبت مطالعہ کی بڑی اہمیت رہی ہے، انہوں نے اگر سیکڑوں صفحات لکھے تو ہزاروں صفحات کی ورق گردانی کی اور ان کا حق ادا کیا، یہ ذوق جس قوم اور ملت میں ہوگا وہ ترقیات کی منزلیں طے کرے گی، اور فیروز مندی اس کا مقدر ہوگی۔

باکمال مصنفین اور اصحاب قلم کی علمی و تحقیقی کاوشوں سے استفادہ کا سلسلہ جاری ہے، بعض ماہرین کے مطابق طالب علم اگر ایک مصنف کو خاص کر کے پڑھتا ہے تو اس سے اس مصنف کے اسلوب، تعبیرات اور فکر سے مکمل آگاہی ہوتی ہے، اور نقل ومحاکات میں آسانی ہوتی ہے، مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندویؒ کے بارے میں آتا ہے کہ انہوں نے منتخب ادباء اور مفکرین کو منتخب کر کے خاص طور سے پڑھا اور ان کے اسلوب کی نقل کی، اس طرح ان کا مستقل اسلوب بن گیا، جو جامعیت کا حامل قرار پایا اور ''اسلوب الشیخ الندوی'' کے نام سے معروف ہوا۔

یہی حال حضرت مولانا کے جانشین حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ العالی کا ہے، وہ حضرت مولانا کے دست راست، رفیق سفر وحضر، صاحب سر وجہر کا درجہ

www.abulhasanalinadwi.org

رکھتے ہیں، ان کی کتابوں اور تصنیفات میں یہ جمالیاتی بانکپن پورے طور پر موجود ہے، اور عمیق فکر، بلند تخیل، اور سخن کی دلنوازی کا اعلیٰ نمونہ ہیں، یہی وجہ ہے کہ وہ عصری اسلوب کی نمائندہ اور قلب سلیم کا ترجمان ہیں۔

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب بچپن ہی سے مفکر اسلام کے زیر تربیت رہے، اور بعد میں حضرت مولانا کے ذاتی سکریٹری کی حیثیت اختیار کرلی، اب ہر معاملہ میں حضرت مولانا ان کو شریک رکھتے تھے، بہت سے نازک مسائل میں صحیح مشورے عنایت فرماتے تھے، مجھے اس موقع پر اس بات کو پوری ذمہ داری کے ساتھ بیان کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں کہ حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی حضرت مولانا کے سچے جانشین اور ان کی فکر دین و دنیا کے حامل اور علمائے ندوۃ العلماء کی جامعیت کے مکمل نمائندے ہیں، اور حضرت مولانا کے بعد پیدا ہونے والے خلا کو پر کرنے میں آپ کی شخصیت پوری طرح نمایاں ہے، اس عرصے میں آپ نے تصنیف و تالیف، تعلیم و تربیت، دعوت و تبلیغ کے میدان میں اہم خدمات انجام دی ہیں، اور جن کا سلسلہ برابر جاری ہے، وہ فکر ابوالحسن کی مکمل نمائندگی کرتی ہیں، اور کچھ عرصہ سے مطالعہ قرآن وحدیث کے نتیجہ میں آپ کے قلم سے قرآن کریم اور سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر دو اہم کتابیں منصۂ شہود پر آئی ہیں، اور وہ اپنے موضوع پر شاہکار ہیں، مختلف زبانوں میں ان کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

مقام مسرت ہے کہ انجمن الاصلاح معہد القرآن الکریم دار العلوم ندوۃ العلماء کے طلباء نے حضرت والا کی تصنیفات کا بالاستیعاب مطالعہ کیا اور اب اپنا حاصل مطالعہ شائع کر رہے ہیں، یہ ایک اچھی اور مبارک کوشش ہے۔ اس طرح دیگر طلباء بھی مرتب مطالعہ کا نظام بنائیں گے اور صحیح معلومات کے ذریعہ اپنی زندگی کے سفر کو صحیح سمت دیں گے۔

راقم الحروف

سعید الرحمٰن اعظمی ندوی

مدیر البعث الاسلامی، ندوۃ العلماء لکھنؤ

۱۳/۷/۱۴۳۷ھ

۲۳/۴/۲۰۱۶ء

www.abulhasanalinadwi.org

پیش لفظ

مولانا قاری محمد ریاض مظاہری

(نگراں ومربی انجمن الاصلاح، معہد القرآن الکریم)

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد المرسلين، وامام المتقين، محمد وعلى آله وأصحابه ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين، أما بعد:

معہد القرآن الکریم دار العلوم ندوۃ العلماء میں طلباء کی ثقافتی سرگرمیوں کے لئے دو انجمنیں قائم ہیں، ایک شعبہ حفظ کی انجمن، دوسری عربی درجات کے طلباء کی انجمن، ان دونوں انجمنوں کے ذریعہ طلباء اپنی خوابیدہ صلاحیتوں کو پروان چڑھاتے ہیں اور تقریر وتحریر کے ذریعہ ان میں نکھار پیدا کرتے ہیں۔

بحمد اللہ ادھر کئی سالوں سے طلباء میں روز افزوں علمی ترقیات کا مشاہدہ ہو رہا ہے، وہ درسیات کے اہتمام کے ساتھ غیر درسی مطالعہ میں بھی اضافہ کر رہے ہیں، ماشاء اللہ انجمن الاصلاح میں ایک دار الکتب اور ایک دار المطالعہ ہے، جن میں تفسیر، حدیث، فقہ، سیرت، تاریخ، اردو ادب، اسلامیات، وغیرہ موضوعات پر منتخب کتابیں ہیں، طلباء اوقات درس کے علاوہ ان سے خوب خوب استفادہ کرتے ہیں، اور ہفتہ واری بزموں میں پوری پابندی سے حصہ لیتے ہیں۔

انہی بزموں میں ایک بزم: بزم سلیمانی ہے، اس کو بزم مقالہ بھی کہا جاتا ہے، اس

www.abulhasanalinadwi.org

بزم کے تحت مورخہ ۳؍مارچ ۲۰۱۶ء کو انجمن کے طلباء نے ''مطالعہ تصنیفات حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم'' کے عنوان سے مقالات پیش کیے، ماشاء اللہ طلباء نے محنت سے یہ مقالے لکھے، اور موضوع کا اپنی استعداد کے مطابق حق ادا کیا ہے۔ یہ مقالے ادھر ادھر منتشر ہو جاتے اگر ان کی اشاعت کا اہتمام نہ ہوتا، اس لئے ارادہ ہوا کہ ایک موضوع پر ایسے مقالات اگر شائع کردیئے جائیں تو طلباء کی ہمت افزائی بھی ہوگی اور حضرت والا دامت برکاتہم کی تصنیفات کا ایک اجمالی تذکرہ بھی اہل علم کے سامنے آجائے گا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مجموعہ کو قبول فرمائے اور طلباء کو مزید سنجیدہ اور مثبت مطالعہ کی توفیق حاصل ہو۔

دعا گو

محمد ریاض عفی عنہ

(۳۰؍مارچ ۲۰۱۶ء)

www.abulhasanalinadwi.org

حرفِ چند

مولانا محمد فرمان ندوی۔ مولانا بدرالدین خاں ندوی

(نگراں و مربی رواق معہد القرآن الکریم)

نحمده ونصلي على رسوله الكريم، أما بعد:

بزم سلیمانی (بزم مقالہ) سید الطائفہ علامہ سید سلیمان ندویؒ کی طرف منسوب ہے، علامہ سید سلیمان ندویؒ امت اسلامیہ کی ایک عبقری شخصیت تھے، ان کی ذات جامع الکمالات تھی، اللہ تعالی نے ان کے ذریعہ علوم اسلامیہ کی تشریح وتدوین اور عصری اسلوب میں باطل اعتراضات، اور بے جا شکوک وشبہات کے ازالہ کا ایسا مہتم بالشان کام لیا، جو رہتی دنیا تک یادگار رہے گا، وہ ندوۃ العلماء کے مایہ ناز فاضل اور اس کی نمائندہ اور مثالی شخصیت ہیں، ندوہ کی فکر کی ترجمانی انہوں نے پوری زندگی کی، اس پر ان کے خطبات ومقالات، اور علمی تصنیفات شاہد عدل ہیں۔

دار العلوم ندوۃ العلماء میں ان کی دو قابل ذکر یادگاریں ہیں، ایک رواق سلیمانی جو ان کے نام سے منسوب ہے، اس کا سنگ بنیاد مشہور داعی حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ نے ۱۹۶۰ء میں رکھا، دوسری بزم سلیمانی (بزم مقالہ) ہے، جس کے تحت طلبا ہفتہ واری پروگراموں میں تحقیقی مقالات تیار کرتے ہیں، کتب خانوں، اور ہاسٹل کی ذیلی لائبریوں میں سلیمانیات (مجموعہ کتب علامہ سید سلیمان ندوی) کا پورا سیٹ موجود ہے، جن سے طلباء استفادہ کرتے ہیں، ترانہ ندوہ (تحریر فرمودہ مولانا محمد ثانی حسنیؒ) کا ایک بند ندوہ کی نمائندہ شخصیات سے متعلق ہے، جس کا ایک شعر ہے:

وہ بزم سلیمانی جس نے تحقیق ونظر کا کام کیا
انفاس علی نے روشن پھر، ندوہ کا جہاں میں نام کیا

www.abulhasanalinadwi.org

اسی بزم سلیمانی کے زیر اہتمام ایک پروگرام طلبائے معہد القرآن الکریم نے حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم کی تصنیفات کے مطالعہ پر منعقد کیا، بحمد اللہ اہم مقالات جمع ہو گئے، انجمن الاصلاح کے ناظم محمد معصوم سیفی اور معتمد بزم سلیمانی محمد اسلم نے ان کو جمع کیا، اس طرح ایک مجموعہ ''مطالعہ تصنیفات حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی'' کے نام سے تیار ہو گیا، طلباء کی ہمت افزائی کے پیش نظر ان کی اشاعت مناسب معلوم ہوئی، واضح رہے کہ ۲۰۱۲ء میں اسی بزم کے مقالات ''حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی: شخصیت اور خدمات'' کے عنوان سے شائع ہو کر ماشاء اللہ مقبول ہو چکے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالی اخلاص نیت کے ساتھ ہمیں اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

راقم الحروف

محمد فرمان ندوی۔ بدر الدین خاں ندوی

۱۴ / ۷ / ۱۴۳۷ھ

۲۴ / ۴ / ۲۰۱۶ء

www.abulhasanalinadwi.org

اپنی بات

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين، محمد وعلى آله وصحبه أجمعين، أما بعد!

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر واحسان ہے کہ اس نے ہم کو علم وعمل کی دولت سے نوازا اور اچھے ماحول میں بھیجا، دار العلوم ندوۃ العلماء کا علمی وروحانی ماحول ہر صاحب ذوق کے لئے باعث کشش اور لائق استفادہ ہے۔

اللہ تعالیٰ دین کی حفاظت کے لئے ہر زمانہ میں اپنے نیک بندوں کو بھیجتا رہا ہے، ان کی ذات ''بیاباں کی شب تاریک میں قندیل رہبانی'' کی مثال ہوتی ہے، ان سے استفادہ کرنے والے کامیاب ہوتے ہیں اور ان سے دور رہنے والے ناکام ہوتے ہیں، مشہور فارسی مثل ہے: ''نام نیکاں ضائع مکن'' کہ بزرگوں کے نام کو ضائع نہ کرنا، اس لئے ہر زمانے میں تذکرہ نگاری اور سیرت وسوانح پر قیمتی کتابیں لکھی گئی ہیں۔

پیش نظر کتاب حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کی تصنیفات کے تعارف پر مشتمل ہے، جس کو انجمن الاصلاح معہد القرآن الکریم کے طلبہ نے بزم سلیمانی کے ہفتہ واری پروگرام ۲۳ رجمادی الاولی ۱۴۳۷ھ مطابق ۳ رمارچ ۲۰۱۶ء میں مقالات کی شکل میں پیش کیا۔

مقالات کی اہمیت کے پیش نظر ہم یہ مجموعہ نذر قارئین کر رہے ہیں، اس میں ایک حد تک ہمارے رفقاء نے حاصل مطالعہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے، مبتدی طلبہ کی ان ابتدائی کاوشوں میں تسامحات کے قوی امکانات ہیں، امید ہے کہ اہل نظر حضرات ان کو نظر انداز فرمائیں گے، دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مجموعہ کو مفید ونافع بنائے اور اس کو قبولیت سے سرفراز کرے۔

محمد معصوم سیفی۔ محمد اسلم

انجمن الاصلاح معہد القرآن الکریم

(۱ر۷ر۱۴۳۷ھ)

www.abulhasanalinadwi.org

قرآن کریم: انسانی زندگی کا رہبر کامل

محمد معصوم سیفی
عالیہ رابعہ شریعہ

اللہ عزوجل جو انسانوں کا خالق و مالک ہے، اس نے انسان کو پیدا کر کے شتر بے مہار نہیں چھوڑا، بلکہ زندگی کے ہر گام پر رہنما اصول دیے، یہ سلسلہ ابوالانبیاء سیدنا آدم علیہ السلام سے جاری ہے، چنانچہ مختلف زمانوں اور مختلف خطوں میں اللہ عزوجل اپنا قانون اور دستور اپنی کتابوں اور صحائف کی صورت میں بھیجتا رہا ہے، توریت وانجیل اور صحائف آسمانی اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں، انسانیت کا ارتقاء ایک فرد انسانی کے ارتقاء کی طرح ہوا، چنانچہ جس طرح ایک انسان پہلے دور طفولت، دور رجولت اور دور کہولت سے گزرتا ہے، بعینہ انسانیت بھی ابتداء، شباب اور پختگی کی مدتوں سے گزری، ہر دور کے حساب سے اللہ کے احکام بدلتے رہے اور تکمیل کو پہنچتے رہے اور

جب اپنی پوری جوانی پہ آگئی دنیا
جہاں کے واسطے اک آخری پیام آیا

گزشتہ کتابیں کسی ایک خطے، کسی ایک عہد، کسی ایک زمانہ، کسی ایک قوم کے لئے نازل ہوا کرتی تھیں، جن کے احکام میں کمی بیشی بھی ہوتی رہتی تھی، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ اس دستور وآئین کا آخری اور کامل ومکمل ایڈیشن قرآن مجید کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے بھیجا گیا: ”یا أیھا الناس قد جاء کم برھان من ربکم وأنزلنا الیکم نوراً مبیناً“ (النساء: ۱۷٤) اب قرآن مجید ہی انسانی زندگی کا رہبر کامل ہے، ”تبارک الذي نزل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعالمین

www.abulhasanalinadwi.org

نذیراً" (الفرقان: ۱) زمانہ کے حالات اور تقاضے بدلتے رہیں گے، مگر قرآن کے علوم ومعارف کو جو تازگی اور شادابی حاصل ہے، اس کی وجہ سے وہ ہر زمانہ میں احکام ومعارف کے موتی لٹاتا رہے گا، "لا تنقضي عجائبه ولا تبلیٰ جدته" نہ اس کا اعجاز ختم ہوگا، نہ اس کی جدّت وطراوٹ میں کمی آئے گی، علمائے کرام اپنے غور وفکر کے ذریعہ اس کے اعجاز بیانی اور اعجاز معانی کو واشگاف کرتے رہیں گے اور اس کے نتیجے میں علوم وفنون کی قسمیں وجود میں آتی رہیں گی.......... لیکن ان تمام چیزوں سے بڑھ کر قرآن ایک کتاب ہدایت ہے، اور یہی اس کا اصل موضوع ہے: "إن هو الا ذكر للعالمين، لمن شاء منكم أن يستقيم" (التکویر: ۲۷-۲۸)۔

زیر نظر کتاب "قرآن انسانی زندگی کا رہبر کامل" مؤلف مدظلہ العالی کی اک عمر کا حاصل ہے ؎

اک عمر چاہیئے کہ گوارا ہو نیشِ عشق

گیارہ ابواب پر مشتمل یہ کتاب اپنے جلو میں نیرنگیوں اور جلوہ سامانیوں کا ایک عالم سموئے ہوئے ہے، اسلوب بیان نہایت سنجیدہ مگر رواں، لیکن یہ روانی تندی وسبکی نہیں، لطافت وشیرینی سے مرکب ہے، تمام باتیں مدلل، مربوط اور منطقی طرز استدلال سے لبریز ہیں، مگر کہیں پر طبیعت بوجھل نہیں ہوتی، ایسا لگتا ہے مؤلف کی ہر دلعزیز شخصیت خود ان تحریروں میں دَر آئی ہے ؎

ہے رگِ ساز میں رواں، صاحبِ ساز کا لہو

پہلا اور دوسرا باب بالترتیب "قرآن مجید اور علم" اور "قرآن مجید اور انسان" ہے، شاید یہ ترتیب: "علم القرآن، خلق الإنسان" کی ترتیب سے مستعار لی گئی ہو، دونوں مضامین مختلف سمتوں سے موضوع کا احاطہ کرتے ہیں، خصوصاً دوسرا باب اپنی معنویت کی لحاظ سے پہلے باب سے بازی لے گیا ہے، دوسرے باب سے ہم صرف ایک مثال پر اکتفاء کرتے ہیں، جو انہوں نے انسانوں کی نفسیات اور مزاج کے تنوع کو بیان

www.abulhasanalinadwi.org

کرتے ہوئے لکھا ہے: ’’چونکہ انسان کو اس کے خالق رب العالمین نے خود اپنی عطا کردہ خصوصیات پر پیدا کیا، لہٰذا وہ اس کے مزاج کی نوعیتوں سے خوب واقف ہے، اس نے اس کو وحی کے ذریعہ جو تلقین فرمائی، اس میں اس کی فطری استعداد و عملی حیثیت کی پوری رعایت بھی رکھی ہے، چونکہ اس کو خوب معلوم ہے کہ انسان پر جب نفس کی خواہش اثر انداز ہوگی تو اس کی کیا کیفیت ہوگی، اور اس کا رویہ کس طرح کا ہوگا، اس کی نشاندہی قرآن مجید کی مختلف آیات میں ظاہر فرمائی ہے، اس کی لئے کہیں ’’صالح‘‘ کا لفظ، کہیں ’’مومن‘‘ کا لفظ، کہیں ’’مسلم‘‘ کا لفظ، کہیں ’’کافر‘‘ کا لفظ، کہیں ’’مشرک‘‘ کا لفظ، کہیں ’’فاسق‘‘ کا لفظ، کہیں ’’فاجر‘‘ کا لفظ، کہیں ’’غوی‘‘ کا لفظ، کہیں ’’منیب‘‘ کا لفظ، کہیں ’’کفور‘‘ کا لفظ، کہیں ’’ظلوم‘‘ کا لفظ، کہیں ’’جھول‘‘ کا لفظ، کہیں ’’عجول‘‘ کا لفظ، کہیں ’’قنوط‘‘ کا لفظ، کہیں ’’یئوس‘‘ کا لفظ، کہیں ’’شکور‘‘ کا لفظ، کہیں ’’کفور و کفار‘‘ کا لفظ، کہیں ’’حلیم‘‘ کا لفظ، کہیں ’’اواہ‘‘ کا لفظ، کہیں ’’لحب الخیر لشدید‘‘ کا لفظ، کہیں ’’ہلوع‘‘ کا لفظ، کہیں ’’سعید‘‘ کا لفظ کہیں ’’شقی‘‘ کا لفظ، کہیں ’’مقتصد‘‘ کا لفظ، کہیں ’’سابق الیٰ الخیرات‘‘ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، ان سب الفاظ سے انسان کی طبیعت و کردار میں جو تنوع ہے، اس کی مثالیں سامنے آتی ہیں‘‘۔ (ص: ۶۹، ۷۰)

خالق کائنات کی اطاعت و تابعداری قرآن کا خاص موضوع ہے، تیسرا باب اسی نام سے معنون ہے، مؤلف نے قرآنی آیتوں سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ دنیا کی ہر شے خالق کائنات کی عبادت کرتی ہے: إن من شيء إلا يسبح بحمده (اسراء: ۴۴) لیکن انسان و جنات کو دیگر مخلوق سے مختلف رکھا گیا ہے اور انہیں شکر و کفر دونوں کا اختیار دیا گیا ہے: وهديناه النجدين (بلد: ۱۰) جس کی وجہ سے انسان افراط و تفریط کا شکار رہا، کبھی بندگی میں غلو کر گیا، جس کی وجہ سے عبادت کی سرحدیں رہبانیت سے جا ملیں اور کبھی اس حد تک سرکشی پر اترا کہ اپنے معبود کو ہی بھول بیٹھا اور مادہ و معدہ کو سب کچھ سمجھنے لگا، اس نے ان دونوں کے درمیان ایک اعتدال کی شاہراہ قائم کی

www.abulhasanalinadwi.org

ہے: إن هذا القرآن يهدي للتي هي أقوم (اسراء:۹)

قرآن نے اپنے قصوں میں انبیاء کے تذکروں کو خصوصی جگہ دی ہے، چوتھا باب اسی پر مشتمل ہے، قرآن نے ہر نبی کی اہم خصوصیات کو نمایاں طور پر بیان کیا ہے اور ان قصوں کے ذریعہ اپنا پیغام پیش کیا ہے: لقد كان في قصصهم عبرة لأولي الألباب، ما كان حديثاً يفترىٰ ولكن تصديق الذى بين يديه وتفصيل كل شيء وهدىً و رحمة لقوم يؤمنون (یوسف:۱۱۱)، اخیر میں سیرت نبوی علی صاحبها ألف ألف تحية وسلام کو قرآن کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے، پھر قرآن کے انداز تعلیم وتربیت پر منطقی ربط واستدلال کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔

پانچواں باب ''قرآن آخری کتاب ہدایت'' کے نام سے موسوم ہے، جس میں نزول قرآنی، حفاظت قرآن، اسمائے قرآن، وحی کے اترنے کی مختلف صورتوں، اوائل واواخر آیات، مکی ومدنی سورتوں، منازل قرآن، سورتوں اور آیات کی تقسیم وترتیب، کتابت قرآن، اور ہر دور کے اعتبار سے جمع وتدوین قرآن پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

چھٹا باب ''فضائل قرآن'' پر مشتمل ہے، جس میں تقابلی انداز سے قرآن کی فوقیت کو ثابت کیا گیا، خاص طور پر ''کلام ربانی اور عربی زبان'' نہایت وقیع مضمون ہے، جو قرآن کے براہِ راست مطالعہ اور اس سے استفادہ اور طویل غور وخوض کا نتیجہ ہے، بطور مثال ہم صرف ایک اقتباس پیش کرتے ہیں:

''ہر کلام کا ایک باطن ہوتا ہے اور کلام کی غرض اصلی اسی میں ہوتی ہے، جس کو واضح کرنے کے لئے اس کے مفہوم کو ادا کرنے والے الفاظ اختیار کیے جاتے ہیں، جن کو انسان اپنی اپنی صلاحیت کے مطابق استعمال کرتا ہے، ظاہر کی حیثیت اس کے لباس کی ہے، اور باطن اس کے اندر پوشیدہ ہوتا ہے، ظاہر ہی کو دیکھ کر اس کا باطن سمجھا جاتا ہے، اور مخلوقات کا باطن خاص طور سے انسانوں کا باطن بڑا متنوع، عمیق ودقیق رکھا گیا ہے۔

انسانی باطن کی بہت سی باریکیاں ایسی ہیں کہ ان کو انسانی کوشش سے عبارت کی

www.abulhasanalinadwi.org

ظاہری شکل میں ادا کرنا نہایت دشوار ہوتا ہے، خاص طور پر ان احساسات کا اظہار، جن میں کبرونخوت، تواضع وکسر نفسی، بلند ہمتی، خوداعتمادی، عجلت پسندی، احساس برتری، احساس کمتری، قوت عمل، پست ہمتی، فخر، خود بینی، عجب، ریا، غیبی مدد اور سہارے کی طلب، ناگواری، خوش دلی، رنج وفکر کی بعض حالتیں، رشک وحسد، محبت ونفرت، خیال آفرینی، اور پسندیدگی اور ناپسندیدگی، یہ ایسی متنوع کیفیات ہیں جن کو انسان ان کے مطابق پوری طرح ظاہر کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا اور ان کیفیات کو اگر عبادت کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ ظاہر کیا جاسکے تو ہر قاری یا سامع اس کو پوری طرح سمجھ نہیں سکتا، لیکن خالق انس وجن جو کہ ان سب کا خالق ہے، ان ساری خوبیوں کو جانتا ہے اور قاری وسامع کی سمجھنے کی صلاحیتوں کو بھی پوری طرح جانتا ہے، لہٰذا انسان کو مخاطب کرنے میں ان کی جو رعایت فرمائی اس کی کوئی دوسری مثال نہیں ہوسکتی، اس طرح اس کا کلام انقلاب آفریں اور اعلیٰ درجہ کی تاثیر رکھتا ہے، اور چونکہ انسانی مخلوق کے پیدا کئے جانے کا مقصد ہی نہایت اعلیٰ رکھا گیا ہے، اس مقصد کے لحاظ سے انسانوں کو مخاطب کیا گیا ہے، لہٰذا کلام الٰہی کلام کی تمام مؤثر باریکیوں پر مشتمل ہے، ان کی ادائیگی میں جو رعایتیں کی گئی ہیں، سب کو سمجھ لینا بھی انسان کے بس میں نہیں ہے، پروردگار عالم نے اس کا لحاظ رکھا ہے کہ مخاطبین کو ان کی سمجھ کے مطابق ان تک بات پہونچ جائے اور وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم کو معلوم نہیں ہوا''۔ (ص:۱۷۰)

اس باب کا آخری مضمون کلام اللہ کی خصوصیات وامتیازات ہے جو قرآن مجید کے اعجاز اور اس کی بلاغت وتاثیر بیان کرتا ہے۔

ساتواں باب قرآن کے علوم ومباحث سے متعلق ہے، جس میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تقسیم کے مطابق علوم قرآن کی پانچ تقسیم مذکور ہے، اس کے بعد مشکلات قرآن، اولیاتِ قرآن وغیرہ سے بحث کی گئی ہے، پھر قرآن کے متنوع مباحث ترغیب وترہیب، لفظی وفنی اور معنوی خوبیوں اور ان باتوں کا تذکرہ ہے، جن سے انسان کا عملی زندگی میں واسطہ پڑتا رہتا ہے، مثلاً تعبیر الرؤیا، علم الامثال، علم الاخلاق، علم النفس، معاشی

www.abulhasanalinadwi.org

پہلو، تحقیقی انداز، وغیرہ۔

آٹھواں باب قرآن کی اعجازی خصوصیات پر روشنی ڈالتا ہے، جس میں مختلف ناحیوں سے قرآن کے جمالیاتی پہلو سے بحث کی گئی ہے، لکھتے ہیں:

''قرآن مجید کا اعجاز، مفہوم کلام یعنی نہایت مؤثر اور دل کو موہ لینے والی ادائیگی میں خصوصی طور پر نمایاں ہے، اس کے اختیار کردہ جملوں کی معنی خیز ترکیب، عبارت کی سلاست وروانی، کہیں سہولت بیانی اور کہیں شیرینی اور کہیں شوکت وفخامت، کہیں دل کو موہ لینے والی کیفیت، اور کہیں دل کو لرزا دینے والا انداز وہ خصوصیتیں ہیں، جس کو اعجاز کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے، قرآن مجید اس کے اعجاز کا سب سے زیادہ مظاہرہ آیتوں کی معنوی سلاست، حسن تعبیر کی گہرائی وگیرائی، اور معجزانہ عروج کی شوکت سے ہوتا ہے، زبان کی شیرینی، فصاحت وبلاغت کی سطوت، اختصار کی ندرت، معانی کی جاذبیت، تسلسل کی حلاوت، حسن وجمال کی لذت، تلفظ کی موسیقیت اور اس کی ہوشربا کیفیت سے قرآن کریم الفاظ ومعانی اور مقاصد کا ہالہ بن گیا ہے، جس پر رنگ وڈھنگ اور تناسب وتوازن کا رنگ چھایا ہوا ہے، قرآنی آیات کے درمیان نہایت لطیف ربط پایا جاتا ہے، یہ ربط قدرے دقیق ہوتا ہے، جہاں تک پہنچنے کے لئے بہت ہی عمیق غور وخوض کی ضرورت پڑتی ہے، اس کی ہر آیت مستقل ادبی ذوق اور مضمون کی حامل ہے۔'' (ص:۲۱۷)

نواں باب قرآن کی متفرق تعلیمات مثلاً عقیدۂ توحید، حسن اخلاق، نماز، زکوۃ وصدقات، روزہ، حج، عید الفطر وعید الاضحیٰ کے احکام، جہاد کا تصور، سودی لین دین کے نقصانات وغیرہ کا مجموعہ ہے۔

دسواں باب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام وپیام کی نشاندہی کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وشمائل کو قرآن کی روشنی میں بیان کرتا ہے، گویا کـــــان خلقه القرآن کی ہلکی سی جھلک نگاہوں سے گزر جاتی ہے، اور ماننے والوں کے لئے نشان راہ چھوڑ جاتی ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

گیارہواں اور آخری باب حسن سیرت و اخلاق حسنہ سے متعلق قرآنی تعلیمات وہدایات پر مشتمل ہے، جس میں فضائل اخلاق کو نہایت خوبی سے جمع کیا گیا ہے، اس باب میں دوسرا مضمون قلب کی اہمیت و مرکزیت سے متعلق ہے، تیسرا مضمون قرآن مجید کے حکایتی اسلوب میں ادب کے مختلف پہلوؤں اور مقصدیت کو اجاگر کرتا ہے، اور اس اسلوب کی معنویت اور تاثیر کی کیفیت پر روشنی ڈالتا ہے، چوتھا مضمون میڈیا اور ذرائع ابلاغ کی اہمیت ومقصدیت قرآنی مضامین کے ذریعہ بیان کرتا ہے، پانچواں اور آخری مضمون قرآنی دعاؤں میں بندگی کے پہلو تلاش کرتا ہے اور اس کے عاطفانہ طرز بیان پر سیر حاصل بحث کرتا ہے۔

مجموعی طور پر یہ کتاب قرآنی مضامین کے بحر ناپیدا کنار کو چند اوراق کے کوزے میں سمیٹنے کی کامیاب کوشش ہے، مؤلف نے قرآن کو کتاب زندگی اور گائڈ بک آف ہول لائف ثابت کیا ہے اور موجودہ دور میں قرآن پر اٹھنے والے اعتراضات کا مثبت انداز میں جواب اور غلط فہمیوں اور شکوک وشبہات کا ازالہ کیا ہے، مستشرقین اور ان سے متاثر طبقہ عام طور سے قرآن اور سیرت رسول کو ہدف بناتا ہے، مؤلف مدظلہ العالی نے ان دونوں موضوعات پر (سیرت پر ''رہبر انسانیت'' اور قرآن مجید پر'' قرآن انسانی زندگی کا رہبر کامل'') لکھ کر امت کا دفاع اور اس پر بڑا احسان کیا ہے، ضرورت تھی کہ دنیا کی مختلف زبانوں میں ان کتابوں کے ترجمے ہوں، بحمد اللہ کچھ زبانوں میں یہ کام بحسن وخوبی انجام پا چکا ہے اور استفادہ کا سلسلہ بھی جاری ہے، مزید اس کے دائرہ کو وسعت دینے کی ضرورت ہے، تاکہ اسلام کا صحیح پیغام مثبت انداز میں ساری دنیا تک پہنچ سکے۔

www.abulhasanalinadwi.org

قرآن کریم: انسانی زندگی کا رہبر کامل

(ایک رات اور ایک کتاب)

محمد اسلم
عالیہ رابعہ شریعہ

پرندے اپنے گھونسلوں کو جاچکے ہیں، دن، دنیا کی بے ثباتی اور ناپائیداری کا پیغام دے کر رخصت ہو چکا ہے، تاروں نے جھلملانا شروع کر دیا ہے، آسمان پر خوبصورت چاندنی جلوہ فگن ہے، تاریکیوں نے اپنی طویل طنابیں کھینچ ڈالی ہیں، رات کے سینے میں پراسرار خاموشی پیوست ہے، طلبہ کی اکثریت نیند کی آغوش میں جاچکی ہے، کچھ کچھ چلنے کی آواز کبھی کبھی برائے نام آجاتی ہے، خلاصہ یہ کہ ہمارا معاشرہ (ہاسٹل معہد القرآن) وجعلنا اللیل لباساً کی تفسیر بنا ہوا ہے، لیکن نہ جانے کیوں آج مجھے نیند نہیں آرہی ہے، آنکھوں کا قصور یہ ہے کہ اس کی نظر میز پر رکھی ہوئی ایک کتاب پر پڑ گئی ہے، اور دل کا ستم یہ ہے کہ وہ بھی آنکھوں کی مساعدت میں اضطراب و بے چینی کی کیفیت میں اضافہ کئے جا رہا ہے، کیوں کہ آنکھوں کو اگر بے خوابی کا سلیقہ ہے تو دل کو بھی بیتابی کا طریقہ معلوم ہے، آنکھوں کو اگر بہنا آتا ہے تو دل کو بھی جلنے کا ہنر معلوم ہے، لیجئے ہاتھوں کو بھی ان دونوں کی حالت پر ترس آگیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ہاتھوں کی دنیا بھی اس کتاب کیلئے وا ہوگئی، مذکورہ کتاب ''قرآن مجید انسانی زندگی کا رہبر کامل'' جو اس وقت میرے ہاتھوں کی دنیا میں سمائی ہوئی ہے، یہ دراصل ایک نابغۂ روزگار ہستی حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم ناظم ندوۃ العلماء کے روشن اور تابناک دل و دماغ کی چند نورانی شعاعیں ہیں، بلاشبہ آپ ان مایۂ ناز ہستیوں میں سے

www.abulhasanalinadwi.org

ہیں، جنہیں ہم انسانیت کا عطر اور ان ہمہ جہت شخصیتوں میں سے کہہ سکتے ہیں، جو آسمان وزمین کی ہزار گردشوں کے بعد کہیں نمودار ہوتی ہے:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے، چمن میں دیدہ ور پیدا

مبدأ فیاض نے جمال وکمال کی گوناگوں تجلیوں کو آپ کی ذات کیلئے مختص کر دیا ہے، آپ کی اپنی ایک زندگی میں نہ جانے کتنی پر جلال و پر جمال زندگیاں رقص کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں:

لیس علی اللّٰہ بمستنکر
أن یجمع العالم في واحد

ماحصل یہ کہ آپ کی زندگی ایک عروس فضل وکمال ہے، جو مختلف رنگوں، مختلف خوشبوؤں اور مختلف لطافتوں کے حسین امتزاج سے ایک نمونۂ حسن وجمال بن گئی ہے، جس نے دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کی سلیم الفطرت روحوں کو اپنی جمال آرائیوں، ضیاء پاشیوں اور بہار آفرینیوں سے محصور کرلیا ہے، وسیع وروشن دماغ، فصیح وبلیغ زبان، پرسوز اور دردمند دل، سحرانگیز اور دل ربا اخلاق، یہ ہے آپ کی شخصیت کا ایک دھندلا سا عکس، ارے میں کہاں سے کہاں پہونچ گیا، سچی بات تو یہ ہے کہ میں مصنف کی شخصیت کے جلووں میں گم ہو گیا تھا۔

گھبرا گئے جمال جہت آشنا سے ہم

"قرآن مجید: انسانی زندگی کا رہبر کامل":

یہ کتاب جو مصنف کے دل کی آواز، ضمیر کا ساز اور روح کا خواب ہے، خود مصنف کے جامع پیش لفظ اور جناب مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی مدظلہ معتمد تعلیم ندوۃ العلماء کے وقیع مقدمہ سے مزین وآراستہ ہے، مقدمہ نگار نے سبب تالیف پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا ہے: "برادر معظم مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کو مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ سے علمی استفادہ کا بڑا موقع ملا ہے۔ جن کو قرآن کریم کے مضامین

www.abulhasanalinadwi.org

اور اسلوب بیان سے بڑی مناسبت تھی، وہ ایک وقت میں شیخ التفسیر بھی تھے اور شیخ الادب بھی، اور انہوں نے علامہ سید سلیمان ندویؒ سے بھی براہ راست استفادہ کیا تھا، جن کو قرآن کریم کے لفظی اور معنوی اعجاز کا بڑا ادراک تھا۔

مولانا سید رابع حسنی ندوی کو پیام انسانیت کی تحریک سے وابستگی کے ذریعہ غیر مسلموں سے تبادلۂ خیال کا بھی موقع ملا اور قرآن کریم کے بارے میں غلط فہمیوں کا ان کو اندازہ ہوا، انہوں نے ضرورت محسوس کی کہ قرآن کریم کے وہ مضامین جو پروردگار عالم، کائنات، رب کائنات پر ایمان ویقین، تخلیق انسان کا مقصد، اخروی اور دنیوی زندگی، خدائی تعلیمات واحکامات، انسانی زندگی اور باہم روابط اور انسانی اخلاق سے متعلق ہیں اور انسان کی طبیعت اور اس کے رجحانات وخواہشات سے متعلق ہیں ان کو تفصیل سے بیان کیا جائے، تاکہ معلوم ہو کہ وہ صرف مسلمانوں کیلئے نہیں، بلکہ ہر انسان کی زندگی کیلئے رہنما اصول پیش کرتا ہے اور ان اصولوں کے برتنے سے ایک خوشگوار، پُرامن ماحول اور سکون قلب میسر ہوتا ہے، مولانا کو درس قرآن کے دوران ان مضامین کی طرف توجہ ہوئی اور ضرورت محسوس ہوئی کہ قرآن کریم کے ان مضامین کو اردو داں طبقہ تک منتقل کریں اور پھر دوسری زبانوں میں بھی منتقل ہوں، تاکہ غیر مسلم بھی اس سے فائدہ اٹھائیں"۔

مذکورہ بالا مضامین کو بیان کرنے میں مصنف نے گیارہ ابواب کے تحت ۳۶۸/ صفحے سیاہ کئے ہیں، ہر باب اپنے اندر علمی گہرائی وگیرائی، معلومات کا سمندر، دلنشیں اسلوب بیان اور دل کو لگتے اور اپیل کرتے ہوئے دلائل وبراہین، نیز داعیانہ اور مخلصانہ رنگ لئے ہوئے ہے، ابواب کی ترتیب اس طرح ہے: (۱) قرآن مجید اور علم (۲) قرآن مجید اور انسان (۳) خالق کائنات کی تابعداری (۴) انبیاء کرام کی بعثت (۵) قرآن آخری کتاب ہدایت (۶) فضائل قرآن (۷) علوم ومباحث (۸) قرآن مجید کی اعجازی خصوصیات (۹) تعلیمات قرآن (۱۰) نبی آخر الزماں کا مقام وکام (۱۱) حسن سیرت واخلاق حسنہ کیلئے قرآنی ہدایات۔

www.abulhasanalinadwi.org

ان تمام ابواب کے تحت جو عنوان قائم کیا گیا ہے، وہ صرف عنوان ہی نہیں، بلکہ "المکتوب یعرف من عنوانہ" کا مصداق اور دریا بکوزہ کی سچی تصویر ہے، مصنف جب قرآن مجید اور علم پر گفتگو کرتے ہیں تو قرآن مجید کی اہمیت وافادیت، علم کا مقام، علم الٰہی کی وسعت، پوری کائنات خدا کے علم کا مظہر کس طرح اور کیونکر ہے؟ کسی گوشہ کو تشنہ نہیں چھوڑتے اور جب قرآن مجید اور انسان کے عنوان کے تحت قلم کو حرکت دیتے ہیں تو ان کا قلم قرآن کی نظر میں انسان وجنات کی کیا حیثیت ہے؟ انسان کی فضیلت وخصوصیت کیا ہے؟ وہ کس طرح دوسرے مخلوق سے ممتاز ہو جاتا ہے؟ اس کا اصل امتیاز اور معیار بلندی کیا ہے، بڑی سلاست وسادگی کے ساتھ حقیقت کا دفتر کھولتا چلا جاتا ہے، اسی طرح راہ اعتدال پر بات کرتے ہیں تو اعتدال کا دامن ان سے نہیں چھوٹتا، نیز جامعیت ووسعت پر کلام کرتے ہیں تو جامعیت ووسعت آپ کے پہلو بہ پہلو شامل رہتا ہے، مصنف نے اس کتاب میں انبیاء کی بعثت، ان کی نوعیت اور ان کے مقاصد، قرآن مجید کا انداز تعلیم وتربیت پر بصیرت کے ساتھ گفتگو کی ہے، اور لگے ہاتھوں نزول قرآن اور اس کی حفاظت، مکی مدنی سورتیں، کتابت قرآن وجمع تدوین قرآن پر مختصر اور مفید روشنی ڈالی ہے، لیکن مصنف کا قلم جب قرآن مجید کی اعجازی خصوصیات رقم کرتا ہے تو اپنی سحرانگیزی کی بلندی اور تاثیر آفرینی کی انتہا کو پہونچ جاتا ہے، جس سے قاری حیرت واستعجاب کے عالم میں ڈوب جاتا ہے اور تاثر کی کائنات میں گم ہو جاتا ہے، اسی طرح اخیر میں حسن سیرت اور اخلاق حسنہ کیلئے قرآنی ہدایات کیا ہیں، تقویٰ کی حقیقت، شرم وحیا، درگذر وعدل وانصاف اور قرآن مجید میں قلب کی اہمیت کا تذکرہ بڑے دلنشیں انداز میں کیا گیا ہے۔

خلاصہ یہ کہ یہ کتاب گنجینۂ علم ومعرفت اور بحر تعلیم وہدایت ہے، اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کو آسان ودلکش اسلوب میں پیش کیا گیا ہے، جس سے ہر عام وخاص فائدہ اٹھا سکتا ہے اور بیچ بیچ میں قرآنی آیتوں کو انگوٹھی میں نگینہ کی طرح جڑ دیا گیا ہے، اس کا اسلوب داعیانہ رنگ میں رنگا ہوا ہے، اس کی طباعت اور پرنٹنگ بھی نہایت عمدہ ہے، اس

www.abulhasanalinadwi.org

کی اشاعت کا شرف (دار الرشید لکھنؤ) کو حاصل ہوا ہے، مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اس کا دوسری زبانوں میں بھی ترجمہ کیا گیا، عربی میں اس کا ترجمہ (دار العلوم ندوۃ العلماء کے استاذ تفسیر وادب اور البعث الاسلامی کے معاون ایڈیٹر) جناب مولانا محمد فرمان صاحب ندوی نے فصیح و بلیغ زبان اور دلکش و دلربا اسلوب میں "الهداية القرآنية سفينة نجاة للإنسانية" کے نام سے کیا ہے۔

اس کا پہلا ایڈیشن المجمع الإسلامي العلمي لکھنؤ سے ۲۰۱۳ء میں اور دوسرا ایڈیشن دار القلم دمشق سے ۲۰۱۵ء میں شائع ہو چکا ہے، خدا سے دعا ہے کہ ہمیں اس کتاب سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے، کتاب ختم ہو چکی ہے، آنکھیں چبھنے لگی ہیں اور دل کو بھی سکون و قرار آ گیا ہے، لیکن یہ آواز۔ الله أكبر الله أكبر، الله أكبر الله أكبر، أشهد أن لا إله إلا الله............

مؤذن مرحبا بروقت بولا
تری آواز مکے اور مدینے

www.abulhasanalinadwi.org

رہبر انسانیت

ممتاز احمد
عالیہ رابعہ شریعہ

اس عہد میں بہت زور وشور سے یہ پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے اور میڈیا کے سارے وسائل استعمال کئے جارہے ہیں کہ قرآن کریم کو شدت پسندی کی کتاب اور اللہ جل شانہ کو جنگ کا خدا کے نام سے موسوم کیا جائے، اس لئے ضرورت اس بات کی تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل سیرت کو پیش کیا جائے، اور اس کو مختلف عالمی زبانوں میں نقل کیا جائے، تاکہ غیر مسلموں اور مغرب زدہ مسلم دانشوروں کو پوری سیرت سے واقفیت حاصل ہو، اور وہ پہلو جو حیات مبارکہ کا غالب اور مؤثر پہلو ہے سب کے سامنے آئے۔

اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے سیرت پر مختلف زاویوں سے کتابیں لکھی گئیں، کسی میں آپ علیہ السلام کو ایک قائد کی حیثیت سے پیش کیا گیا، کسی میں ایک معلم اور مربی کی حیثیت سے پیش کیا گیا، کسی میں ایک سیاسی لیڈر، انقلابی رہنما کی حیثیت سے پیش کیا گیا، کسی میں عربوں کا نجات دہندہ کی حیثیت سے پیش کیا گیا، لیکن حضور ﷺ کی اصل خصوصیات معلم اخلاق اور معلم انسانیت اور رحمۃ للعالمین ہیں اور اسی کو حضور ﷺ نے خود اپنی بعثت کا مقصد قرار دیا۔ (رہبر انسانیت ص:۲۶)

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی صاحب ندوی ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے اپنی اس سیرت کی کتاب میں آپ ﷺ کی جامع تصویر پیش کرنے کی کوشش کی ہے، اس کتاب سے یہ اندازہ ہوگا کہ یورپ کے مصنفین نے اسلام اور پیغمبر اسلام کی کتنی غلط تصویر پیش کی ہے

www.abulhasanalinadwi.org

اور کتنی بہتان تراشی اور کذب بیانی سے کام لیا ہے، جس کے ازالہ کی اس کتاب میں کوشش کی گئی ہے۔

حضرت مولانا سید محمد رابع صاحب ندوی مدظلہ العالی نے عرصہ تک سیرت کا درس دیا، تاریخ ادب اور جغرافیہ اُن کا خاص موضوع رہا ہی، اس لحاظ سے یہ موضوع ۵۲ رسال سے زائد مدت تک اُن کے زیر مطالعہ اور زیر تدریس رہا ہے، کیونکہ سیرت پر لکھنے کے لئے عربوں کے مزاج، قومی خصوصیات اور ماحول سے گہری واقفیت بہت ضروری ہے، یہ صرف تاریخ کا موضوع نہیں ہے، بلکہ اس کے لئے اس ماحول سے گہری واقفیت بھی ضروری ہے، جس ماحول میں اس ذاتِ کریم کی نشو ونما اور پرورش ہوئی اور داعی اور مدعو دونوں سے گہری واقفیت بھی بہت ضروری ہے۔

اس کتاب کی خصوصیات میں یہ بھی ہے کہ کتاب کی زبان سلیس، عام فہم اور استدلال علمی اور تحقیقی ہونے کے ساتھ ساتھ آسان بھی ہے، اس میں معاندین اور مخالفین کے ذہن کو سامنے رکھا گیا ہے، اور مجادلانہ اسلوب کے بجائے حکیمانہ اور نفسیاتی اسلوب اختیار کیا گیا ہے، یہ کتاب سیرت کے کتب خانوں میں ایک گرانقدر اضافہ ہے، اس کو عربی، انگریزی اور ہندی زبانوں میں بھی نقل کیا گیا، تاکہ غیر مسلم افراد بھی مستفیذ ہوں، کیا بعید ہے کہ حضور ﷺ کے بارے میں جو غلط تصورات ذہنوں میں ہیں وہ دور ہو جائیں، اس کتاب کی تعریب سلیس عربی زبان میں جناب مولانا محمد وثیق صاحب ندوی (استاذ ادب دار العلوم ندوۃ العلماء) نے "سراجاً منیراً (سیرۃ خاتم النبیین)" کے نام سے کی ہے۔

سیرت کے ہر مصنف نے اپنے اپنے زمانے کی ضرورت اور حالات کو سامنے رکھتے ہوئے کتاب مرتب کی ہے، اس طرح ہر کتاب کی افادیت اور خصوصیت اپنی اپنی جگہ خوب ہے اور بڑی حد تک وہ سب ضرورت کو پورا کرتی ہے اور مقصد کے مطابق بھی ہے۔

یہ کتاب رہبر انسانیت حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی صاحب کی ایک شاہکار تصنیف ہے، عرض ناشر کے تحت مولانا سید محمد واضح صاحب نے بڑے دل نشیں انداز میں

www.abulhasanalinadwi.org

اس جانب توجہ دلائی ہے کہ اسلام اور سیرت نبوی کو علمی و فکری انداز میں پیش کرنا وقت کا اہم فریضہ اور مسلمانوں کی اولین ذمہ داری ہے، جو کسی بھی دعوتی فریضہ سے کم اہمیت کی حامل نہیں، بلکہ تقریباً دونوں کی حقیقت یکساں ہی ہے، حالات کا تقاضا ہے کہ اسلامی نظام زندگی کی اہمیت و افادیت اور محسن انسانیت ﷺ کی تابناک حقیقی زندگی کو غیر مسلموں کے سامنے علمی و عصری انداز میں پیش کیا جائے، اس لحاظ سے ''رہبر انسانیت'' کی افادیت مزید بڑھ جاتی ہے کہ اس میں حتی الامکان سادہ اور سہل انداز میں سیرت طیبہ کے تمام گوشوں کو اجاگر کیا گیا ہے اور اس طرح اجاگر کیا گیا ہے کہ کوئی پہلو تشنہ نہ رہ جائے۔

(فتوحات ندویہ جناب پروفیسر وصی احمد صدیقی صاحب)

یہ کتاب مقدمہ کے علاوہ دس ابواب پر مشتمل ہے، پہلے باب میں انسان کے مورث اعلیٰ حضرت آدمؑ، دینی رہنمائی بصورت نبوت اور نبی کا کام اور پیغام کے تحت ماقبل بعثت نبوی قوموں کے بگاڑ کے بعد ان کی اصلاح کے لئے اللہ کی جانب سے انبیاء کے مبعوث کئے جانے پر روشنی ڈالی گئی ہے اور حوالوں کے ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ نے قوموں کی اصلاح کے لئے انبیاء مبعوث کئے، چنانچہ ان قوموں نے ان کی بات نہیں مانی اور ان پر عذاب نازل کیا گیا؛ دوسرے باب میں چھٹی صدی عیسوی میں دنیا کی حالت، یورپ کے ملکوں کا حال، جنوبی ایشیا کا حال اور دیگر مذاہب رومی اور ایرانی علاقوں کی سلطنتیں، جزیرۃ العرب عالم گیر سطح پر انسانوں کی پستی اور بگاڑ، عظیم ترین مصلح نبی کی ضرورت، جزیرۃ العرب کا حال بعثت نبوی کے وقت، عربوں کی بت پرستی اور اخلاقی حالت اور مزاج و طبیعت پر تاریخی اور اہم گفتگو کرتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ سیدنا محمد ﷺ مکہ مکرمہ میں کیوں مبعوث ہوئے، تیسرے باب میں قبائل عرب کا نسب اور آپ علیہ السلام کی ولادت اور نشو و نما کے زمانے پر روشنی ڈالی گئی ہے، چوتھے باب میں وحی کا آغاز اور دعوت و تبلیغ پر گفتگو کرتے ہوئے قریش کی مخالفانہ سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ حضرت ابو بکرؓ، حضرت حمزہؓ، حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کے واقعات درج کئے گئے

www.abulhasanalinadwi.org

ہیں، پانچویں باب میں واقعۂ معراج، بیعت عقبہ اور ہجرت مدینہ کے موقعہ پر پیش آنے والے واقعات کو بڑے مؤثر اور دلنشیں انداز میں قلم بند کیا گیا ہے، چھٹا باب مدینہ منورہ کا قیام اور اجتماعی نظام پر مبنی ہے، جس میں اسلامی معاشرے کی تشکیل، قیدیوں کے ساتھ سلوک، یہودیوں کی عہد شکنی اور روزہ کی فرضیت کے ساتھ ساتھ بیعت رضوان اور صلح حدیبیہ اور اس کے حیرت انگیز اثرات پر بحث کی گئی ہے، اور اسی باب میں حضرت خالد بن ولیدؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ کے قبول اسلام کا بھی تذکرہ ہے۔

ساتواں باب حجۃ الوداع، آٹھواں باب علالت ووفات، نواں باب خصوصیات اور شمائل وخصائل نبوی پر مشتمل ہے، اُن میں حج کی فرضیت، مسئلہ خلافت اور تعدد ازواج مطہرات کی حکمت پر روشنی ڈالی گئی ہے، دسواں باب اصحاب رسول اکرم ﷺ پر مبنی ہے اور آخری صفحہ میں کچھ صحابیات کا بھی تذکرہ ہے۔

مقدمہ میں درج ہے کہ آپ ﷺ کے اقوال اور حالات جن سے امت مسلمہ کو تاقیامت استفادہ کرنا ہے، دو پہلوؤں پر مشتمل ہیں، ایک آپ ﷺ کی تعلیمات وہدایات جو آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو مختلف موقعوں پر دیں، ان کو حدیث نبوی کہتے ہیں، دوسرے وہ حالات جو خود آپ علیہ السلام عمل میں لائے ان کو سیرت نبوی کہتے ہیں، آپ علیہ السلام کے ان دونوں پہلوؤں کی باتوں کو صحابہ نے اپنے بعد کی نسل کے اہل ایمان کو پہنچایا، انہوں نے ان کو اپنے بعد کے لوگوں کو پہنچایا اور کتابوں میں سب کو قلم بند کرلیا گیا، اب اُن سے فیض حاصل کرنا اور ان کی نشر واشاعت کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے، اسی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی نے ”رہبر انسانیت“ پیش کرکے اپنے عہد کے لوگوں کی طرف سے ایک فرض کفایہ ادا کیا ہے، جس کی جتنی بھی ستائش کی جائے کم ہے اور ہمیں اللہ سے یہ امید ہے کہ ”رہبر انسانیت“ نامی یہ کتاب بہت سے گم کردہ راہوں کے لئے ایک قندیل ثابت ہوگی اور یقیناً حضرت والا کے لئے ذخیرۂ آخرت بھی۔

www.abulhasanalinadwi.org

رہبر انسانیت

محمد سرفراز
عالیہ ثانیہ شریعہ

''رہبر انسانیت'' سیرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک اہم کتاب ہے، یہ تصنیف اس وقت معرض وجود میں آئی، جب مغرب کی طرف سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ کو عالم کے سامنے بگاڑ کر پیش کرنے کا عمل شروع ہوا، صلیبی جنگوں میں ناکامی کے بعد اسلام سے بغض وعناد اور نفرت وعداوت کا جو ماحول چلا آرہا ہے، اس کی وجہ سے وہ کتابیں وجود میں آئیں، جن میں اسلام کے تعلق سے زہریلا مواد بھرا ہوا ہے، اس کے علاوہ بعض سیرت کی کتابوں میں غزوات کو اتنا نمایاں کیا گیا کہ ان میں اسلام اور خود غزوات کی اصل روح پوشیدہ ہو کر رہ گئی ہے۔

ایسے وقت میں اشد ضرورت تھی کہ علماء کرام اور محققین اسلام کی طرف سے ایسی کتابیں اور لٹریچر تیار ہوں، جو مکمل اور آئینہ کی طرح صاف وشفاف طریقہ سے اسلام کی نمائندگی کریں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں مستشرقین میں اور خود مسلمانوں کے تعلیم یافتہ طبقہ میں جو غلط تصور قائم ہے اس کا ازالہ کریں۔

انہیں ضرورتوں کے پیش نظر حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم کی ''رہبر انسانیت'' منظر عام پر آئی، جو نہایت ہی گہرے مطالعہ کے بعد لکھی گئی ہے، جس کے مطالعہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اسوہ ونمونہ کی شکل میں ابھر کر سامنے آتی ہے، اس میں مولانا نے بعثت سے پہلے اور بعثت کے بعد کے حالات، ادیان ومذاہب کی خرابیاں اور تہذیب وثقافت کی بنیادوں کا موازنہ عہد اسلامی اور عہد نبوت سے کیا ہے،

www.abulhasanalinadwi.org

اس میں دس باب قائم کیے ہیں، ہر باب اپنے موضوع کے اعتبار سے دور جدید کے تقاضوں کی تکمیل کرتا ہے، اور مستشرقین نے سیرت نبوی پر جو اعتراضات کیے ہیں مثبت انداز میں ان کا جواب دینے کی کوشش کرتا ہے، مولانا نے اپنی کتاب کا جو موضوع منتخب کیا ہے وہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مصلح قائد اور معلم انسانیت کی حیثیت سے پیش کرنا، لہٰذا اس وجہ سے مولانا نے غزوات کا اختصار کے ساتھ تذکرہ ہے، اور جن کا تعلق عام امن عالم سے ہے، ان کو شرح وبسط کے ساتھ لکھا ہے، تاکہ مکارم اخلاق پر دفاعی غرض سے پیش آنے والے غزوات کا اثر نہ ہو، اس کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی رقمطراز ہیں کہ: "کتاب کی زبان عام فہم وسلیس اور استدلال بھی علمی اور تحقیقی ہے، نیز مخالفین کے ذہن کو سامنے رکھتے ہوئے مجادلانہ اسلوب کے بجائے حکیمانہ اور نفسیاتی اسلوب اختیار کیا ہے، تاکہ مخالفین پر بھی اس کا اچھا اثر پڑے، نیز اس میں اعتراضات کے جوابات کا پہلو زیادہ نمایاں ہے، جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات صحیح معنوں میں ایک نبی مصلح، اور امن وامان کا پیکر بن کر رونما ہوتی ہے"۔

www.abulhasanalinadwi.org

نقوش سیرت

شمس الحق

عالیہ ثالثہ د گوہ

موجودہ زمانہ میں انسان اپنی تمام تر اقتصادی، سیاسی، معاشرتی وتمدنی ترقیات کے باوجود حیران و پریشان ہے، تمام وسائل زندگی کو اپنا کر بھی امن وامان کیلئے سرگرداں وکوشاں ہے، عالی شان محلات وفلک بوس عمارتوں میں رہائش کے باوجود سکون وراحت سے کوسوں دور ہے، لگژری گاڑیوں، نرم گداز گدوں اور مختلف اسباب آسائش وطرب کے باوجود دلی سکون وراحت سے نا آشنا ہے، ظاہری طور پر خوش پوشاک، عمدہ لباس زیب تن کرنے کے باوجود زندگی میں سکون ہے نہ چین، دنیاوی سرور ومستی اپنا کر بھی رنج والم کا شکار ہے، آخر کیوں؟؟ اس کی واحد وجہ دین حق سے دوری، خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قطع تعلق، قرآن وحدیث سے بے اعتنائی ولاپرواہی ہے، جب سے خلاق ازل نے اس عالم ناسوت کو وجود بخشا ہے، اس وقت سے تا امروز ہزاروں انبیاء کو مبعوث فرمایا اور انبیاء کی اس سلسلۃ الذھب کو نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے وصال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ پر ہزاروں کتابیں لکھی گئیں، ہزاروں صفحات سیاہ کیے گئے، سیاہیاں خشک ہورہی ہیں، قلم ٹوٹ رہے ہیں، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف کا سنہرہ سلسلہ جاری ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مکمل ہوسکی ہے، نہ ہوسکے گی۔

ہے سرکار دو عالم کی ثنا اب بھی ادھوری
صدیوں سے ادیبوں کے قلم ٹوٹ رہے ہیں

www.abulhasanalinadwi.org

وہ ہزاروں کتابیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر لکھی گئیں، انہیں میں سے ایک بیش قیمت اور انمول موتی کی حیثیت رکھنے والی حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم کی ''نقوش سیرت'' ہے، دراصل یہ حضرت مولانا کے چند تحقیقی وتاثراتی مضامین کا مجموعہ ہے، جو مسلم ایسوسی ایشن لکھنؤ کے سالانہ مجلوں، تعمیر حیات کے متعدد شماروں، مختلف سیمیناروں اور اجتماعات میں مقالوں کی صورت میں پیش کئے گئے، لیکن مولانا کی بعض محبین ومخلصین کی رائے سے ''نقوش سیرت'' کے نام سے چوبیس مضامین کا مجموعہ پہلی بار مکتبہ الحسنی حیدرآباد سے ربیع الاول ۱۴۲۴ھ میں اور دوبارہ ۱۴۲۶ھ میں مجلس تحقیقات ونشریات اسلام لکھنؤ سے شائع ہوا، یہ مجموعہ مضامین جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کی مختلف جہات پر مشتمل ہے، بلا مبالغہ یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ حضرت مصنف نے اس میں وہ مواد ومغز جمع کردیا ہے جو شاہکار کی حیثیت رکھتا ہے، اور پوری کتاب سہل اسلوب اور سادہ الفاظ سے عبارت ہے، آخر ذکر بھی اس ذات بابرکت وسراپا نور ورحمت کا ہے جس کی رحمت وشفقت سے عرب وعجم، جن وانس، شجر وحجر، بحر وبر، شمس وقمر سب بخوبی واقف ہیں۔

الغرض مصنف نے بہت ہی خوش اسلوبی اور دلنشیں انداز میں قارئین کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف گوشوں کو واضح کیا ہے، یہ کل ۲۴ رمضامین ہیں اور ہر مضمون ایک نیا انداز اور ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے۔

ایک خاص بات جو ان مضامین میں نمایاں ہے، وہ یہ ہے کہ مصنف نے اصل مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے حالات حاضرہ کے مطابق سیرت کے پیغام کو عوام الناس کے سامنے پیش کیا ہے کہ سیرت نبوی کی روشنی میں انسان کس طرح زندگی گذارے، گھر میں کس طرح رہے، باہر کی زندگی میں اس کا طرز عمل کیا ہو، اس کی زندگی میں دعوت وتبلیغ کا کیا طریقہ کار ہونا چاہئے، یہ تمام پیغام پہنچانے سے پہلے مصنف نے یہ بھی واضح کردیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کیسی تھی، خلوت وجلوت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا

www.abulhasanalinadwi.org

کیا طرز عمل تھا، جنگ کے میدان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کیا تھی؟ سیاست میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقۂ کار کیا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دعوت وتبلیغ کا امتزاج کیسا ہے؟ دشمنوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا برتاؤ کیسا تھا؟ بچوں کی اہمیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں کیا تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اعتدال وتوازن کس حد تک تھا؟ اگلے پچھلے تمام گناہوں کی بخشش کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں عاجزی وانکساری اور خوف کا کیا عالم تھا؟ آپ کے اخلاق کیسے تھے؟ گفتگو میں حسن ادب کا معیار کیا تھا؟

ان تمام مضامین میں دو مضمون (۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقۂ دعوت وتبلیغ اور عصری تحریکات (۲) کلام نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں دعا ومناجات کے شہ پارے اپنی نظیر آپ ہیں، پہلے میں بتایا گیا ہے کہ موجودہ تمام تنظیمیں اور تحریکات جو رائج ہیں ان سب کی کامیابی کا راز طریقۂ دعوت نبوی کو اپنانے میں ہے اور دوسرے میں بتایا گیا ہے کہ اپنی تمام تر کوشش ومحنت اور جد وجہد کے بعد اپنے افعال واعمال پر بھروسہ مت کرنا، بلکہ عاجزی وانکساری کے ساتھ دعا کرتے ہوئے اللہ سے کامیابی کی امید رکھنا، جس کی مثال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ظاہر وباہر ہے، اور اس کی اہمیت کیلئے اتنا کافی ہے۔ (لا یـــــرد القضاء إلا الدعاء)

الغرض یہ کہ مصنفؒ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے تمام گوشوں کو اجاگر کرنے کے بعد یہ پیغام دیا کہ انسانوں کی فتح ونصرت، دنیوی واخروی زندگی کی کامیابی کا راز اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو اپنائے بغیر کامیابی وکامرانی ناممکن ہے۔

واضح رہے کہ اس کتاب کے عربی مضامین "في ظلال السيرة" کے نام سے مجلس تحقیقات ونشریات اسلام لکھنؤ سے شائع ہو چکے ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

جزیرۃ العرب

محمد کاشف بیگ

عالیہ ثالثہ دعوہ

کسی علاقہ اور جگہ کی طبعی حالت، وہاں کے موسم و پیداوار، وہاں کے باشندوں اور ان کی تہذیب وثقافت اور اس علاقہ کی وسعت وحقیقت کے سلسلے میں جاننے کو جغرافیہ کہتے ہیں۔

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی صاحب ندوی دامت برکاتہم ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ کی کتاب ''جزیرۃ العرب'' اگرچہ جغرافیہ کی کتاب ہے اور اس میں بھی جغرافیہ کی دیگر کتابوں کی طرح جزیرہ نمائے عرب کی وسعت، اس کی طبعی حالت، اس کے موسم و پیداوار، وہاں کے باشندوں اور ان کی تہذیب وثقافت اور ان کے عروج وزوال کا تذکرہ ہے، لیکن ساتھ ہی مولانا کا ادیبانہ اور سلجھا ہوا طرز بیان، الفاظ کی سادگی، سلاست وروانی اس کتاب کو دیگر جغرافیہ کی کتابوں سے ممتاز کرتی ہے اور اس میں خشکی کے بجائے دلکشی اور طراوٹ پیدا کردیتی ہے، شاید مولانا ماہر القادری نے حسب ذیل جملہ سے اسی طرف اشارہ کیا ہے:

''یہ کوئی ڈرامہ، ناول یا افسانوں کی کتاب نہیں ہے، یہ جغرافیہ کی کتاب ہے، جس میں جگہ جگہ کثرت سے دریاؤں، چشموں، پہاڑوں، وادیوں اور بستیوں کے نام آتے ہیں، خشک موضوع ہے، مگر ہم نے تھوڑے سے وقفہ سے مسلسل دو نشستوں میں کتاب کو ختم کیا اور کتاب ختم کرنے کے بعد طبیعت گراں نہیں، چست اور نشاط آمیز تھی''۔ (ماہر القادری کے تبصرے جلد اول ص ۱۲۳، ناشر مرکزی مکتبہ اسلامی اکتوبر ۱۹۹۱ء)

www.abulhasanalinadwi.org

مزید یہ کہ اس کتاب کا تعلق اس علاقہ سے ہے جو اسلام کا اولین سرچشمہ اور مسلمانوں کا اصلی وطن اور ان کا علمی وروحانی مرکز ہے، لہذا یہ کتاب مسلمانوں کیلئے ایک نایاب سوغات سے کم نہیں ہے، مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"جزیرۃ العرب کے جغرافی اور طبعی حالت سے واقف ہونا یوں بھی ضروری ہے کہ اسلام کی ساری ابتدائی تاریخ اور سیرت نبوی اسی سرزمین سے وابستہ ہے، جو لوگ اس سرزمین، اس کے مقامات کے جغرافیہ، قبائل کے مرکز اور مکہ معظمہ ومدینہ منورہ، ان کے گرد وپیش کے حالات سے بالکل ناآشنا ہوکر سیرت اور تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں، ان کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ چلتے چلتے کسی اندھیری سرنگ میں آگئے، بلکہ خود حدیث شریف سے پورا استفادہ اور بعض روایات کا پورے طور پر سمجھنا واقعات کی خاص نوعیت واہمیت کا اندازہ لگانا بھی اس کے بغیر ممکن نہیں کہ آدمی عرب کے جغرافیہ اور مقامات کے جائے وقوع اور ان کے آپس کے تعلق کا کم سے کم کوئی اجمالی خاکہ تصور میں رکھتا ہو" (پیش لفظ جزیرۃ العرب ص ۱۰، ناشر مجلس تحقیقات ونشریات اسلام ۱۹۹۵ء)

یہ کتاب ۴۵۴ صفحات پر مشتمل ہے، اس میں تمہید اور آٹھ ابواب ہیں، تمہید میں جزیرہ نمائے عرب کا عمومی جائزہ لیا گیا ہے، اس میں جزیرۃ العرب کی وسعت، اس کی تاریخی حیثیت اور اس کے رقبہ وآبادی کو مجملاً بیان کیا گیا ہے۔

پہلا باب طبعی حالت سے متعلق ہے، یہ تقریباً تیس ۳۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے، اس میں ابتداءً صاحب کتاب نے جزیرۃ العرب کی جغرافیائی تقسیم کو بیان کیا ہے اور پھر جزیرہ نما کے پہاڑوں، میدانوں اور صحراؤں کے بارے میں تفصیل سے بحث کی ہے اور ساتھ ہی بعض قوموں کے مسکن اور ان کے آپسی وسیلۂ ارتباط کی طرف بھی نشان دہی کی ہے اور اس سلسلہ میں قرآن وحدیث اور اشعار عرب سے بھرپور استدلال کیا ہے۔

دوسرا باب موسم اور پیداوار کے بارے میں ہے، یہ ۴۱ صفحوں پر مشتمل ہے، اس

www.abulhasanalinadwi.org

میں یہ بتایا گیا ہے کہ جزیرۃ العرب میں بارش کس طرح اور کتنی ہوتی ہے، وہاں پانی کی کس قدر قلت ہے، کون سے علاقے خشک اور کون سے ہرے بھرے وشاداب ہیں، کہاں کون سی فصلیں ہوتی ہیں، کھجور کی کتنی قسمیں ہیں؟ اور کہاں ان کی کثرت ہے؟ وہاں گرمی کس شدت سے ہوتی ہے اور سردی کی کیا پوزیشن ہے؟ وہاں کے جانور کون سے ہیں؟ ان کے کیا اوصاف ہیں؟

تیسرے باب میں اقوام وقبائل کی وضاحت کی گئی ہے، یہ ۴۲ رصفحات پر مشتمل ہے، اس میں از ابتداء تا بعثت نبوی کی نسلوں اوران کے قبائل کو تین ادوار (امم بائدہ، عرب عاربہ اور عرب مستعربہ) میں تقسیم کر کے مکمل روشنی ڈالی گئی ہے اور خاص طور سے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مکمل شجرہ نقشہ کے ساتھ پیش کیا گیا ہے اور ساتھ ہی وہاں کے باشندوں کے مسکن اوران کے خصال کے متعلق بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

چوتھا باب ثقافت وتمدن کے عنوان سے ہے، یہ باب تقریباً ۴۷ رصفحات پر محیط ہے، اس میں عربوں کے مذاہب، ان کی شہری ودیہاتی زندگی، وہاں کے میلوں اوران کی خطابت وشاعری ودیگر علوم، ان کی غذا اور پیمانے اوران کی تمدنی حالت، معاشی حالت، سماجی حالت، عورتوں کی حالت اور وہاں کی حکومتوں کی وضاحت کی گئی ہے۔

پانچویں باب میں مکہ مکرمہ کو موضوع بنایا گیا ہے، یہ تقریباً ۱۶ رصفحات پر مشتمل ہے، اس میں مقامات حج اور دیگر تاریخ ودینی مقامات پر روشنی ڈالی گئی ہے اور ساتھ ہی وہاں کے باشندوں، ان کے مکانات اور بالخصوص شعب ابی طالب، دارارقم، حدیبیہ اور یلملم وغیرہ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

چھٹا باب مدینہ منورہ کے نام سے ہے، یہ تقریباً ۱۹ رصفحات پر مشتمل ہے، اس میں سب سے پہلے مکہ سے مدینہ کی دوری اور مدینہ کی وجہ تسمیہ پر بحث کی گئی ہے اور پھر وہاں کی دیگر قابل ذکر اشیاء جیسے آب وہوا، پیداوار اور وہاں کی حالت کے بارے میں بیان کیا گیا ہے اور خاص طور سے مسجد نبوی، مسجد قبا، روضۂ جنت، جنت البقیع، صفہ، جبل احد

www.abulhasanalinadwi.org

اور مسجد ضرار وغیرہ کے بارے میں وضاحت کی گئی ہے۔

مولانا ماہر القادری لکھتے ہیں:

"مکہ اور مدینہ کے آثار و مقامات کی تفصیل نے اس کتاب کو برکت و تقدیس عطا کی ہے" (ماہر القادری کے تبصرے ص: ۱۴۶)۔

ساتویں باب میں سیرت سے متعلق اہم مقامات کا تذکرہ ہے، اس ضمن میں طائف، جدہ، رابغ، الجحفہ اور خیبر وغیرہ کا خاص طور سے ذکر ہے، یہاں ان علاقوں کے مختصر احالات بیان کئے گئے ہیں اور مرکزی مقامات سے ان کی مسافت بھی بیان کردی گئی ہے۔

آٹھویں باب میں مکہ و مدینہ کے مابین کے راستوں کو اور ان کے اہم مقامات کو بیان کیا گیا ہے، اس میں ہجرت کے راستہ کو خصوصیت سے نقشہ کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

کتاب کے اخیر میں سہولت کے پیش نظر انڈکس، حوالہ جات، جدید پیمانے، قرآن واحادیث اور اشعار کی تفصیل بھی بیان کردی گئی ہے جو اس کی اہمیت میں مزید اضافہ کا باعث ہیں۔

مولانا ماہر القادری کچھ اس طرح صاحب کتاب کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں:

"جناب مولانا سید محمد رابع حسنی اس کتاب کی تصنیف و تالیف پر علمی دنیا اور خاص طور سے اسلامی دنیا کی طرف سے قدر و ستائش کے مستحق ہیں، جغرافیہ کے ساتھ تاریخ و ادب کے امتزاج نے اس کتاب کی جامعیت وافادیت میں اضافہ کردیا ہے"۔

www.abulhasanalinadwi.org

جزیرۃ العرب

قاضی اسامہ تنظیم
عالیہ ثالثہ شریعہ

یہ کتاب ہندوستان کے اس خانوادے کے ایک فرد کی لکھی ہوئی ہے، جس کا شجرۂ نسب ''أصلها ثابت وفرعها في السماء'' کا مصداق ہے، سارا گھرانا اللہ تعالی کے دین کی خدمت میں لگا ہوا ہے۔

یہاں تو روشنی ہی روشنی معلوم ہوتی ہے''۔

ان الفاظ میں ماہر القادری مرحوم نے مصنف کا تعارف کرایا ہے (ماہر القادری کے تبصرے:۱۴۳)۔

کتاب کے صفحۂ اول پر یہ عبارت رقم ہے: ''جزیرہ نمائے عرب جس کا مرکزی خطہ حجاز ہے، جہاں سے اسلام کی اولین شعاعیں نکلیں، یہ کن خطوں پر مشتمل ہے؟ عصر اول میں ان کی کیا خصوصیات رہی ہیں؟ ان سب باتوں کا جغرافی اور ثقافتی جائزہ مذکور ہے''۔

''جزیرۃ العرب، یہ لفظ سنتے یا پڑھتے ہی ہر مسلمان کا ذہن فوراً سرزمین مقدس حجاز اور اس کے متبرک شہر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے، جن کے نام سے مسلمان شوق دوارفتگی اور عشق وسرمستی کی ایک کیفیت محسوس کرتا ہے۔

جزیرۃ العرب کن خطوں پر مشتمل ہے، اس کی خصوصیات، وہاں کے جغرافیائی حالات، وہاں کی ثقافت، مزاج وطبیعت، ذوق وادب ان سب چیزوں کے جانے بغیر قرآن وحدیث کے صحیح مفہوم کو سمجھنا تشنہ رہ جاتا ہے، یہاں کے رہنے والوں کے عادات واطوار، رہن سہن، ان کے عرف اور اس دیار کے جغرافیہ سے واقف ہوئے بغیر نہ تو غزوات کی اہمیت کا اندازہ ہوسکتا ہے اور نہ صحابہ کرامؓ کی اس ہمت وجوانمردی کا، جس کا انہوں نے مظاہرہ کیا، جب تک یہاں کا

www.abulhasanalinadwi.org

جغرافیہ نہ معلوم ہوا، اسلامی تاریخ کا طالب علم اندھیرے میں ہوتا ہے، بہت سی احادیث کا مفہوم اچھی طرح واضح نہیں ہو پاتا۔

مثلاً حدیث شریف میں آیا ہے: عن ابن عمرؓ قال: قام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم علی المنبر فقال: هٰهنا أرض الفِتَن وأشار إلی المشرق، حیث یطلع قرن الشیطان أو قال قرن الشمس (بخاري، مسلم، ترمذي).

جب تک مکہ و مدینہ کا مشرق معلوم نہ ہوگا، آج کے فتنوں کو نہیں سمجھا جا سکتا، اس طرح بہت سی آیات واحادیث اور سیرت کے مقامات کو ان کے بغیر سمجھنا ممکن نہیں"۔

اسی طرح ادب عربی کا طالب علم بھی اس کی روشنی میں اپنا علمی سفر کامیابی کے ساتھ طے کر سکتا ہے، عرب کے شعراء کی بڑی تعداد اور چوٹی کے شعراء نجد کی سرزمین سے کیوں اٹھے اور غزل گوئی کا فروغ خاص طور وہیں کیوں ہوا، اجا و سلمی کہاں واقع ہیں اور بنی طیٔ کہاں آباد تھے؟ بنو منذر اور اہل حیرہ کی ریاستیں کہاں واقع تھیں۔ اور وہاں تہذیب وتمدن نے کیوں فروغ حاصل کیا؟ تہامہ کس کس حصہ کو کہتے ہیں اور اس کی رات اپنی خنکی اور خوشگواری میں کیوں ضرب المثل ہے؟ یہ اور اس طرح کی بہت سی باتیں ایسی ہیں، جن کو حماسہ اور سبعہ معلقہ اور جاہلی دواوین کا پڑھنے والا نہ نظر انداز کر سکتا ہے اور نہ محض اپنی ذہانت اور قیاس سے حل کر سکتا ہے۔ نہ ان تلمیحات اور اشارات کا ذوق لے سکتا ہے، جو شعرائے عرب کے کلام میں بار بار آئے ہیں، صاحب کتاب نے بھی ان مذکورہ باتوں کو مدنظر رکھ کر یہ کتاب تصنیف کی ہے۔ صاحب کتاب تحریر فرماتے ہیں: "جغرافیہ کے اس کام کا جو بیڑا میں نے اٹھایا تھا اس میں مجھے سب سے زیادہ توجہ اس امر پر دینی تھی کہ عالم اسلام کے جغرافی حالات اس طور پر بیان ہوں کہ ان سے سیرت وتاریخ کے واقعات سمجھنے میں خصوصی مدد ملے"۔ (جزیرۃ العرب، ص:۱۸)

یہ مصنف کا کمال ہے کہ انہوں نے جغرافیہ جیسے خشک موضوع کو نہایت دلچسپ وادبی بنا دیا ہے، کہیں قبائل واقوام کا تعارف ہوتا ہے تو کہیں مشہور شعراء وادباء کا، کبھی ان کے میلوں اور موسموں کا ذکر ہوتا ہے تو کہیں ان کی شعر وشاعری کی محفلوں کا........ قاری کبھی حرہ یعنی کالے اور نوکیلے پتھروں کے علاقے سے گزرتا ہے، جس پر نہ آدمی کا چلنا آسان ہے نہ جانور کا، کبھی کھجوروں کے جھرمٹ سے گزرتا ہے، کبھی پہاڑوں پر چڑھتا ہے، کبھی خود کو مدینہ کی گلیوں میں

www.abulhasanalinadwi.org

بے خود و سرمست حرم کعبہ میں طواف وسعی کرتا ہوا پاتا ہے، باہر نکلتا ہے تو کبھی بھیڑوں کے گلّے اور اونٹوں کی قطار میں ہے اور کہیں عرب بدوؤں کے قافلے کے ساتھ رواں دواں...... چلتے چلتے یہ احد سے گزرتا ہے تو نیزوں اور برچھوں کی چاق اور تلواروں کی جھنکار سنائی دینے لگتی ہے۔ شہداء کے مقابر سے گزرتا ہے تو عشق و سرمستی میں اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر سر کٹانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ یہاں سے نکل کر چھوٹے چھوٹے ریگستان سے گذر کر جب الربع الخالی میں پہنچتا ہے، تو حیران و ششدر رہ جاتا ہے کہ یہاں نہ راستوں کا پتہ ملتا ہے۔ اور نہ کوئی نشان (لیکن اب یہاں بھی راستے بنا دیے گئے ہیں)۔

اس کتاب کے مطالعہ سے جزیرۃ العرب کے بہت سے نامعلوم گوشے قاری کے سامنے روشن ہو چکے ہوتے ہیں اور سیرت و تاریخ کے جو واقعات اچھی طرح واضح نہ ہوئے تھے اب وہ واضح ہو چکے ہوتے ہیں۔ مبہمات اپنی اصل شکل میں سامنے آ چکے ہوتے ہیں۔ اور دینیات کے طالب علم کا لطف دوبالا ہو چکا ہوتا ہے اور ان کی قدر و قیمت بڑھ چکی ہوتی ہے اور کتاب میں معلومات کی فراوانی کا علم بھی ہو جاتا ہے، کتاب نقشوں سے بھی مزین ہے، جس کے بغیر طالب علم کو جغرافیہ سمجھنا ناممکن ہے، اگر کسی کو مقامات کے تلفظ میں شک ہو تو وہ اس کتاب سے رجوع کر کے تلفظ درست کر سکتا ہے۔ بغیر نقشوں کے جغرافیہ کا موضوع سمجھنا ایسے ہی ہے جیسے بغیر صرف ونحو کے عربی بولنا، اس طرح یہ کتاب صرف جغرافیہ ہی کی نہیں رہی، بلکہ تاریخ و سیرت کی بھی کتاب بن گئی، کتاب کے آخر میں اشاریئے [INDEX] بھی شامل ہے، حتیٰ کہ مکہ و مدینہ تک کے اہم مقامات، راہ بدر میں ملنے والے خاص مقامات، دینی اہمیت رکھنے والے مقامات کی بھی الگ فہرست مختصر تعارف کے ساتھ دی گئی ہے، قدیم و جدید مقامات کے مابین فاصلے، سونے چاندی کے سکّے اور اس کی مقدار بھی لکھی گئی ہے۔ بالکل آخر میں کتاب میں مذکور قرآنی آیات وحدیث اور اشعار عرب کی فرہنگ بھی دی گئی ہے۔

استاذ محترم جناب مولانا محمد فرمان صاحب ندوی اس کتاب کو عربی کے قالب میں ڈھال رہے ہیں، عنقریب کتاب حسن طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آئے گی۔

www.abulhasanalinadwi.org

حج اور مقامات حج

محمد معصوم سیفی
عالیہ رابعہ شریعہ

حج اسلام کا ایک عظیم رکن اور عشق الٰہی کا ایک عظیم مظہر ہے، جو ایک ناحیہ سے مالی عبادت ہے تو دوسرے ناحیہ سے بدنی، ایک سچے مسلمان کے دل میں ان مقامات کی جو عظمت ہوتی ہے اور اس کی زیارت کرنے، سعی وطواف کرنے، بیت اللہ کے روبرو ہونے کی جو چاہت وتمنا ہوتی ہے، اس کے اظہار کے لئے عربی واردو اور دنیا کی مختلف زبانوں میں موجود اشعار کا ذخیرہ ہی کافی ہے، جن سے عشق حقیقی کے سچے جذبات کی آئینہ داری ہوتی ہے، اور "والذین آمنوا أشد حبا للہ" کی تصویر نگاہوں میں پھر جاتی ہے، بہت سے بخت آوروں کو اللہ حج بیت اللہ کی توفیق دیتا ہے، جانے والے جانے سے پہلے حج کا طریقہ بھی سیکھتے ہیں، کتنا اچھا ہو کہ حاجی حج کو جانے سے پہلے جس طرح مسائل واحکام سیکھتا ہے، اسی طرح ان مقامات کے نشیب وفراز سے بھی واقف ہو، جو مناسک حج میں شامل ہیں، تا کہ ماضی کے وہ نقوش ذہن ودماغ پر ابھرتے رہیں، جو گردش لیل ونہار کی گرد میں دب گئے ہیں، جہاں جذبات عشق کی تسکین اور جذبات محبت کی تکمیل کا سامان پنہاں ہے، وہ عاشق ہی کیسا جو کوچۂ محبوب سے ناآشنا ہو، اور ان مقامات کے ذرے ذرے سے واقف نہ ہو، جن میں دوست اور ندیم دوست کی خوشبو بستی ہے، اور ان کو آنکھوں سے لگانے اور دل میں بسانے کا متمنی نہ ہو۔

أمر علی الدیار دیار لیلیٰ
أقبل ذا الجدار وذا الجدارا

www.abulhasanalinadwi.org

وما حب الدیار شغفن قلبی
ولکن حب من سکن الدیارا

مذکورہ کتاب "حج اور مقامات حج" زائرین حرم کے لئے ایک رہبر کتاب ہے، جس میں حج وعمرہ اور مقامات مقدسہ کی زیارت کرنے والوں کے لئے بہترین رہنمائیاں ہیں، مقامات کی جغرافیائی حالت، محل وقوع، حدود اربعہ، خصوصیات، ان کے مابین فاصلے، اہم مقامات کے درجات حرارت، بری و بحری راستوں کی نشاندہی، وہاں سے جڑی تاریخ، ان کا قدیم نام اور موجودہ نام کا ذکر موجود ہے، جابجا تصویروں اور نقشوں سے کام لیا گیا ہے، جس کی وجہ سے مقامات ذہن وتصور اور نگاہوں سے اور بھی قریب ہوجاتے ہیں، اسی کے ساتھ طرز بیان نہایت عمدہ اور اسلوب نہایت دلنشیں ہے۔

پھر ایک حاجی کے لئے حج کے سفر میں جو حالات وواقعات پیش آسکتے ہیں، جن راستوں سے گزرنا پڑسکتا ہے، جو تیاریاں کرنی پڑسکتی ہیں سب کا ذکر موجود ہے، صاحب کتاب ساتھ ہی ساتھ مسائل واحکام، طریقے اور آداب بھی بیان کرتے چلتے ہیں، ممنوعات ونواہی سے روکتے بھی ہیں، ۲۰۰ رصفحات پر مشتمل یہ مختصر کتاب اپنی خصوصیات کی بناء پر ایک مکمل حج گائڈ کی حیثیت رکھتی ہے، کتاب کے مقدمہ نگار حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ لکھتے ہیں:

"مصنف کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ انہوں نے حجاز مقدس میں کئی بار طویل طویل عرصہ تک قیام کیا، انہوں نے مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے گرد ونواح کو خوب دیکھا، وادیوں اور قبائل میں گئے، اپنے علمی وجغرافیائی ذوق کی بناء پر معلومات بھی حاصل کیں اور حجاز کے اہل علم اور واقفین سے مل کر اپنی معلومات میں اضافہ کرتے رہے، جس کی وجہ سے وہ ان مقامات کے نشیب وفراز سے ایسے واقف ہوگئے جیسے کوئی آدمی کسی قریبی شہر کے مقامات سے واقف ہوتا ہے، جہاں اس کا آنا جانا ہوتا ہے، اس طرح یہ کتاب دونوں پہلوؤں کی جامع ہے، اس میں بقدر ضرورت مسائل واحکام بھی ہیں، ہدایات ومشورے بھی اور ان مقامات کا تعارف بھی جن سے حجاج کا واسطہ پڑتا ہے، راقم سطور کے خیال میں یہ کتاب اس موضوع کی کتابوں میں ایک مفید اضافہ کرتی ہے۔"

www.abulhasanalinadwi.org

مقامات مقدسہ

جاوید عالم
عالیہ ثانیہ شریعہ

یہ کتاب حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم کی تصنیف کردہ ہے، حضرت مولانا نے اس کتاب میں مقامات مقدسہ کی تاریخ اور اس کے جغرافیہ کو بہت واضح اور سہل اسلوب میں پیش کیا ہے کہ ہر عام و خاص اس کتاب کو پڑھ کر سمجھ سکتا ہے، حضرت مولانا نے اس کتاب میں تین مقدس مقامات کا ذکر فرمایا ہے۔

سب سے پہلے آپ نے مکہ مکرمہ اور اس کے گردونواح کے مقدس مقامات اور ان مقامات کی خصوصیات کا تذکرہ کیا ہے، کعبہ کی سنہ توسیع اور توسیع کرانے والے کا نام بھی ذکر فرمایا ہے، پھر اس کے بعد صفا و مروہ، منیٰ، عرفات و مزدلفہ میں جو چیزیں خاص ہیں، اس کے متعلق بھی معلومات ہیں، اور ادائیگی حج کا طریقہ بھی بتایا ہے کہ کس طرح حج کی ابتدا کی جائے اور کہاں سے ابتدا کی جائے اور کون کون ارکان کہاں ادا کئے جائیں، پھر اس کے بعد خاص خاص پہاڑوں کا ذکر فرما کر ان کی مکہ سے دوری کو بھی بتایا ہے اور ان کی تاریخی حیثیت کو بھی اجاگر فرمایا ہے۔

پھر دوسرے نمبر پر مدینہ منورہ کا ذکر فرمایا اور وہاں کے خاص خاص مقامات کو بیان فرمایا اور ان کی خصوصیات کا بھی ذکر فرمایا ہے، جیسے کہ منبر سے آپ کے روضہ مبارک کے درمیان جو زمین ہے اس کو روضة من رياض الجنة کہا گیا ہے، اس طرح آپ کے روضہ اطہر کا ذکر فرما کر وہاں کے آداب کس طرح بجالا جائیں اور کس طور پر سلام و درود پیش

www.abulhasanalinadwi.org

کریں اس کا بھی ذکر فرمایا ہے، پھر اس کے بعد بقیع الغرقد کی تاریخی حیثیت کو اجاگر فرمایا اور اس کی وضاحت کی ہے کہ اس میں تقریبا ۱۰ ہزار صحابہ کرام مدفون ہیں، اس طرح کچھ مساجد کا تذکرہ فرمایا، جس میں مسجد قباء ہے، جس کا تذکرہ قرآن مجید میں اس طرح "لمسجد أسس علی التقوی" (توبہ: ۱۰۸) آیا ہے۔

پھر اس کے بعد تیسری مقدس جگہ ہے، جسے ہم اور آپ بیت المقدس کے نام سے جانتے ہیں، یہ وہی مسجد ہے جس کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے بنوایا اور اس کی تعمیر میں ۳۶ رسال لگے تھے، جس طرح مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کا حرم ہے، اسی طرح اس کا بھی حرم ہے اور اس میں اہم مقامات دو ہیں: مسجد اقصی اور قبۃ الصخرہ۔ یہ وہی مسجد ہے جس کی طرف آپؐ اور مسلمانوں نے اٹھارہ (۱۸) مہینہ تک رخ کر کے نماز پڑھی تھی اور یہیں پر آپؐ نے معراج کی رات میں تمام انبیاء علیہم السلام کی امامت فرمائی تھی اور یہیں سے آپؐ کا آسمانی سفر شروع ہوا تھا، یہ وہی جگہ ہے جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے برابر انبیاء کرام نے بطور عبادت گاہ کے اختیار کیا ہے، مسجد کے قریب ہی شمالی رخ پر ایک وسیع چبوترہ پر ایک بلند اور خوبصورت قبہ بنا ہوا ہے۔ اس کے اندر ایک چٹان ہے، جس کو حضرت ابراہیم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام بطور قربان گاہ کے استعمال کرتے تھے، اور یہ مسجد میں سب سے ممتاز اور خوبصورت جگہ ہے اور یہاں ۳۶ کیلومیٹر پر ایک قصبہ ہے، جسے مدینۃ الخلیل کہا جاتا ہے، اس میں ایک عالی شان مسجد ہے، جس کے ایک قبہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مزار ہے اور سامنے کے دوسرے قبہ میں آپ کی اہلیہ حضرت سارہ اور مسجد کے وسط کے ایک منارے میں حضرت اسحاق اور ان کی رفیقۂ حیات کا مزار ہے اور شمال مغرب کے گوشہ میں سیدنا یعقوبؑ اور ان کی رفیقۂ حیات کا اور ایک خوبصورت قبہ میں حضرت یوسف علیہ السلام کا مزار ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

امت مسلمہ رہبر اور مثالی امت

محمد وسیم اکرم
عالیہ ثالثہ دعوہ

اسلام ایک لافانی اور ابدی مذہب ہے، جس کا تخم حضرت آدمؑ نے ڈالا ہے، اور اخیر دور میں جس کی آبیاری جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے ہوئی، یہ ایک ایسا سایہ دار درخت ہے، جس کے سایہ تلے لاکھوں گم گشتہ راہ مسافروں نے پناہ لی، ہزاروں رہزن، قاتل، فاسق، فاجر اس کے سایہ رحمت تلے گناہوں کی دھوپ سے تائب ہوئے، اسلام ہی ایک واحد مذہب ہے، جس میں نمو کی صلاحیت بدرجۂ اتم موجود ہے، جس کی تعلیمات عدل وانصاف کے ترازو پر قائم ہیں، جس نے باہمی الفت ومحبت، ایک دوسرے کے تئیں ہمدردی، غم خواری کا درس دیا ہے، لیکن کیا موجودہ عالمی منظر نامہ میں ایسا ہے؟ کیا مسلمان سربلند ہیں؟ کیا ان کی شان بلندی باقی ہے؟ کیا موجودہ دور میں اسلام کے پیروکاروں میں وہ اسلامی Sprit اسپرٹ، وہ کرنٹ، وہ Energy، وہ Capicity باقی ہے؟ اگر ایسا ہے تو چہار دانگ عالم میں امت مسلمہ کیوں مصائب سے دوچار ہے؟ کیوں در در کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہے؟ کیوں اسے کوئی رہبر کامل نہیں مل رہا ہے؟ کیوں اس پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں؟ کیوں اس کی شناخت مٹائی جا رہی ہے؟ کیوں اس کے ماننے والوں کو دہشت گرد کا Title دیا جا رہا ہے؟ آج کیوں ہر مسلمان خوف وہراس کے عالم میں زندگی گذار رہا ہے؟ آخر یہ امت جو کہ مثالی اور رہبر کہلاتی تھی کیوں آج اس کے اندر سے یہ صلاحیتیں ناپید ہوگئی ہیں؟ آخر کیوں یہ امت

www.abulhasanalinadwi.org

اپنے مقام وسطیت یعنی کمال واعتدال سے ہٹ گئی؟ آخر کیوں یہ امت جس نے کالے گورے کے فرق کو مٹایا، کیوں آج یہ اپنے ہی مسائل میں پھنسی ہوئی ہے؟ کیوں اسے کشتی نجات نہیں مل رہی ہے؟ اور کیوں اس کا ستارۂ اقبال تنزلی کے عمیق غار کی طرف گامزن ہوگیا ہے؟ جس نے مساوات ووحدت کا جام پلایا، جس نے عادلانہ نظام کی داغ بیل ڈالی، جس نے علم کی سرپرستی وہمت افزائی کی، جس نے جامع سیاسی نظام عطا کیا، جس نے مرد وزن کے حقوق متعین کیے، جس نے پردہ کا حکم جاری کر کے بگاڑ کے سرچشمہ پر بندشیں لگائیں اور ایسے احکام جاری کر کے اس پر روک لگائی، جس سے آج کا متمدن معاشرہ یکسر خالی ہوتا چلا جارہا ہے اور فحاشی کے دلدل میں پھنستا چلا جارہا ہے اور جو اس دور کا روگ بنتا چلا جارہا ہے، جس کی وجہ سے آئے دن فحاشی وعریانی کی تصویریں سامنے آتی رہتی ہیں، یہ وہ سوالات ہیں جو اس کتاب کے مطالعہ سے تقریباً ختم ہوجاتے ہیں۔

یہ کتاب دراصل مصنف مدظلہ العالی کے ان مضامین کا مجموعہ ہیں جو مختلف سیمیناروں میں پڑھے گئے ہیں۔

یہ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے:

۱-امت مسلمہ کا مقام وسطیت بمعنی کمال واعتدال:

اس میں وسطیت کا مفہوم، وسطیت کی تشریح وتفسیر قرآن کی روشنی میں، اسی طرح امت مسلمہ کا دوسری امتوں پر امتیاز وتفوق، امت مسلمہ کی ذمہ داریوں، اور عادلانہ نظام، علم کی سرپرستی پر مفصل بحث کی گئی ہے۔

۲-امت اسلامیہ کا عالمی منصب اور ذمہ داریاں:

اس باب میں ان تمام ذمہ داریوں کا ذکر ہے جو ایک مثالی اور رہبر امت کے لئے ضروری ہیں۔

۳-امت اسلامیہ کے اسباب عظمت وامتیاز وخصوصیت:

اس باب میں ان امتیازات پر بحث کی گئی ہے، جن سے ثابت ہوجاتا ہے کہ اسلام

www.abulhasanalinadwi.org

ہی وہ مذہب ہے جس نے جینے کا ڈھنگ دیا، اوراس کی آمد کے وقت دنیا کے کیا حالات تھے، مساوات انسانی کا فقدان، غلاموں کے ساتھ مساوات، اسلام میں غلامی کی حیثیت، امت اسلامیہ کا کام اور پیغام، عالمگیر اور دائمی امت کے کام کی جامعیت اور آفاقیت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

۴- مغربی فکر و ثقافت اور اسلام:

اس باب میں طریقۂ زندگی کا ماخذ، مسلمانوں کے علمی سرمایہ سے مغرب کی خوشہ چینی، مسلمانوں کا علمی و تمدنی زوال، یورپ کی سائنسی ترقی اور اس کے اثرات، اسلامی فکر واقدار سے مغربی افکار کا تضاد، مسلمانوں کی یورپی تمدن سے مرعوبیت، یورپ کی اندھی تقلید، مسلمانوں کی یورپ سے متاثر درسگاہیں، سماج اور تعلیمی نظام پر یورپ کے اثرات، معاشیات، سیاسیات، تاریخ، جغرافیہ، علم النفس وغیرہ پر بحث کی گئی ہے۔

۵- اسلامی معاشرہ اور اس کے امتیازی پہلو اور اس کو درپیش خطرات:

اس باب میں قومی مزاج اور ثقافت کے معنی بیان کئے گئے ہیں، ثقافت کوئی ایسا لباس نہیں ہے جو دوسروں سے مستعار لیا جائے، ثقافت کا خمیر قوم کی داخلی زندگی سے بنتا ہے، زندگی کی قدریں اور تصورات اس کے تانے بانے تیار کرتے ہیں، اور اس کے خدوخال متعین کرتے ہیں، لہذا جو قوم اپنی زندگی کے اندرون اور اس کے حقیقی تصورات سے اپنی ثقافت وضع کرنے کی قدرت نہیں رکھتی، اس قوم کی اپنی کوئی شناخت نہیں ہوتی، اس کی شخصیت کسی دوسرے کے تابع ہوتی ہے، مستعار لئے ہوئے اخلاق اور بے میل تصورات کا پیوند اس پر لگا ہوتا ہے، اور یہ اس قوم کی دورنگی زندگی کا آئینہ دار ہوتا ہے، اسلامی ثقافت کے چار میدان:

(۱) دین اور اخلاق کا دائرہ

(۲) سماجی زندگی کا دائرہ

(۳) علم کے میدان

(۴) ذوق اور احساس جمال کے مضامین وغیرہ پر اس باب کی تکمیل ہوتی ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

۶-معاشرہ کی موجودہ کمزوریاں اوران کا علاج:

اس ضمن میں مسلمانوں کی موجودہ صورت حال، مسلمان اقلیتوں کا معاشرہ، مسلمان اکثریت کا معاشرہ، اسلامی معاشرہ کی تعمیر کے میدان کار، بچوں کی تربیت میں ماں کا مقام، زندگی کا بنیادی پہلو وغیرہ کا بیان ہے، اس طرح یہ کتاب ''امت مسلمہ رہبر اور مثالی امت'' کے تمام اوصاف کو سموئے ہوئے اور امت کے اسباب ارتقاء وتنزل کو بیان کرتے ہوئے ۲۰۵ رصفحات پر مکمل ہو جاتی ہے۔

یہ کتاب عربی میں "قيمة الأمة الاسلامية منجزاتها وواقعها المعاصر" کے نام سے مجلس تحقیقات ونشریات اسلام سے ۱۹۹۹ء شائع ہوئی ہے، اس کے بعد اس کے کئی ایڈیشن نکلے، قاہرہ کے دار الصحوة للنشر سے بھی اس کتاب کے کچھ مضامین: الثقافة الاسلامية وواقعها المعاصر کے نام سے ۱۹۹۰ء میں شائع ہوئے۔

www.abulhasanalinadwi.org

مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ: عہد ساز شخصیت

سطوت جنید
عالیہ رابعہ دعوہ

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ ایک جہاں دیدہ عالم، مایہ ناز ادیب اور باکمال مؤرخ ہیں، ان کے فکری توازن، تواضع وانکساری کا معیار، دردمندی ودل سوزی کا انداز، نرم دم گفتگو اور گرم دم جستجو کی دل آویز تصویر، فغان صبح گاہی، اور دعائے نیم شبی کی سسکیاں، طرز ادا کا دل نشین انداز اس بات کا غماز ہے کہ وہ مفکر اسلام اور ندوۃ العلماء کی تحریک ودعوت دونوں کے ترجمان اور ان کے سرمایہ کے امین وپاسبان ہیں، دوسری طرف شہرۂ آفاق عالم ومصنف، گوناگوں خصوصیات کے حامل ہیں، جس کا نتیجہ ہے کہ ہر فن میں آپ کی تصنیفات موجود ہیں، جن کے تذکرہ کا یہاں موقع نہیں، گویا آپ کو ہر فن آتا ہے، بقول شاعر:

دہر میں مجروح کوئی جاوداں مضمون کہاں
میں جسے چھوتا گیا وہ جاوداں بنتا گیا

یوں تو مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن ندویؒ کے حالات زندگی، خدمات وکارنامے، افکار ونظریات پر مختلف زبانوں میں اہل قلم نے روشنی ڈالی ہے، لیکن حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کی تصنیف ایک انمول تصنیف ہے، اور بقول مولانا سید محمد واضح رشید ندوی: "چونکہ مصنف کتاب بچپن سے ہی حضرت مفکر اسلام کی تربیت میں رہے اور اس کے بعد بھی ان کا قریبی تعلق رہا، سفر وحضر میں رفاقت نصیب ہوئی، ندوۃ العلماء اور دوسرے اداروں اور تحریکوں میں مشیر ومعاون رہے، حضرت مولانا کو ان پر جتنا

www.abulhasanalinadwi.org

اعتماد تھا، وہ دوسری کسی شخصیت کو حاصل نہیں تھا، اس لئے ان کی یہ تصنیف وثائقی حیثیت رکھتی ہے، جس میں فکر ومطالعہ سے زیادہ تجربات اور مشاہدات کا عنصر غالب ہے۔

مولانا کا اسلوب وصفی اور واقعہ نگاری دونوں کا جامع ہے، اس لئے یہ عوام وخواص دونوں کیلئے مفید اور قابل استفادہ ہے، جس میں آپ نے ماضی کی داستان پارینہ کو حیات جاوداں بخشی، واقعات ومشاہدات کو گویائی عطا کی، سرگزشت حیات کے نایاب وکمیاب پہلوؤں کو روشنی عطا کی، مولانا کی یہ تصنیف چھ ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول میں حالات زندگی کا مختصر اتذکرہ ہے۔

دوسرا باب تعلیم وتربیت:

تعمیر شخصیت اور اس کے اسباب وعوامل، امتیازات وخصوصیات، اخلاق وصفات، اصلاح باطن اور تزکیہ نفس پر مشتمل ہے۔

تیسرا باب:

عملی زندگی اور جدوجہد کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل ہے، خاص طور سے دعوت دین، اصلاح معاشرہ، قائدین ملک وملت اور ممالک اسلامیہ کے زعماء وسلاطین کو مشورے، اور ان کے مابین تبلیغ دین کا طریقہ کار، اور نظام تعلیم وتربیت کی اصلاح۔

چوتھا باب:

مولانا کی تحریکوں اور اداروں میں شرکت۔

(۱) مغربی فکر وفلسفہ کا مقابلہ اور مجلس تحقیقات ونشریات کا قیام۔

(۲) ادب کے اسلامی تصور کیلئے جدوجہد اور رابطہ ادب اسلامی کا قیام۔

(۳) غیر مسلموں میں اسلام کا تعارف، تحریک پیام انسانیت کا قیام اور ملکی اصلاحات کیلئے فکر وکوشش۔

(۴) بنیادی دینی تعلیم کا کام اور دینی تعلیمی کونسل۔

(۵) تحفظ ملت وشریعت کا کام، مسلم مجلس مشاورت اور آل انڈیا مسلم پرسنل

www.abulhasanalinadwi.org

لابورڈ کیلئے جہد مسلسل۔

(۶) ندوۃ العلماء کی عملی ادبی و تعلیمی سرگرمیوں میں حصہ۔

پانچواں باب:

دعوتی اسفار کا آغاز، بیرون ملک میں خاص طور سے بلاد عربیہ، یورپ وامریکہ پاکستان وبنگلادیش، سری لنکا، برما اور ملیشیا کے اسفار پر محیط ہے۔

چھٹا باب:

تصنیفات ورسائل ایک نظر میں اور مولانا کی شخصیت کے تعارف میں اہل قلم کی تصنیفات کے تذکرہ پر مشتمل ہے۔

کتاب کا مقدمہ مولانا ڈاکٹر سید عبداللہ عباس ندویؒ نے لکھا ہے: ''میرا خیال ہے کہ اگر یہ کتاب مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی نہ لکھتے تو اسلامی لٹریچر میں ایک بڑی کمی رہ جاتی، اور انھوں نے یہ کتاب لکھ کر اپنے ''ماموں جی'' کا حق ہی ادا نہیں کیا، بلکہ امت اسلامیہ کی ایک خدمت کی ہے، اللہ تعالیٰ اپنی قبولیت اور نوازشات سے سرفراز رکھے'' (مقدمہ کتاب:۳۱)

صاحب کتاب نے کتاب لکھنے کے تین اسباب ذکر کئے ہیں، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کا تذکرہ کردیا جائے:

''ایک طرف مجھے ان کا بھانجہ ہونے کی وجہ سے شفقت حاصل رہی، دوسری طرف شاگردی کا تعلق ہونے کی وجہ سے شفقت حاصل رہی، اور تیسری طرف ان کے کارناموں میں خدمت کا شرف حاصل ہونے سے ذیلی مناسبت بھی حاصل ہوئی، شاید یہی وجوہ تھے کہ جن کی بنا پر ان کے قریبی حالات اور خصوصی صفات کو بیان کرنے کے لئے میرا انتخاب لوگوں کے ذہن میں آیا'' (عرض مؤلف:۱۹)

یہ کتاب مجلس تحقیقات نشریات اسلام لکھنؤ سے ۲۰۰۵ء میں پہلی بار شائع ہوئی، اب تک اس کے تین ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

یادوں کے چراغ

محمد لقمان

عالیہ ثالثہ شریعہ

سوانح نگاری کا سلسلہ قدیم زمانے سے چلا آرہا ہے اور اس پر پے در پے کتابیں لکھی جاتی رہی ہیں، بہت سارے مضمون نگاروں اور قلم کاروں نے اس صنف میں اپنے قلم کی جولانی دکھائی ہے، انہی مایہ ناز شخصیتوں میں حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کی ذات گرامی بھی ہے، جنہوں نے اپنی تحریر سے دوسروں کے دلوں میں جذباتی زیر و بم پیدا کر دیا۔

حضرت مولانا ایک حکیم، مربی، باکمال معلم ہونے کے ساتھ ساتھ مقبول عام و خاص اور کثیر التصانیف مصنف بھی ہیں، آپ کے قلم کو علمی دنیا میں وقار و اعتبار حاصل ہے، تاریخ و جغرافیہ، ادب و انشاء، تحقیق و تنقید، سیرت و سوانح کون سا ایسا میدان ہے، جس میں مولانا نے اپنے نقوش نہ چھوڑے ہوں، الغرض آپ کے مضامین پر میر کا یہ شعر پوری طرح صادق آتا ہے:

جس جائے سراپا پر نظر پڑتی ہے اس کے
آتا ہے میرے جی میں یہیں عمر بسر ہو

"یادوں کے چراغ" حضرت مولانا کے ان مضامین کا مجموعہ ہے، جو تعمیر حیات، اور رضوان وغیرہ میں شائع ہوئے، یہ کتاب ۲۷۴ صفحات پر مشتمل ہے، جو ۲۰۱۲ء میں مکتبۃ الشباب سے چھپ کر منظر عام پر آئی، اس میں سو شخصیتوں کی سوانح حیات لکھی گئی ہے، یہ کتاب گیارہ زمروں پر منقسم ہے، پہلا زمرہ "مشائخ عظام" کا ہے، جس میں مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری، شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلوی، اور قاری صدیق احمد باندوی جیسی شخصیات کا ذکر خیر ہے، دوسرہ زمرہ "مفکرین و قائدین ملت" کا ہے، اس میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، مولانا منت اللہ رحمانی، مولانا مجاہد الاسلام قاسمی سر فہرست ہیں، تیسرا زمرہ "علمائے کبار"

www.abulhasanalinadwi.org

کا ہے، جس میں مولانا عبدالباری ندوی، مولانا قاری محمد طیب قاسمی اور مولانا منظور نعمانی جیسی شخصیات کی عطر بیزی ہے، چوتھے زمرہ میں "چند عظیم داعی اور مبلغ دین" جیسے مولانا عبید اللہ بلیاوی، مولانا محمد عمر پالنپوری وغیرہ کا ذکر ہے، پانچویں زمرہ میں "سربراہان مملکت" جیسے شاہ خالد بن عبدالعزیز آل سعود، اور صدر ضیاء الحق وغیرہ مذکور ہیں، چھٹا زمرہ "ادباء و مصنفین اور صحافی حضرات" کا ہے، جس میں ڈاکٹر عبدالرحمٰن رأفت باشا، سید صباح الدین عبدالرحمٰن، پروفیسر خلیق احمد نظامی، اور مولانا ضیاء الدین اصلاحی جیسی شخصیات کے تذکرہ پر قلم کو جنبش دی گئی ہے۔

ساتواں زمرہ "چند اساتذہ" کے نام سے ہے، جن میں مولانا عبدالسلام قدوائی ندوی، مولانا محمد عمران خان ندوی، مولانا محمد ناظم ندوی سرفہرست ہیں، آٹھواں زمرہ "رفقاء ومعاصرین" کا ہے، اس میں مولانا عبدالماجد دریابادی، مولانا معین اللہ ندوی، مولانا ابوالعرفان خاں ندوی، مولانا عبداللہ عباس ندوی اور مولانا مجیب اللہ ندوی کے نام نامی ہیں، نویں زمرہ میں خاص طور پر مولانا اسحٰق جلیس ندوی، مولانا سید لقمان اعظمی، پروفیسر ضیاء الحق ندوی وغیرہ قابل ذکر ہیں، دسواں زمرہ "چند مخلص اہل تعلق اور خادمین دین وملت" کا ہے، اس میں مولانا سید سلیمان ندوی، شیخ عبداللہ عزام اور مولانا محب اللہ ندوی کا تذکرہ ہے اور آخری زمرہ "اہل خاندان اور عزیز واقارب" کا ہے، جس میں مولانا ڈاکٹر عبدالعلی حسنی، مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی، مولانا سید محمد ثانی حسنی، اور محترمہ امۃ اللہ تسنیم وغیرہ کا تذکرہ مولانا نے نہایت ہی بہتر انداز میں کیا ہے۔ مصنف نے جن مرحومین کے خاکے اس کتاب میں لکھے ہیں ان میں سے ہر ایک کا پس منظر مذہب اسلام ہے، دین داری ان کا طرہ امتیاز ہے، ان حضرات کے تقویٰ وپرہیزگاری اور عبادت گزاری کے ساتھ مولانا نے ان کی ذات میں جو سوز وساز پایا ہے اس کو بہترین اسلوب میں بیان کیا ہے، الغرض یہ کتاب سوانح نگاری کے تمام شرائط کو مدنظر رکھ کر لکھی گئی ہے اور جو اوصاف وخصوصیات مولانا نے ان حضرات کی لکھی ہیں وہ بے جا مبالغہ سے پاک ہیں اور بقول غالب:

میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

www.abulhasanalinadwi.org

دو مہینے امریکہ میں

محمد شاداب
عالیہ ثانیہ دعوہ

"دو مہینے امریکہ میں" دراصل مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ کے سفر کی روداد ہے، جس کو ان کے رفیق سفر حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم نے مرتب کیا ہے، اس کتاب کے مطالعہ کے بعد قاری بحسن وخوبی نئی دنیا اور وہاں کے طرز حیات اور تہذیب وثقافت سے واقفیت حاصل کرتا ہے، حضرت مولانا کا یہ سفر ایک کانفرنس میں شرکت کی غرض سے ہوا تھا، دراصل ہندو پاک وعرب کے مسلم طلبہ جو امریکہ میں زیر تعلیم ہیں اور دیگر افراد جو دوسرے مشاغل کی غرض سے وہاں مقیم ہیں ان کی طرف سے مختلف کانفرنسیں اور دینی اجتماعات منعقد ہوتے رہتے ہیں، مئی ۱۹۷۷ء میں ایم۔ایس۔اے کی سالانہ کانفرنس میں حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی دعوت کو قبول کی اور شرکت فرمائی ۔چونکہ یہ سفر دعوتی تھا، اس لئے اس میں مسلمانوں کے معاملات اور دعوتی تقاضوں کا حصہ نمایاں ملتا ہے اور اسی کے ضمن میں دیگر معلومات مثلاً جغرافیائی حالات سے لے کر عام معمولات زندگی کا تذکرہ مؤلف دامت برکاتہم نے بہترین انداز میں پیش کیا ہے۔

امریکہ کا تعارف:

امریکہ دراصل دو براعظموں کا مجموعہ ہے، جو یورپ وافریقہ کے مغربی جانب ہزاروں میل چوڑے سمندر کی دوسری جانب شمال سے جنوب تک پھیلا ہوا ہے، خشکی کے دو بڑے حصے ہیں: ایک کو شمالی امریکہ کہا جاتا ہے جو کہ دنیا کے منطقہ باردہ میں واقع ہے،

www.abulhasanalinadwi.org

دوسرے کو جنوبی امریکہ کہا جاتا ہے، اس کا بڑا حصہ منطقہ حارہ میں اور اس کا جنوبی حصہ منطقۂ باردہ میں واقع ہے۔

امریکہ کی دریافت:

امریکہ کا پہلا سفر ۱۴۹۲ء میں اٹلی کی قومیت رکھنے والے ایک ملاح کولمبس (Columbus) نے اسپین سے کیا تھا، اس کے صرف چھ سال بعد اٹلی کے ہی ایک دوسرے سمندر نورد نے امریکہ کی سرزمین پر قدم رکھا، اس کے نام کا ایک جزء امریگو (Amerigo) کا لفظ تھا، اسی لفظ سے اس سرزمین کا نام بنا۔

امریکہ میں سفید فام اور سیاہ فام کے افراد کا اقتدار و اثر:

سفید فام امریکی عموماً اقتدار و دولت والے ہیں، اس لئے ان کے جرائم اونچے درجہ کے اور تمدنی سہولتوں کے سایے میں ہوتے ہیں، امریکہ میں دراصل جو طبقہ اصل وجاہت اور اقتدار کا مالک ہے وہ اینگلو سکسن ہے، دولت وحکومت کے کلیدی ذرائع انہی کے پاس ہیں، اور امریکہ کیلئے نیگرو آبادی سیاہ فام ایک انتظامی مسئلہ بھی ہے اور اخلاقی مسئلہ بھی، وہ ملک کی کل آبادی کا دس فیصد سے زائد حصہ ہے، نیگرو لوگوں کا تعلیمی اور اقتصادی معیار کم ہے، یورپی کہتے ہیں: کہ یہ کمی خود ان نیگروں کی نالائقی اور سستی کے سبب ہے، یورپی نسل کے لوگ ان کو کمتر سمجھتے ہیں اور ان سے بیزار ہیں، اس لئے ان کے ساتھ ان کے معاملہ میں فرق ہے۔

امریکہ میں مادی وصنعتی ترقی، تعلیم وتحقیق پر محنت، انفرادی رواداری، بے مہار اخلاقی زندگی، بے محابا تمدن، دولت ولذت کی طلب، صرف اپنے مفاد کی فکر، اسلامی دعوت کی گنجائش، مسلمانوں کی تعداد، ان کا کام اور مقام، یہ وہ گوشے ہیں جو اس سفرنامہ کے اجزائے ترکیبی ہیں۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ یہ سفر مئی ۱۹۷۷ء کے آخر سے اگست ۱۹۷۷ء کی ابتداء تک

www.abulhasanalinadwi.org

دو ماہ آٹھ روز ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے مشرقی ساحل سے لے کر مغربی ساحل تک بشمول کناڈا تقریباً دو درجن مقامات کے طویل دورہ کی دلچسپ اور معلومات افزا روداد ہے، جو ایک مسلمان داعی و مفکر کے نقطۂ نظر سے لکھی گئی ہے، جس میں اس نئی دنیا کی خوبیاں اور خامیاں و ناکامیاں سب بیان کردی گئی ہیں۔

تقریباً چار سو صفحات پر مشتمل یہ روداد سفر اس قابل ہے کہ اس کو پوری توجہ کے ساتھ پڑھا جائے اور امریکہ کی زندگی، خصوصاً یہاں کے مسلمانوں کی اسلام کے سلسلہ میں محنت و کاوش کے بارے میں پڑھ کر اسلامی دعوت و فکر کے تقاضوں کو پورا کرنے فکر کی جائے۔

www.abulhasanalinadwi.org

سمرقند و بخارا کی بازیافت

محمد انضمام الحق
عالیہ رابعہ شریعہ

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم کی شخصیت محتاج تعارف نہیں، ان کی شخصیت ہمہ جہت ہے، جہاں ایک طرف وہ صاحب زہد وتقویٰ ہے، وہیں دوسری طرف ایک جید عالم اور بیباک مصنف بھی، جن کی عمدہ تصنیفات دنیا کے لئے مشعل راہ ثابت ہو رہی ہیں، ان کی اکثر تصنیفات عربی اور اردو زبان میں ہیں، انھیں کا ایک سفر نامہ ''سمرقند و بخارا کی بازیافت'' ہے، جس کا آغاز میر کارواں حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے سفر سے شروع ہوا، جو اسلامک سینٹر آکسفورڈ کے صدر تھے، انہیں کے زیر قیادت ایک سیمینار منعقد ہوا تھا۔

یہ سفر مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کا پہلا سفر نامہ ہے، جو اس دیار پر چھائے ہوئے خونی سرخ بادل کے چھٹنے کے بعد لکھا گیا، سفر کی ابتدا اس طور پر ہوئی کہ بازیافت کے بعد امام بخاریؒ کی یاد میں ان کی آخری آرام گاہ واقع خرتنگ میں ایک بڑی درسگاہ اور مسجد کی تعمیر کا خیال دل میں پیدا ہوا۔

سمرقند و بخارا، ترکستان و ماوراء النہر کے درمیان میں واقع وہ عظیم تاریخی شہر ہیں، جس سے مسلمانوں کی تہذیب وتمدن کی بہت سی یادیں وابستہ ہیں، سمرقند حکومت وسلطنت کے میدان میں اور بخارا علم ودین کے میدان میں عظیم تاریخ رکھتا ہے، ان علاقوں میں خاص طور پر ازبکستان قدیم جس کو ماوراء النہر کہا گیا ہے اس سفر نامہ کا اصل موضوع ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

بخارا وسمرقند جس حصہ ملک میں واقع ہیں اس کو اسلامی تاریخ میں سغد (صغد) سے موسوم کرتے ہیں، اس میں ایک دریا زرفشاں کے نام سے بہتا ہے، یہ علاقہ اپنے بخارا وسمرقند شہروں کی بناء پر اسلامی تاریخ کے شروع ہی سے اہمیت کا حامل رہا ہے۔ سمرقند تیمور لنگ کا پایۂ تخت ہے اور وہیں اس کی قبر ہے، ان کے علاوہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے حضرت قثم بن عباس جو اللہ کے رسول کے حقیقی چچازاد بھائی تھے اسی سمرقند کی خاک میں آسودہ ہیں۔

بخارا سمرقند سے بجانب جنوب مغرب ۳۰۰؍کلومیٹر پر واقع ہے، امام بخاریؒ کی جائے پیدائش ووطن ہونے کے ساتھ ساتھ کئی دیگر خصوصیات اس سے وابستہ ہیں، وہاں کی مشہور درسگاہ مدرسہ میر عرب جو فی الوقت اپنی عمارتوں کے لحاظ سے ممتاز اور شان وشوکت کا نمونہ ہے، اس میں ایک مسجد ہے، جس کی بلندی ۴۸ میٹر ہے، اس میں ۱۰۸ اسٹرھیاں ہیں، یہ مسجد اتنی بڑی ہے کہ بیک وقت ۹۵؍ہزار فرزندانِ توحید سربسجود ہوسکتے ہیں۔

مدرسہ میر عرب اور اس کے متصل مسجد اور منارہ ایک ہی حاکم امیر عبداللہ شبستانی کے بنوائے ہوئے ہیں، یہ حاکم تعمیرات کے شائق تھے، گویا اپنے زمانے کے شاہ جہاں تھے، مدرسہ میر عرب میں ۱۴۰؍کمرے ہیں اور چار منزلہ عمارت ہے، کسی زمانے میں مدرسہ میر عرب بڑا شاندار اور بھرپور رہا ہوگا، لیکن اب ایک چھوٹے دینی مدرسہ سے زیادہ نہیں، اس جگہ کو قطر العارفین کے نام سے جانا جاتا ہے، شہر بخارا نے دوسری صدی ہی سے اسلامی علوم کے تعلیم وتعلم میں ترقی شروع کردی تھی، اور بعد کی صدیوں میں اس نے تو علم وتمدن دونوں لحاظ سے اس پورے علاقے میں ممتاز اور مرکزی مقام حاصل کرلیا تھا، بخارا شہر کے آثار باقیہ میں مدرسہ میر عرب ومسجد کلاں اور بعض دیگر یادگاریں بھی ہیں، یہ مندرجہ بالا مقامات مولانا کے سفر کی منزلیں ہیں۔

روسی تسلط اور مذہبی دشمنی:

مؤلف کتاب نے ایسے مقامات کا رخ کیا، جہاں مذہب سے کسی طرح کا تعلق

www.abulhasanalinadwi.org

رکھنا سخت جرم بن گیا تھا، اکثر مذہبی مقامات کو ختم کردیا گیا تھا، چنانچہ وہاں بیشمار مسجدوں کو منہدم کردیا گیا، اذانیں موقوف کردی گئیں، مذہبی جگہوں میں جانا یا مذہبی تعلیم دینا، یہاں تک کہ مذہب کے بنیادی رسوم ادا کرنا مثلاً نکاح شرعی، عقیقہ، نماز جنازہ سب منع کردیا گیا، مذہب کو مٹانے کیلئے بار بار سرکلر جاری کیے جاتے تھے، مزید یہ کہ الحاد کے فروغ کیلئے ایک انجمن تشکیل دی گئی تھی (ص: ۱۴۱)، اعجاز گیلانی صاحب لکھتے ہیں: ''ہم لوگ سمرقند میں چوک پہنچے، جہاں ایک مدرسہ اور ایک مسجد ہے، ہم نے دیکھا کہ وہ نمازیوں سے ویران ہے اور آج کل اس میں نماز نہیں ہوتی، اس وقت اس کی مرمت اور سنہرے رنگ سے تزئین کا کام جاری ہے، ہمیں یہ باور کرایا گیا کہ یہ مسجد غیر ملکی سیاحوں کیلئے اہم سیر گاہ ہوگی اور اس کو میوزیم کے طور پر استعمال کیا جائے گا، مجھے یہ بات سن کر کافی تکلیف ہوئی کہ میں ایسی مسجد میں گھوم رہا ہوں جو نمازیوں سے ویران صرف ایک عجائب گھر ہے، سیاحوں کی تفریح کیلئے۔'' (مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو ص ۴۴ تا ۴۵)۔

آگے لکھتے ہیں: ''اگلی صبح ہم نے اپنے راہنماؤں کے ساتھ سمرقند کے تاریخی مقامات کی سیر کی، پھر ہم مساجد و مقبروں کے اس کمپلیکس کو دیکھنے گئے جو شاہ زنداں کے نام سے موسوم ہے، اس کے بعد بی بی خانم کی مسجد پہنچے، یہ اس علاقہ کی بلند ترین مسجد ہے اور سب سے خوبصورت بھی ہے، بدقسمتی سے ۱۹۶۷ء کے زلزلے میں یہ تباہ ہوگئی تھی، لیکن آج کل اس کی بحالی کا کام وسیع پیمانے پر جاری وساری ہے۔

تاہم ہمیں یہ بتایا گیا کہ جب عمارت درست ہوجائے گی تو مسجد بی بی خانم کو بھی عجائب گھر بنا دیا جائے گا، مجھے اتنی مسجدیں دیکھ کر وحشت ہونے لگی، کیونکہ ان میں کوئی بھی مسجد بطور مسجد استعمال نہیں ہورہی تھی، ہم نے اپنے گائڈ سے پوچھا: یہاں کوئی ایسی مسجد بھی ہے جہاں نماز ہوتی ہے۔ اس نے کہا: دو مسجدیں ایسی ابھی باقی ہیں، جہاں نماز پڑھنے کی اجازت ہے، ہم نے پوچھا: کیا ہمارے دورے میں وہ مسجدیں بھی شامل ہیں؟ جواب نفی میں ملا، مگر میرے اصرار پر آخر کار وہ راضی ہوگیا، بعد ازاں شام کے وقت ہم دوبارہ اپنے

www.abulhasanalinadwi.org

گائڈ کے ساتھ اسی بازار میں آئے، اس علاقے کے تمام مدرسوں اور مسجدوں میں عجائب گھر قائم ہ۔ یک عجیب وغریب چیز اس سفر میں دیکھنے کو آئی، ایک مسجد جس میں شراب خانہ کھلا ہوا ہے. امام کی محرابوں کو رقص کیلئے مزین کیا گیا ہے۔ لیکن ابھی مزید صدمات سے دوچار ہونا تھ. م ٹن میں داخل ہوئے تو پتہ چلا کہ اس کے بائیں جانب حجرے میں ایک مستقل بار بنا ہوا تھا، اس میں شراب فروخت ہو رہی تھی، بعد اس کے رقص وسرور کا ال شروع ہوا، ہم یہ سوچ رہے تھے کہ بداور مدرسے کا یہ استعمال اسی ملک میں ہوسکتا تھا۔"

پروفیسر وصی احمد صدیقی صاحب نے کتاب کا تعارف کراتے ہوئے "فتوحات ندویہ" میں لکھا ہے:

"ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں یونیورسٹیوں کا نصاب بنانے والے لوگ تاریخ اور جغرافیہ کو ایسے مضامین تصور کرتے ہیں، جو ایک دوسرے سے مطابقت نہیں رکھتے، یہی وجہ ہے کہ کسی طالب علم کو یہ دونوں مضامین ایک ساتھ لینے کی اجازت نہیں ہوتی، کوئی شک نہیں، یہ بات کافی حد تک صحیح ہے، لیکن پورے طور پر صحیح نہیں، جغرافیہ کا تاریخ پر اثر پڑتا ہے، مصنف کتاب علم جغرافیہ کے ماہرین میں سے ہیں، اگر اسے اجتماع ضدین کہا جاسکتا ہے تو "مولانا" کی ذات اس کی حامل ہے، میں بغیر کسی مبالغہ کے مولانا کو البیرونی سے تشبیہ دے سکتا ہوں، اس سفرنامہ میں اس پورے علاقہ کے جغرافیائی پہلو کو بہت زیادہ اجاگر کیا گیا ہے، سمرقند وبخارا کے ساتھ وادئ فرغانہ، ازبکستان، مرغینان، مرغیز، چینی ترکستان، تاجکستان، ترکمانستان، خراسان، خوارزم، آذربائجان کا سیر حاصل ذکر ہے......اس معاشرہ کی ثقافتی روایات، اس کے فرزند، دور اقبال، دور انحطاط، مذہب کی کارفرمائی، سب کا ایسا بیان ہے جو قاری کو اپنے ساتھ ساتھ لے چلتا ہے۔"
(ص: ۱۷۸، ۱۷۹)

اس کتاب کا عربی ترجمہ "فی وطن الامام البخاری" کے نام سے محمد یوسف صدیقی صاحب نے کیا ہے، یہ ترجمہ عالمی رابطہ ادب اسلامی لکھنؤ سے ۲۰۰۲ء میں شائع ہوا۔

www.abulhasanalinadwi.org

معلم الانشاء (ثالث)

محمد سلمان
عالیہ اولیٰ شریعہ

گردش لیل ونہار نے یہ ثابت کردیا ہے کہ انسان جب تک کسی فن میں اختصاص پیدا نہ کرے، دنیا میں نام اور مقام حاصل نہیں کرسکتا، یہی وجہ ہے کہ ہر انسان متحرک اور سرگرم عمل ہے اور کسی نہ کسی فن میں نمایاں ہونے اور اپنی شناخت قائم کرنے کا خواہاں ہے اور اس کے لئے مختلف طریقے اختیار کرتا اور جداگانہ راستے اپناتا ہے، کوئی درس وتدریس کے فرائض انجام دے رہا ہے تو کوئی مضمون نگاری اور انشاء پردازی کے جوہر دکھا رہا ہے، کوئی پند ونصائح سے دلوں کو معمور، آنکھوں کو پرنور، قلب کو مسرور کررہا ہے تو کوئی خدمت خلق کے ذریعہ ثواب حاصل کرنے میں لگا ہوا ہے، بلکہ یہ کہنا بجا ہوگا کہ مے خانۂ عالم کا ہر ساقی اسی فکر میں سرگرداں ہے، کہ اس کے شراب کہن کا معیار گرنے، اس کے میخانہ علم وادب کا رخ بدلنے اور وقار کم نہ ہونے پائے۔

لیکن دنیا نے یہ اعتراف کرلیا ہے کہ وہ شئی جو تیر وتفنگ کی قوت، بادوباراں کی حیثیت اور موسم بہاراں لانے کی صلاحیت رکھتی ہے، صریر خامہ ہے، اس سے صاحب قلم کو استحکام ودوام حاصل ہوتا ہے اور اس کی نگارشات زیب قرطاس بن کر زینت لوح قلب وذہن بن جاتی ہیں، قلم کی طاقت کے سامنے سپر پاور حکومتیں گھٹنے ٹیک دیتی ہیں، اس کی ایک جنبش سے گلہائے رنگا رنگ کھل اٹھتے ہیں۔ جو باذوق افراد کا مرکز نگاہ بنتے ہیں، عربی زبان کتاب اللہ اور احادیث رسول کی زبان ہونے کی وجہ سے غیر معمولی اہمیت وحیثیت

www.abulhasanalinadwi.org

رکھتی ہے، جس کی خدمت کے لئے دیار عجم میں بھی ایسے افراد پیدا ہوئے ہیں، جن کی عربی خدمات کا اعتراف اہل زبان نے کیا اور ان کی فہرست بڑی طویل ہے۔

فرزندان عجم کو عربی زبان سکھانے اور اس میں مہارت پیدا کرنے کے لئے نصاب تیار کیا گیا اور مختلف زبانوں میں حالات اور تقاضوں، نفسیات اور ماحول کو سامنے رکھ کر متعدد حضرات نے اس سمت پیش رفت کی، جو مفید اور کارآمد ثابت ہوئی، اسی سلسلۃ الذہب کی ایک اہم اور سنہری کڑی یہ کتاب معلم الانشاء (سوم) ہے، یہ کتاب ندوۃ العلماء کی طرف سے اٹھنے والی اصلاح نصاب کی تحریک کی ایک کڑی ہے، جو مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ نے اپنے دور نظامت میں چلائی تھی۔

اس کے دو حصے مولانا عبدالماجد ندویؒ کے قلم سے ہیں اور یہ تیسرا حصہ حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کا مرتب کردہ ہے۔

مولانا نے اس کتاب میں پانچ ابواب قائم کئے ہیں، پہلے باب کے تعلق سے رقمطراز ہیں۔ ''کسی فن کے کاتب کو جتنی ضرورت صرف ونحو کے قواعد جاننے اور ان پر عمل کرنے کی ہے، اس سے کہیں زیادہ فکر وذہن اور ذوق سے کام لینے کی ہے'' اس کے علاوہ تمہیدی باتوں پر روشنی ڈالتے ہوئے مضمون نگاری کی طرف رغبت دلائی ہے، اس کی قسمیں بیان کرتے ہوئے آپ تحریر فرماتے ہیں: ''اگر کاتب شرح وبسط کے ساتھ لکھنا چاہے تو ایسا کرسکتا ہے اور اگر اختصار وایجاز کا راستہ اپنائے تو بعض اوقات یہ بہتر ہے، یہ کہا جاسکتا ہے: تفصیل وتجزیہ، اختصار واطناب واسہاب، پھر مختلف بکھرے ہوئے مضامین کے درمیان مطابقت وموانست پیدا کرنے کا طریقہ واضح کیا ہے''۔

دوسرے باب میں مقالات کا تعارف کراتے ہوئے عربی زبان میں قصہ، رسائل اور ترجمہ نگاری کے اصول وضوابط سے روشناس کرانے کے علاوہ ہر ایک کی مثالیں پیش کی ہیں، تاکہ دشواری نہ ہو، اس باب میں ۱۴۳/ اسباق ہیں، جو ادب وانشا کی تعلیم میں بہت مفید ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

تیسرے باب میں بھی انداز وہی ہے، مختلف موضوعات پر مضمون کے افتتاح اور اختتام کے طریقے پر روشنی ڈالتے ہوئے چند ہدایات دی ہیں، اور یہ بتایا ہے کہ جو بھی چیز آپ لکھیں، حکایات، چیستاں، قدرتی پیداوار اور سفرنامہ وغیرہ تو مضامین کے اجزاء مرتب اور مسلسل ہوں، نیز معانی میں یکسانیت اور ہم آہنگی پائی جائے۔

چوتھے باب میں نثر کی قسمیں بتاتے ہوئے خاکہ نگاری، مقامات نگاری کے علاوہ خصوصاً بڑے اور فکری مضامین کے رنگ، ڈھنگ اور گر بتلائے گئے ہیں، پھر مذکرات یعنی روزنامچہ بھی لکھوانیکے مشق کی ترغیب دی گئی ہے۔

پانچویں باب میں کچھ فرق کے ساتھ الفاظ کے غلط اور درست پہچاننے کیلئے چند مثالیں دی ہیں جو سب بعض بعض جملوں اور غیر جملوں کی شکل میں ہیں۔

زمانے کے نامور قلم کاروں اور ادیبوں کے نمونے پیش کیے ہیں، تاکہ نہج کتابت سیکھنا آسان ہو، جن میں مصطفیٰ لطفی المنفلوطی، سید قطب شہید، احمد حسن زیات، علی الطنطاوی، مولانا محمد ناظم ندوی، مولانا مسعود عالم ندوی، اور حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی جیسی نابغہ روزگار شخصیات کے مضامین نمونے کے طور پر شامل کتاب ہیں، یہ کتاب عربی ادب کے شائقین اور مضمون نگاری اور انشاء پردازی سیکھنے کے خواہش مند طلبہ کے لئے کسی سوغات سے کم نہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

دین وادب

ابوالکلام آزاد
عالیہ ثانیہ شریعہ

''دین وادب'' مذاکرۂ ادبیات اسلامی کی روداد، خطبہ صدارت، اہم خطابات ومضامین پر مشتمل یہ کتاب حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی حفظہ اللہ ناظم ندوۃ العلماء وآل انڈیا صدر مسلم پرسنل لاء بورڈ نے ۱۴۰۱ھ بمطابق ۱۹۸۱ء میں مرتب کی اور شائع ہوئی۔

اس کتاب کا ناشر دفتر ''الندوة العالمية للأدب الإسلامي'' (مجلس ادبیات اسلامی) ہے، دراصل بین الاقوامی سیمینار ندوۃ العلماء نے ۱۱ر تا ۱۳ر جمادی الأخری ۱۴۰۱ھ بمطابق ۱۷ر تا ۱۹ر اپریل ۱۹۸۱ء میں منعقد کیا تھا، اس کا موضوع ''عربی ادب اور دوسری زبانوں کے ادبیات میں اسلامی عناصر کی تلاش'' تھا۔

کتاب کی ابتداء حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کے مضمون ''ندوۃ العلماء میں عربی واسلامی ادب پر تاریخی مذاکرہ'' سے ہوتا ہے، جس میں حضرت مولانا نے پورے سیمینار کے اغراض ومقاصد کو پیش کیا ہے۔

اس کے بعد ''دعوت نامہ'' کے نام سے مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ سابق ناظم ندوۃ العلماء وسابق صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کا ایک خط ہے، جو مہمانان عرب کے لئے ارسال کیا گیا تھا، خط کا اردو ترجمہ مولانا شفیق الرحمٰن ندویؒ نے بہت ہی اچھے انداز میں کیا ہے، اس کے بعد حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کا صدارتی خطبہ ہے، جس میں حضرت مولانا نے ادب عربی کی اہمیت

www.abulhasanalinadwi.org

وافادیت بتاتے ہوئے فرمایا: ''کہ قرآن کریم کا احسان ہے کہ آج عربی زبان زندہ ہے، قرآن کریم ہی وہ واحد اور یکتا کتاب ہے، جس کو سمجھنے کے لئے ہم ہندی مسلمانوں نے عربی زبان کو اپنایا، اگر عربی ادب قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان نہ ہوتی اور عربی واسلامی علوم کا عظیم کتب خانہ جو دنیا کا عظیم ترین علمی سرمایہ ہے نہ ہوتا، تو ایک غیر عرب ملک اس کی جرأت نہ کرتا کہ عربی زبان وادب پر بین الاقوامی سیمینار منعقد کرائے۔''

حضرت مولانا نے اس پہلو کو بھی واضح کیا کہ ندوۃ العلماء کے بانیوں اور اس کے نامور فضلاء نے عربی ادب اور دین کو ہم آہنگ کرنے اور ایسا نصاب تعلیم مرتب کرنے کی سب سے پہلے دعوت دی، جس میں دین وادب پہلو بہ پہلو ایک دوسرے کے معاون نظر آئیں، اس خطبہ کا اردو ترجمہ مولانا ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا اور ادبی سیمینار کے اردو، فارسی، انگریزی، سیکشن کا اختتامی خطبہ حضرت مولانا مفکر اسلام رحمۃ اللہ علیہ ہی نے دیا تھا، جس میں حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے ادب کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا: ''ادب کی زیارت جو نصیب ہوئی، آسمانی صحیفوں میں نصیب ہوئی، ادب تھا کہاں؟ لیکن جب خدا نے انسانوں کو سمجھانے کے لئے اپنے پیغمبروں کو بھیجا اور ان کو زبان دی اور ان پر معانی کے ساتھ الفاظ وارد کیے، تو معلوم ہوا کہ ادب اسے کہتے ہیں، ادب کی تاریخ میں آسمانی صحیفوں سے پہلے ہمارے پاس کوئی دستاویزی ثبوت نہیں، اگر کسی کے پاس ہو تو بتائے ادب کب آیا؟ ادب سے دنیا متعارف کب ہوئی؟ پہلے آسمانی صحیفوں کے ذریعہ ہی ہوئی، پھر قرآن مجید نے تو اس پر ہمیشہ کے لئے مہر لگا دی''۔ اس کے بعد ''اسلام کا ادبی وتنقیدی نظریہ'' کے نام سے ڈاکٹر عبدالرحمٰن رافت پاشا پروفیسر امام محمد بن سعود یونیورسٹی ریاض کا فاضلانہ، پرمغز، وفکر انگیز بہترین خطاب ہے، جس میں ادب اسلامی کے اولین داعیوں کو شمار کراتے ہوئے ادب اسلامی پر طائرانہ نظر ڈالی گئی۔ اخیر میں ادب اسلامی کی چند خصوصیات شمار کرائے، ان کے خطبہ کا اردو ترجمہ مولانا شمس تبریز خان نے کیا، اس کے بعد ''نقش ہیں سب ناتمام خون جگر کے بغیر'' جو کہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر کا ایک اقتباس ہے، جو جلسہ کے ہال میں خوش خط لکھ کر آویزاں کیا گیا

www.abulhasanalinadwi.org

تھا اور دوسری طرف اس کا عربی ترجمہ بھی عرب شرکاء مجلس کے سامنے تھا، شامل کیا گیا ہے، اس کے بعد اسی کتاب میں ''جو ضرب کلیمی نہیں رکھتا وہ ہنر کیا......؟'' علامہ اقبال کا قطعہ کتب خانہ کی نئی عمارت کے وسیع ہال جس میں عمومی مجلس مذاکرہ منعقد ہو رہی تھی، اردو اور اس کا ترجمہ عربی میں خوش خط لکھ کر آویزاں کردیا گیا تھا، درج ہے، اس کے بعد ''ادب اسلامی کے عناصر'' کے نام سے شیخ عبداللہ بن ابراہیم انصاری ناظم امور مذہبی حکومت قطر کا روح اسلامی سے معمور خطبہ ہے، جس میں شیخ عبداللہ ابراہیم انصاری نے ادب اسلامی کے سات ضابطے بتائے ہیں، اور پھر ان میں سے ہر ایک کی تشریح بھی کی ہے، جس میں ادب اسلامی کا صحیح خدوخال اور اس کا صحیح تخیل اور منصوبہ آ گیا ہے جو حسب ذیل ہیں:

(۱) دین کا فکری اہتمام (۲) اخلاقی التزام (۳) اسلامی خصوصیات (۴) امت مسلمہ کو اتحاد باہمی کی دعوت دینا (۵) اسلامی خصوصیات کا التزام (۶) امت کی سچی تصویر پیش کرنا اور اس کی خوبیوں کو اجاگر کرنا (۷) ادب عربی کا پڑھنا۔

حضرت شیخ انصاری کے اس خطبہ کا اردو ترجمہ مولانا شمس الحق ندوی مدظلہ کے قلم سے ہے، اس کے بعد ''مذاکرہ ادبیات اسلامی میں پیش کئے گئے مقالات'' کی ایک فہرست ہے، جس میں عربی کے ۴۸ر مقالات، ۱۰ر قصیدے، اردو سیکشن میں اردو کے ۱۸ر مقالات انگریزی کے پانچ اور فارسی کا ایک درج ہے، اور اخیر میں ''تجاویز وسفارشات'' کے نام سے ایک سفارش ہے، جس میں ادبیات کے اندر اسلامی تصورات کی تلاش اور مزید ادبی، اخلاقی، و مذہبی، عناصر کو اجاگر کرنے کی تدبیریں شامل ہیں، نیز یہ بھی ہے کہ ایک مستقل سکریٹریٹ قائم کیا جائے، جس کا صدر مقام دارالعلوم ندوۃ العلماء ہو، یہ سفارشات ایک کمیٹی نے مرتب کی، جو عرب اساتذۂ ادب پر مشتمل تھی، ندوۃ العلماء کی طرف سے اس کے رکن حضرت مولانا سید محمد واضح رشید ندوی تھے، کمیٹی کے ایک معزز رکن ڈاکٹر فتحی عثمان صاحب نے سفارشات مرتب کرنے میں بنیادی رول ادا کیا، اور انہوں نے ہی سفارشات سیمینار کو جلسہ عام میں پڑھ کر سنائے اور منظور کرائے۔

www.abulhasanalinadwi.org

اضواء علی الأدب الإسلامي

ارشد جمال
عالیہ رابعہ شریعہ

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ العالی کی یہ کتاب درحقیقت ان مضامین ومقالات کا مجموعہ ہے، جو ''بین الاقوامی انجمن رابطۂ ادب اسلامی'' کے ترجمان ملحق الرائد: الأدب الإسلامي کے شمارے میں افتتاحیہ کے طور پر لکھے گئے اور کچھ مقالات ہندوستان اور بیرون ہند منعقد ہونے والی علمی اورادبی کانفرنسوں میں پیش کیے گئے۔

اس کتاب میں حضرت مولانا مدظلہ العالی نے ادب کے سلسلے میں اسلامی نقطۂ نظر، طریقہ کار اوراس کے اثرات ونتائج کو واضح کیا ہے، ادب اسلامی کے عروج وزوال اوراس کے اسباب وعلل کی طرف اشارہ کیا ہے، اسلامی ادب کے مصادر وماخذ قرآن وحدیث، کلام صحابہ وتابعین، اقوال سلف صالحین اور متقدمین ومتاخرین کی کتابوں میں موجود ادبی خزانوں کی طرف رہنمائی کی ہے، ادب کے سلسلہ میں بعض لوگوں نے جو یہ گمان قائم کررکھا تھا کہ جب اس میں دینی علمی اور اخلاقی موضوعات شامل ہوجائیں تو اس سے ادبی رنگ جاتا رہتا ہے، حضرت نے اس کی تردید کی ہے اور بتایا ہے کہ قرآن وحدیث جو فصاحت وبلاغت اور زبان وادب کا سمندر ہیں، جن کی ادبیت سب کے یہاں مسلم ہے، وہ خالص دینی، علمی، اخلاقی اور عقائدی موضوعات پر مشتمل ہیں، مگر کچھ نفس پرست مسلم اور غیر مسلم ادیبوں اور انشاپردازوں نے ادب پر اپنی اجارہ داری قائم کرلی، اسے تسکین قلب، تفریح طبع اور نفسانی خواہشات کو سیراب کرنے کا ذریعہ بنالیا، دینی اور اخلاقی بندشوں سے آزاد کردیا، اوراسلاف کی جن کتابوں میں اسلامی اوردینی واخلاقی موضوعات شامل تھے، جو شاہکار ادبی نمونہ تھے، ان سے ادب کے لیبل کو اکھاڑ پھینکا، یہ نتیجہ تھا یورپ کی ناپاک تہذیب وثقافت اورزبان وادب سے مرعوبیت کا جو احساس کمتری تک پہونچ گئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ومناجات میں جو اسلامی ادب جھلکتا ہے، جس سے

www.abulhasanalinadwi.org

انسان کے اندرونی احساسات وجذبات، بندہ کی خدا کے سامنے گڑگڑاہٹ اور تضرع وانابت کی کیفیتوں کی ترجمانی ہوتی ہے، مولانا نے اس پر بھی روشنی ڈالی ہے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہے گئے مدحیہ اشعار جو خالص محبت واخلاص اور عشق حقیقی کا تابناک مظہر ہیں، جن میں کسی طرح کا تملق ونفاق، جھوٹی تعریف اور بے جا مبالغہ آرائی کا گذر نہیں، ان کے ادبی پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔

ادب اسلامی کا تعارف کراتے ہوئے مولانا نے لکھا ہے کہ اس کے اندر پاکیزگی وطہارت اور حیاداری وعفت پائی جاتی ہے، اس سے معاشرہ کی اصلاح وتعمیر کا کام لیا جاتا ہے اور شیطانی جذبات کو ہوا دینے سے گریز کیا جاتا ہے، اس کے برعکس غیر اسلامی ادب میں بداخلاقی، فحاشی وعریانیت، سوقیانہ پن، تذلیل وتحقیر اور شیطانی جذبات کو ابھارنے کا سامان ہوتا ہے، اس سے معاشرہ کی تعمیر واصلاح کے بجائے فساد وبگاڑ اور تخریب کی راہیں ہموار ہوتی ہیں۔

یورپین ادب پر تیشہ زنی کرتے ہوئے حضرت مولانا نے فرمایا ہے: کہ اس میں خشکی، پیچیدگی اور ابہام وخفا پایا جاتا ہے، ورق پر ورق الٹتے جایئے، مگر مطلب واضح نہیں ہو پاتا، اسی سلسلہ میں ایک مصری عالم ابراہیم عبدالقادر مازنی کا قصہ نقل کیا ہے جنہوں نے ایک کتاب کئی مرتبہ پڑھ ڈالی، مگر جو نظریہ اس کتاب میں پیش کیا گیا تھا وہ ان کی سمجھ میں نہ آسکا، بالآخر جھنجھلا کر اس کو چھوڑ دیا، عرب سخاوت وفیاضی میں شہرت رکھتے تھے، انہیں اپنی اس خصوصیت پر ناز تھا اور خاص طور سے وہ اپنے کلام میں اس وصف کا تذکرہ کرتے تھے، اس کی مختلف دلکش تعبیرات اور تشبیہات واستعارے رائج تھے، اس کتاب میں ادبی شہ پارے کے طور پر اس کے کچھ نمونے اور پس منظر پیش کئے گئے ہیں، جو نہایت شاندار اور جاذب نظر ہیں۔

کتاب کے آخر میں دو ایسی شخصیتوں کا تذکرہ ہے، جنہوں نے اسلام کی موجودہ ادبی دنیا کو زینت بخشا اور اس کا سر فخر سے اونچا کر دیا، ایک ادیب وقت علامہ سید سلیمان ندویؒ اور دوسرے شاعر اسلام عمر بہاء الدین امیری ہیں، جنہوں نے دینی اور اسلامی جذبہ سے معمور ہو کر اسلامی ادب کے دامن کو لعل وگہر سے بھر دیا، بطور مثال ان کے کلام پیش کئے گئے ہیں، جو نہایت دلکش پرسوز اور اثر انگیز ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

رسائل الأعلام بين الشيخ الندوي ودعاة الاسلام

(مشاہیر عرب کے خطوط بنام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ)

محمد زبیر

عالیہ ثالثہ ادب

خط ایک ایسا ذریعہ ہے، جس سے افادہ اور استفادہ عام ہوتا ہے، صاحب خط اسے اپنے جذبات اور اپنی امیدیں منتقل کرنے کا ذریعہ بناتا ہے، مرسل اور مرسل الیہ کے مابین ربط وارتباط اور وصل واتصال نمایاں ہوتا ہے، صدر اول ہی سے رسائل کی تاریخ شروع ہو چکی تھی، جیسا کہ حضرت علیؓ کے خطوط کا مجموعہ نہج البلاغۃ کے نام سے موجود ہے، اسی طرح رسائل عبدالحمید کاتب، رسائل عبداللہ بن مقفع، رسائل جاحظ، رسائل ابواسحاق صابی، رسائل ابن عمید، رسائل صاحب بن عباد، رسائل بدیع الزماں ہمدانی، رسائل ابوبکر خوارزمی، رسائل قاضی فاضل، رسائل ابوالعلامعرّی وغیرہ۔

اسی سلسلہ کی ایک کڑی زیر نظر کتاب ''رسائل الأعلام'' ہے، جس میں ملک وبیرون ملک کے مشاہیر کے خطوط جمع کیے گئے ہیں، جو بنام مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی حسنی ندویؒ لکھے گئے تھے۔

حضرت مولانا کی شخصیت سے کون ناواقف ہوگا؟ آپ کے بارے میں برملا کہا جاسکتا ہے: ''والبیت یعرفه والحل والحرم'' اللہ تعالی نے آپ سے اس طرح کام لیا، جس طرح آپ کے پیش رو سلف صالحین سے لیا تھا، حضرت مولانا ایک عظیم علمی ودینی شخصیت تھے، ایک طرف خود ان پر اللہ تعالی کا فضل خاص ہوا اور دوسری طرف ان کو دین وملت کی تقویت ومدد کے لیے کام کی توفیق عطا فرما کر اللہ تعالی نے پوری امت مسلمہ کے

www.abulhasanalinadwi.org

لئے، خاص طور پر برصغیر وبلادعرب پر فضل خاص فرمایا، آپ نے پوری زندگی دینی تعلیم کو مؤثر اور زیادہ سے زیادہ سود مند بنانے اور دعوت حق اور فکر اسلامی کو تقویت دینے اور اس کی نشر واشاعت میں صرف کی، اللہ تعالی نے آپ کو علمی حلقوں، مشائخ واکابر اور امراء ورؤساء کے مابین جو قبولیت عطا فرمائی تھی، اس کی ایک جھلک ان خطوط سے سامنے آتی ہے، جن کو "رسائل الأعلام" نامی کتاب میں عالم اسلام کی معروف ومقبول شخصیت حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندوی ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے جمع فرمائے ہیں۔

یہ کتاب ۱۷۵/صفحات پر مشتمل ہے، حضرت ناظم صاحب نے شخصیات کے مقام ومرتبہ کا لحاظ کرتے ہوئے ان خطوط کو ۵/ابواب پر تقسیم فرمایا ہے۔

(۱) **الأساتذة والشيوخ الكبار:** اس باب میں شیخ خلیل بن محمد یمانی، شیخ ڈاکٹر محمد تقی الدین ہلالی اور شیخ حسین احمد مدنیؒ کے خطوط جمع ہیں۔

(۲) **كبار العلماء في العالم العربي:** اس باب میں شیخ محمد عبدالرزاق آل حمزہ، شیخ عمر بن حسن آل شیخ اور شیخ محمد عربی وغیرہ علماء کے خطوط جمع ہیں۔

(۳) **القادة والموجهون الإسلاميون ورؤساء المؤسسات الإسلامية:** یہ باب حاجی محمد امین حسینی، شیخ البہی الخولی، ڈاکٹر مصطفی سباعی وغیرہ کے خطوط کا مجموعہ ہے۔

(۴) **المؤلفات للأدباء والكتاب الأصدقاء:** اس میں ڈاکٹر محمد امین، استاذ سید قطب، استاذ عبدالرحمن رأفت پاشا وغیرہ مصنفین کے خطوط جمع ہیں۔

(۵) **الملوك والأمراء والوزراء:** اس باب میں ملک فیصل بن عبدالعزیز آل سعود، ملک خالد بن عبدالعزیز آل سعود، امیر مساعد بن عبدالرحمان آل سعود وغیرہ بادشاہوں اور امراء کے خطوط جمع ہیں۔

اللہ تعالی حضرت ناظم صاحب کی اس کاوش کو قبولیت عامہ عطا فرمائے۔ آمین

www.abulhasanalinadwi.org

حالات حاضرہ اور مسلمان

محمد صادر

عالیہ ثانیہ شریعہ

عصر حاضر میں جن چند اصحاب فکر ونظر کی بین الاقوامی سطح پر شناخت قائم ہے، اور ان کی شخصی عبقریت کا بڑے پیمانہ پر اعتراف کیا جاتا ہے، ان میں سے ایک حضرت مولانا بھی ہیں، مولانا اس دور کے ایک عظیم داعی، ایک پرسوز ودردمند دل رکھنے والے مصلح اور مذہبی رہنما ہیں، آپ نے اپنے علم وفضل، فکر وآگہی، موجودہ مسائل سے واقفیت کی وجہ سے عالم اسلام وعالم انسانیت پر گہرے نقش ثبت کئے ہیں۔

زیر تذکرہ کتاب ان مضامین وتقاریر کا مجموعہ ہے، جس میں امت اسلامیہ کی موجودہ صورت حال پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کے روشن مستقبل کی توقعات اور تعمیر ملت کیلئے تقاضائے وقت کے لحاظ سے مناسب طریقۂ کار کی نشاندہی کی گئی ہے، بقول حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی: ''اس کتاب میں موجودہ حالت میں مسلم معاشرہ کے عوام وخواص ہر ایک کیلئے زبردست پیغام اور بھرپور دینی فائدہ ہے، اور منکر سے پرہیز، معروف کی طرف دعوت دینے کا شعور بیدار کرنے اور منصب ہدایت پر واپس لانے کے لئے بیش قیمت مواد موجود ہے''۔ اس کتاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

فصل اول میں حالات حاضرہ کے پس منظر میں مسلمانوں پر بحیثیت امت محمدیہ وخیر امت کیا کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، دین اسلام کی اشاعت کیلئے کون سا طریقہ کارگر اور مفید ثابت ہوسکتا ہے، راہ حق کی دعوت میں آنے والے مصائب ومشکلات اور دشواریاں پر کیسا صبر وتحمل اور وقت کی چلتی ہوئی آندھیوں کے سامنے انہیں کس طرح ڈٹے رہنا چاہئے، غیروں کو اسلام سے قریب کرنے کے لئے انہیں کس طرح کا اخلاقی نمونہ پیش کرنا چاہئے، ان سب کا

www.abulhasanalinadwi.org

مفصل تذکرہ ہے۔

فصل ثانی میں دینی مدارس کی اہمیت، اسلامی تعلیمات کی قدر و منزلت، انسانیت کی اعلیٰ قدروں کے تحفظ و بقاء کیلئے دینی تعلیم اور قرآن و حدیث، کتب سیر و تاریخ سے واقفیت کی کتنی ضرورت ہے، ان تمام چیزوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

فصل ثالث میں شریعت اسلامی کے تحفظ، اس کے احکام و فرائض، اس کے ہر ہر گوشہ پر عمل کرنے اور اسی کے مطابق زندگی گزارنے کیلئے مسلم پرسنل لا کی اہمیت اور اس کی ضرورت پر روشنی ڈالی گئی ہے، ایک جگہ مولانا اس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''مسلمانوں کا اسلامی تشخص اور اسلامی شریعت پر عمل یہ ان کی ایسی ضرورت ہے کہ اگر اس میں رکاوٹ پڑتی ہے تو مسلمانوں کا بحیثیت مسلمان وجود باقی نہ رہ سکے گا اور مسلمانوں کے لئے مسلمانوں کا عنوان ایک لفظ غلط بن کر رہ جائے گا، اس لئے جس طرح ہم اپنی اقتصادی ضرورتوں اور مادی تقاضوں کی فکر کرتے ہیں، ہم کو اپنی شریعت کی حفاظت اور اس پر عمل کی رکاوٹوں کو دور کرنے کی فکر کا فریضہ بھی انجام دینا ضروری ہے۔''

اسی طرح دوسری جگہ مسلمانوں کو ان کی ذمہ داری کا احساس دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''مسلمانوں کو جو مقام و مرتبہ ملا ہے وہ کوئی تحفہ شرف و امتیاز نہیں، بلکہ یہ ایک ذمہ داری ہے، ایک فریضہ ہے، جو مسلمانوں کے شانوں پر ڈالا گیا ہے، اگر مسلمانوں نے اس ذمہ داری کو کما حقہ ادا نہیں کیا تو روئے زمین پر فساد پھیل جائیگا اور دنیا تباہی سے دوچار ہو جائیگی''۔

الغرض اس پوری کتاب کے اندر مسلمانوں کو ان کے فریضہ اور ذمہ داری کا احساس دلایا گیا ہے اور شریعت اسلامی پر پورے طور سے عمل پیرا ہونے کی تاکید، نسل نو کو اسلامی تعلیمات، اس کے احکام و فرائض، خدا کی مرضیات و منہیات سے آشنا کرانے کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے، ان امور میں غفلت و سستی برتنے کی وجہ سے عالم اسلام اور مسلمان کن مصائب و مشکلات سے دوچار ہوئے اور ہوتے ہیں ان کا بھی تذکرہ کیا گیا، تاکہ مسلمان اپنی زندگی کو سیرت نبوی کے آئینہ میں ڈھالنے کی کوشش کریں، اور ایسا اخلاقی نمونہ پیش کریں جو پوری دنیا کے لئے آئیڈیل کی حیثیت رکھتا ہو۔

www.abulhasanalinadwi.org

مسلم پرسنل لاء بورڈ: کام اور پیام

محمد امیر الہدیٰ

عالیہ رابعہ شریعہ (ب)

زیر نظر رسالہ "مسلم پرسنل لاء بورڈ کام اور پیام" جو ۸۶ ر صفحات پر مشتمل ہے اور صدق فاونڈیشن لکھنؤ نے شائع کیا ہے، "مختصر ہونے کے باوجود بڑا اہم ہے" یہ دراصل حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم کے وہ انٹرویوز ہیں جو آپ نے مسلم پرسنل لاء بوڈ اور مسلم پرسنل لاء سے متعلق مسائل کے بارے میں دیے ہیں، اس میں بورڈ کی پالیسی، حکمت عملی، مقاصد اور طریقہ کار کی وضاحت، مسلم پرسنل لاء سے متعلق مسائل کی تشریح وتوضیح، مسلم پرسنل لاء بورڈ کے بارے میں غلط فہمیوں کا ازالہ اور ملت اسلامیہ ہند کے لئے خصوصاً اور اس ملک کے تمام رہنے والوں کے لئے عموماً نصح ومحبت کا پیغام ہے، اسی ذیل میں دینی مدارس اور ان سے متعلق حکومت کے رویہ کا موضوع بھی زیر بحث آگیا ہے" ان انٹرویوز میں خاص طور پر سخت جذباتی مسائل میں بھی مسلمانوں کو عموماً اور نوجوان طبقہ کو خصوصاً مدبرانہ، مثبت اور نرم روی اختیار کرنے کی تلقین ہے۔

اس مجموعہ کو جناب مولانا محمد الیاس ہاشمی ندوی صاحب (حیدرآباد) نے بڑی سلیقہ شعاری اور ہوش مندی کے ساتھ مرتب کیا ہے، کل دس انٹرویوز جو مختلف اصحاب فضل نے لئے ہیں، شامل کیا ہے اور اخیر میں ایک خط کو بھی جگہ دی ہے، پہلا انٹرویو روزنامہ "منصف" حیدرآباد کے نامہ نگار اطہر معین نے بورڈ کی ترجیحات، لائحہ عمل اور اس کے دائرے کار سے متعلق لیا، جب آپ بورڈ کے سولہویں اجلاس میں بورڈ کے چوتھے صدر

www.abulhasanalinadwi.org

نامزد کئے گئے۔

دوسرا انٹرویو ''اورنگ آباد ٹائمس'' کے نمائندے ش-ع معین اور خطیب الحسن انصاری نے لیا، اس میں مولانا نے بورڈ کا طریقہ کار، گجرات فسادات میں بورڈ کے عملی اقدامات، مسلکی اختلافات کا حل اور علیحدہ مسلم سیاسی جماعت بنانے کے نتائج پر گفتگو کی، اسی طرح تیسرا، چوتھا، پانچواں، چھٹا اور ساتواں انٹرویو پندرہ روزہ ''تعمیر حیات'' لکھنؤ کے رئیس التحریر جناب مولانا امین الدین شجاع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لیا، ان میں بھی مولانا نے گجرات فسادات سے متعلق حکومت کا رویہ، مسلمانوں کا ردعمل اور خاص طور پر مدارس اسلامیہ کے خلاف بے بنیاد الزامات کی حقیقت پر بہت ہی وقیع گفتگو فرمائی، نیز بابری مسجد کی شہادت اور اس جیسے پیچیدہ مسائل کے حل کے لئے کیا موقف ہو؟ اس پر بھی بات کی، اسی طرح آٹھواں انٹرویو ہندی روزنامہ ''ہندوستان'' لکھنؤ کے نامہ نگار جناب غفران نسیم صاحب نے لیا، اس میں اسلام کے نظام طلاق پر بحث ہوئی، نواں انٹرویو سہ روزہ ''دعوت'' دہلی کے ایڈیٹر جناب پرواز رحمانی صاحب نے لیا، اسی طرح دسواں اور آخری انٹرویو ملت کے بعض افراد کی جانب سے پرسنل بورڈ کے نام سے مختلف اداروں کے قیام کے بعد میڈیا نے آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے اتحاد و سالمیت کو موضوع بحث بنایا، ان نوتشکیل شدہ اداروں کی حیثیت کیا ہے؟ اس پس منظر میں ہفت روزہ ''نئی دنیا'' دہلی کے نمائندے جمشید عادل علیگ نے لیا، اخیر میں جو خط مرتب صاحب نے شامل کیا ہے وہ بھی اس سلسلے میں ایک اہم کڑی کی حیثیت رکھتا ہے، یہ خط حضرت مولانا نے ارکان بورڈ کو لکھا تھا، اس میں حضرت مولانا نے ان کو بورڈ سے تعلق کی بنیاد پر کسی ایسے رویہ کو اختیار کرنے میں احتیاط کے لئے کہا جس سے بورڈ کے متعلق بدگمانی یا غلط تأثر قائم ہو، اس خط سے بورڈ کی پالیسی اور اس کے مقاصد کی بھی وضاحت ہوئی ہے اور مسلمانوں کے مشترکہ مفاد پر روشنی پڑتی ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

الأدب العربي بين عرض ونقد

محمد وصی

عالیہ رابعہ شریعہ

کتاب کا نام "الأدب العربي بين عرض ونقد".

مؤلف: حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم حفظہ اللہ ورعاہ۔

تالیف کے اسباب مختلف ہیں، جن میں خاص طور سے دو اسباب ذکر کیے جاتے ہیں۔

۱۔طلباء کے سامنے صحیح افکار ونظریات پیش کرنا، ان افکار ونظریات سے قطع نظر جو عربی ادب کی کتابوں میں ان کے مؤلفین ذکر کرتے ہیں۔

۲۔عربی ادب کی کتابوں میں ہندوستانی ادباء کی ادبی حیثیت کو اجاگر کرنا جس سے عام طور پر مؤلفین نے بے اعتنائی برتی تھی۔

صاحب کتاب نے تین مرکزی عناوین کے تحت اپنی کتاب کی تالیف کی ہے،

پہلا عنوان حقیقة الأدب: اس کے تحت صاحب کتاب نے ادب کی تعریف، اس کا وجود اور اس کی مختلف قسموں کی طرف توجہ دلائی ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بتایا ہے کہ ادب اور لغت کے مابین کیا فرق ہے اور ادب کب وجود میں آتا ہے۔

دوسرا عنوان تحلیل ونقد: اس کے تحت صاحب کتاب یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اسلوب کے اندر تاثیر پیدا کرنے والی کیا کیا چیزیں ہوسکتی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اس کا بھی تذکرہ کیا ہے کہ اسلوب کے عناصر کیا ہیں؟

تیسرا عنوان تاریخ وتنقید عربی ادب: اس میں مختلف ادوار کی مثالیں پیش کی ہیں اور عربی ادب کو پانچ ادوار میں تقسیم کیا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

(۱) عصر جاہلی (۲) عصر اسلامی

۳) عصر عباسی (۴) عصر انحطاط

(۵) عصر النہضۃ

ان ادوار میں صاحب کتاب نے اس زمانہ کے ادباء وشعراء کے نام اور ان کے ادبی شہ پاروں کو چاہے ان کا تعلق نثر سے ہو یا شعر سے مختصراً پیش کیا۔ ہے۔

الأدب العربي بين عرض ونقد کے بارے میں حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ کلمات سند کا درجہ رکھتے ہیں:

''میں نے بہت سی کتابوں کے مقدمے لکھے ہیں لیکن، اس کتاب پر مقدمہ لکھتے ہوئے غیر معمولی مسرت وسعادت کا احساس ہو رہا ہے، کیونکہ اس کتاب سے برصغیر کے ادبی حلقہ میں ایک بڑا خلا پر ہو رہا ہے، یہ خلا ایک زمانے سے باقی تھا، نثر اور شعر کے مجموعے تو کئی مرتب کئے گئے، لیکن ان نصوص کا تجزیہ، ان کی تنقیح، ان کی خصوصیات کا تذکرہ اس کتاب کے ذریعہ سامنے آرہا ہے، اس کتاب سے ادب عربی کے ارتقاء کے مراحل پر گہری نظر پڑتی ہے، اور اس پر جو خارجی اثرات مرتب ہوئے اس کا بھی ذکر اس میں موجود ہے۔

ادبی تنقید کا موضوع اس زمانہ میں بہت وسعت اختیار کر چکا ہے، ہر جامعہ اور کلیہ میں اس کے لئے خاص چیئر قائم ہے، لیکن برصغیر کے نصاب ادب عربی کے حوالہ سے کوئی توجہ نہیں تھی، تو ادب عربی کا طالب علم ایک سرنگ میں اپنا سفر طے کر رہا تھا، نہ اسے شخصیات کی صحیح معلومات تھیں اور نہ ان کے مراتب کی، چنانچہ عربی مثل (ما لا يدرك كله لا يترك كله) کے تحت ان نصوص کی ادبی حیثیت کو بیان کرنے کی ضرورت تھی، چنانچہ یہ کتاب عرض ونقد اور جمع وتاریخ کے درمیان ایک معتدل کتاب کی حیثیت سے منظر عام پر آئی، یہ ادب عربی کی تدریس کی آخری کتاب اور نقد ادبی کی پہلی کتاب ہے، اور اس موضوع کی اہم کوشش ہے''۔

www.abulhasanalinadwi.org

مشہور ناقد اور انشاء پرداز شیخ احمد الجندی نے مجمع اللغة العربية کے رسالہ میں کتاب پر ایک وقیع تبصرہ شائع کیا، وہ نذر قارئین ہے:

"یہ کتاب مصنف کے ادبی دروس کا مجموعہ ہے، جس کو دار العلوم ندوۃ العلماء میں طلبہ کے سامنے پیش کئے، اس میں تاریخ کے مختلف ادوار میں ادبی اسالیب کے ساتھ ادباء کی خصوصیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، نصوص اور متون کے تناظر میں تطبیق وتشریح کا منہج اختیار کیا گیا ہے، اس کتاب کی علمی حیثیت یہ ہے کہ یہ تنقید ادب کے اس طالب علم کے لئے پہلی کتاب ہے، جس نے صرف نثر و نظم کے مجموعے پڑھے ہیں، بلاشبہ یہ کتاب مختصر ہونے کے باوجود عربی سے نا آشنا ملک اور عربی ادب کے طلبہ کی عظیم خدمت ہے، اور ہمارے ادب کا جامع خلاصہ ہے، وہ ہر لحاظ سے پذیرائی اور پسندیدگی کی مستحق ہے"۔

عام طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس میں تنقید کا مادہ کم ہے، ظاہر ہے کہ یہ بات کم واقفیت پر مبنی ہے، تنقید کا مطلب بالکل یہ نہیں ہوتا ہے کہ اس میں برائیاں بیان کی جائیں، بلکہ تنقید کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ خوبیوں کو نمایاں کیا جائے، خصوصیات کا تذکرہ کیا جائے، کھرے کو کھوٹے سے الگ کرنا ہی تنقید ہے، نہ کہ کیچڑ اچھالنا، اور تنقیص کرنا، مصنف نے جا بجا اپنی قیمتی آراء کا اظہار فرمایا ہے، کھلے ذہن سے اس کتاب کا مطالعہ اس طرح کے بے شمار مقامات کی نشاندہی کرے گا۔

www.abulhasanalinadwi.org

غبار کارواں

محمد زاہد ضیاء
عالیہ رابعہ دعوہ

تحریک ندوۃ العلماء کی بنیاد جن ہاتھوں سے رکھی گئی، ان میں بڑے بڑے اساطین ادب اور اصحاب ذوق بلکہ مستقل دبستان فکر اور اسلوب نگارش کے موجد افراد تھے، جس کے نتیجے میں ایسے افراد اس گلشن رنگ و بو میں وجود میں آئے، جنھوں نے علوم وفنون کی تمام صنفوں میں گلکاریاں کیں اور اپنے دل آویز طرز ادا سے گل وگلزار کی کیفیت پیدا کردی، بقول مولانا عبدالسلام قدوائی:

"فکر ونظر کے گوشے ہوں یا تحریر وتقریر کے میدان، تصنیف وتالیف کے ادارے ہوں یا درس وتدریس کے مشغلے، سیاست کی پرخار وادیاں ہوں یا معیشت کی پر پیچ راہیں، ادب کے گیسوؤں کی آرائش ہو یا علم وحکمت کی غواصی، کون سا کام منتسبین ندوہ کے نام سے خالی ہے؟ کون سی وادی ان رہ نوردان شوق سے نا آشنا ہے"۔

اور آج بھی اس گلشن علم وادب سے مشام جاں معطر کرنے والے علم وادب کی نوک پلک سنوار رہے ہیں، غواص بحر اس سے گوہر نکال کر موتی پرو رہے ہیں، حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم ناظم ندوۃ العلماء کی شخصیت محتاج تعارف نہیں، آپ نے اپنی زندگی علم وادب اور خدمت دین کے لئے وقف کر رکھی ہے، آپ کی گراں قدر تصنیفات ہیں، انہیں میں سے ایک غبار کارواں ہے، یہ کتاب ۲۴۴ر صفحات اور ۳۶ر مضامین پر مشتمل ہے، جو کاروان ادب لکھنؤ کے اداریے اور دیگر رشحات قلم کی گل افشانی ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

مقدمہ پروفیسر وصی احمد صدیقی صاحب نے تحریر فرمایا ہے، انہیں کی زبانی اپنی بات کہنا چاہتا ہوں کہ: ''حضرت کی اس کتاب پر خامہ فرسائی کرنا میرے لئے حدی خوانی نہیں ہے، کیونکہ نہ محمل گراں بار ہے اور نہ کارواں کی رفتار میں کوئی کمی، یہ تو منزل بہ منزل رواں دواں ہے، اسلامی ادب کے اس قافلہ کے سالار خود حضرت مولانا ہیں، جنہوں نے راہ بھی متعین کی ہے اور رہبری بھی کر رہے ہیں، اور قافلہ کا انتظام وانصرام بھی، یہ قافلہ خود بخود رواں دواں ہے، ہر منزل پر رکتا ہے اور مسافر آملتے ہیں اور آگے بڑھتا چلا جاتا ہے، کوئی آخری منزل نہیں۔''

مضامین کا یہ مجموعہ جو غبار کارواں کی شکل میں موجود ہے، نہایت ہی سہل مگر پُر کار طریقہ پر لکھا گیا ہے، ہر مضمون اتنا دلکش اور رعنائی وچمک دمک میں اس قدر نمایاں ہے، جیسے ریت کے صحرا میں کندن، طرز انشاء کیا خوب ہے کہ دل میں اترتا چلا جاتا ہے، اور پڑھنے والا سمجھتا ہے کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے۔

غبار کارواں کے ۳۶ مضامین ازہار چمنِ نو بہار کی طرح الگ الگ، مگر سب میں ربط باہمی سے حسن دوبالا ہو گیا ہے، پہلا مضمون رابطہ ادب اسلامی کا قیام اور اس کے مقاصد عالیہ سے متعلق ہے، جس میں مولانا نے یہ رائے دی کہ اسلام اور ادب، مذہب اور ادب بے جوڑ اور بے ربط نہیں، رابطہ ادب اسلامی مفکر اسلامؒ کی کاوشوں کا شجر ہے، جو آج بھی پھل پھول دے رہا ہے۔

دوسرا و تیسرا مضمون، ادب اسلامی کا تخیل و محرکات، اسلامی ادب اور مغربی ادبی تحریکات، جس میں حضرت فرماتے ہیں کہ: ''ہم مغربی ادبی تحریکات اور اس سرمایۂ ادبی سے مرعوب ہو کر اسی کو مرجع وماوی بنالیں، اور اپنے ادیبوں کے لئے تنقیدی پیمانے اسی سے اخذ کریں، حالانکہ ادب اسلامی میں بھی ادب کا گراں قدر خزینہ موجود ہے، تو ہمیں اپنے ماضی کے ادب کے سارے سرمائے کو بے مغز و نامراد قرار دینا پڑے گا، اور ہم مفلس وقلاش کی طرح در میخانۂ مغربی ادب پر کاسۂ گدائی لئے دست سوال دراز کرتے نظر آئیں گے،

www.abulhasanalinadwi.org

بلکہ مغربی ادب سے مرعوب ہوئے بغیر اس میں سے صالح مواد ہے، وہ اخذ کریں اور مواد مفسدہ کو نہ لیں"۔

پھر حضرت مولانا کے دیگر مضامین اسلامی ادب، ادب اسلامی کیوں؟ اسلامی ادب جامع ترین ادب کے نام سے اس مجموعہ کی زینت ہیں، ایسے وقیع مضامین وہی لکھ سکتا ہے، جس کا مطالعہ نہایت ہی وسیع ہو، جو علم کا بحر زخار ہو اور دماغ تروتازہ، نگاہ بینا رکھتا ہو، اسی کے ساتھ صاحب دل بھی ہو، اور مؤلف مدظلہ العالی اس کسوٹی پر پورے اترتے ہیں۔

حضرت مولانا مدظلہ العالی کا جو مخصوص طرز انشاء جس نے ہر مضمون کو جاذب نظر بنا دیا ہے، سچ کہوں تو آپ نے معلومات کے پھول چن کر ایک گلدستہ سجایا ہے، جس کا ہر پھول قیمتی، پرکشش اور لائق توجہ ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

عالم اسلام اور سامراجی نظام: امکانات، اندیشے، مشورے

محمد جمیل جوہر
عالیہ رابعہ شریعہ

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم کی شخصیت عالمگیر شخصیت ہے، وہ مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلف الرشید بھی ہیں، ان کی معیت میں مولانا نے مشرق ومغرب کو بہت قریب سے دیکھا ہے، اور اس کے حالات ومشکلات سے بخوبی واقف بھی ہیں، ان کے لئے یہ کہنا بجا ہے: ؎

بہت دیکھے ہیں میں نے مشرق ومغرب کے میخانے

اسی کے ساتھ حضرت مولانا میں ملت کا درد اور اس کی کسک موجود ہے، وہ امت کی مشکلات کو اپنی پریشانی سمجھتے ہیں، اور اس کے اسباب ونتائج پر بڑی گہری نظر رکھتے ہوئے قرآن وحدیث کی روشنی میں عالم اسلام اور مسلمانوں کی زبوں حالی کا حل پیش کرتے ہیں، اور مفید مشورے بھی دیتے ہیں، چونکہ حضرت مولانا ایک ادیب ماہر اور بڑے قلمکار بھی ہیں، اس لئے زبان کے ساتھ قلم کا بھی استعمال کرتے ہیں، اور صحافت کے ذریعہ اپنے درد دل اور سوز جگر کا اظہار کرتے ہیں، چنانچہ حضرت مولانا نے عربی زبان میں الأمة الإسلامية ومنجزاتها، واقع الثقافة الإسلامية اور العالم الإسلامي اليوم: قضايا وحلول جیسی معتبر کتابوں میں مسلمانوں کو درپیش مسائل پر اظہار خیال کیا ہے، اردو زبان میں حالات حاضرہ اور مسلمان، امت اسلامیہ اور اس کی ثقافت اور عالم اسلام اور سامراجی نظام امکانات، اندیشے، مشورے جیسی معتبر کتابیں تصنیف کی ہیں، مؤخر الذکر

www.abulhasanalinadwi.org

کتاب کا تعارف ہی اس مقالہ کا موضوع ہے۔

حضرت مولانا کی عملی زندگی کا آغاز بیسویں صدی کی پانچویں دہائی سے دار العلوم ندوۃ العلماء میں عربی زبان وادب کی تدریس سے ہوا، یہ وہ زمانہ تھا جس میں عرب ممالک سیاسی تغیر کے مرحلہ سے گذر رہے تھے، اور ہندوستان بھی ایک طویل غلامی کی زندگی سے آزاد ہو رہا تھا، اس سے مولانا کو یہ جاننے کا خوب موقع مل رہا تھا کہ قابض طاقتیں قبضہ کو کس طرح چھوڑتی ہیں، چنانچہ غور وفکر اور طویل مطالعہ کے بعد مولانا کے ذہن میں یہ بات آئی کہ مشرقی ممالک دینی وسیاسی سمجھ اور زور وطاقت کے لحاظ سے جب پیچھے چلے گئے تو مغرب نے ان پر یلغار کر کے قبضہ کرلیا، جس میں مشرقی ممالک کی زرخیزی سے فائدہ اٹھانے کی حرص اور مغرب کی عسکری وسیاسی تفوق کو دخل تھا، جب صلیبیوں کو جنگوں میں بار بار شکست کا سامنا کرنا پڑا تو میدان جنگ میں فتح نہ پانے سے مایوس ہو کر مغرب نے فکری یلغار کا میدان اختیار کیا، اور اس کے لئے ذرائع ابلاغ اور تعلیم اور دشمن سے مقابلہ کرنے کی سود مند حکمت عملی تیار کی، اور مستشرقین نے علوم اسلامیہ کو پڑھ کر ان کو مسلمانوں میں ذہنی تبدیلی پیدا کرنے کا ذریعہ بنایا، جس کی وجہ سے مشرق کو یہ احساس ہو چلا کہ یورپ کا غلبہ علمی تفوق کی وجہ سے ہے، اور اس ذہن نے مشرق کے شائقین علم وترقی کو یورپ کے فضلاء کی رہنمائی حاصل کرنے کی طرف مائل کردیا، اور مشرق میں مغرب کے نصاب تعلیم کو اپنایا گیا، اس ذہنی شکست خوردگی کی وجہ سے جب بھی دہائیوں پہلے بنائے گئے منصوبوں کی تکمیل ہوتی ہے تو مشرق کو اس کا اندازہ بھی نہیں ہو پاتا، لیکن یہ خوش آئند بات ہے کہ اہل مشرق اب اسلام اور مسلمانوں سے اس کھلی ہوئی دشمنی کو سمجھنے لگے ہیں، اور ان میں بیداری بڑھ رہی ہے اور مغرب دھیرے دھیرے احساس کمتری کا شکار ہوتا جارہا ہے، جو فال نیک ہے۔

اسی طرح کے احساسات اور مطالعہ کی روشنی میں حضرت مولانا نے مختلف مضامین کئی پرچوں میں شائع ہوئے، مرکزی موضوع کی یکسانیت کی وجہ سے سارے مضامین کو یکجا مرتب کردیا گیا اور "عالم اسلام اور سامراجی نظام امکانات، اندیشے، مشورے" کے

www.abulhasanalinadwi.org

نام سے کتاب منظر عام پر آئی، جس میں مولانا نے مغرب کے قبضہ کے اسباب پر بھی روشنی ڈالتی ہوئے فرمایا کہ انہوں نے سب سے پہلے خلافت عثمانیہ کو ختم کر کے مسلمانوں کے اتحاد کو ختم کیا، پھر سائنسی اور صنعتی میدانوں میں مسلمانوں کو ترقی کرنے سے روک دیا، اور صحیح آزادی سے مشرق کو محروم رکھنے کے لئے اپنے تیار کردہ حاکموں کو بطور ڈکٹیٹر ان پر مسلط کر دیا، اور ان کے اسباب پر اور عالم اسلام کی موجودہ صورت حال پر گہری نظر رکھتے ہوئے قرآن وحدیث سے اس کا حل پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''عالم اسلام کی قیادت کے لئے سیاست ودعوت کے امتزاج کی ضرورت ہے، اور اسلامی اقدار پر غیر متزلزل یقین اور رسول ﷺ سے مخلصانہ محبت ووفاداری پیدا کرنے کی ضرورت ہے''، مزید لکھتے ہیں: ''یہی وہ عنصر ہے جو ان کی عظیم طاقت کی کلید و بنیاد تھی''، اور مسلمانوں کی قوت ترقی کا راز بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ رب کے حکم کی تعمیل میں تکلیف اٹھانے کے باوجود حق کا پیغام صبر ورضا کے ساتھ پہنچانا پڑے گا، اور ساتھ ہی ساتھ مغرب کی ذہنی وفکری تسلط کا مقابلہ مادی وسائل وذرائع سے کرنا ضروری ہے، اور حضرت مولانا نے باہمی اتحاد واتفاق کو عالم اسلام کی سب سے بڑی ضرورت کہا ہے۔

یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب چار فصلوں پر ''جدید چیلنجز اور مسلمان''، ''یورپ اور اسلام''، ''مغربی استعمار کیوں اور کیسے'' اور ''مسلمانوں کی ذمہ داریاں اور تقاضے'' پر مشتمل ہے، حضرت مصنف دامت برکاتہم کی مختصر اور بیش قیمت دیباچہ کے ساتھ ساتھ عمید کلیۃ اللغۃ دار العلوم ندوۃ العلماء مولانا نذر الحفیظ صاحب ندوی ازہری کا بڑا پر جوش ومؤثر مقدمہ ہے، جو اس کتاب کی اہمیت، افادیت اور خصوصیات اور اس کے موضوع ومقاصد پر محیط ہے، امید ہے کہ اس کتاب سے کما حقہ فائدہ اٹھایا جائے گا۔

www.abulhasanalinadwi.org

منثورات من أدب العرب

عدنان باری، محمد اعظم

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ علمی، فکری، ادبی کارناموں اور دین کی بے لوث خدمت کی وجہ سے عالم اسلام میں معروف اور ممتاز ہیں، حضرت مولانا نے تصنیفی اور تالیفی میدان میں غیر معمولی خدمات انجام دی ہیں، آپ نے متعدد کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، جس میں منثورات من أدب العرب ایک خاص مقام رکھتی ہے، اس کتاب کی ابتدا ایک فاضلانہ مقدمہ سے ہوتی ہے، جس کو مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی نے تحریر فرمایا ہے، اس مقدمہ میں عربی زبان کے تعلق سے کئی اہم باتیں ذکر کی ہیں، اسی کے ساتھ اس کتاب کے طرز تحریر اور افادیت پر روشنی ڈالی ہے۔

منثورات من أدب العرب عربی ادب کے اسباق کا بہترین مجموعہ ہے، حضرت مولانا نے اس کے مضامین کا انتخاب کتب وسیرت، دینی کتب، تاریخ اور ادب سے کیا ہے، انتخاب کے وقت تقریباً ۳۰۰ رکتابیں پیش نظر رہیں، نیز یہ کتاب القراءۃ الراشدۃ ثالث اور مختارات اول کے درمیان پائے جانے والے خلا کو پُر کرنے کے لئے مرتب کی گئی ہے۔ (ملفوظات علم وحکمت: اسامہ خالد ندوی)

یہ کتاب قدیم وجدید ادب اور نثر واشعار کا عمدہ انتخاب ہے، اس کتاب کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ایسے عربی اسباق کو جمع کیا ہے، جو خصوصاً عربی ادب کے ساتھ اصلاح اعمال اور اخلاق میں براہ راست مؤثر ہیں، دوسری خصوصیت یہ ہے کہ عربی ادب کے دلچسپ مضامین اس ترتیب کے ساتھ لائے گئے ہیں، ان سے عربی میں رفتہ رفتہ شوق اور صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے، جس سے حضرت مولانا کی خوش ذوقی اور فن ادب کی

www.abulhasanalinadwi.org

جزئیات سے واقفیت معلوم ہوتی ہے، اور ساتھ میں مفید اور ضروری عالمانہ حواشی کا اضافہ کیا ہے، جن میں الفاظ کی جامع تحقیق اور تشریحات موجود ہیں، الفاظ کی تشریح جناب مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندوی (مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء) اور شخصیات کے تراجم مولانا آفتاب عالم اعظمی ندوی (مقیم دوحہ قطر) نے تحریر کئے ہیں، حضرت مولانا طلبہ کی نفسیات سے خوب واقف ہیں، اس لئے انہوں نے ان مقامات اور الفاظ کو واضح کرنے کا خاص لحاظ رکھا ہے، جن میں عموماً طلبہ کا ذہن الجھتا ہے۔

منثورات من أدب العرب حضرت مولانا کی ایک کامیاب کوشش ہے، کتاب کی ترتیب میں بڑی جانفشانی سے کام لیا گیا ہے، منثورات کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کے ذریعہ اسلامی ادب میں قابل قدر اور مفید اضافہ ہوا ہے اور اس نے نصاب تعلیم کے ایک بڑے خلاء کو پُر کیا ہے، جس کی وجہ سے اس کو عربی مدارس کے تعلیمی نصاب میں شامل کیا گیا ہے اور یہ کتاب اہلِ مدارس اور عربی ادب کا ذوق رکھنے والوں کے نزدیک ہر لحاظ سے قابل استفادہ ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس کتاب کی افادیت کو طلبہ وفضلاء کے درمیان عام کرے، حضرت مولانا کی شخصیت اس دور قحط الرجال میں ہمارے لئے کسی نعمت سے کم نہیں ہے، باری تعالی سے دعا ہے کہ آپ کا سایہ ہم پر قائم رکھے۔

www.abulhasanalinadwi.org

سماج کی تعلیم وتربیت

محمد ساجد

عالیہ رابعہ دعوہ

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ العالی دنیائے علم ومعرفت کا بحر بیکراں ہیں، علم جدید وقدیم کے علمبردار، قرآن پاک کے دانائے راز، علوم سیرت کے واقف کار، عربی زبان وادب کے شناور، تاریخ وتذکرے کے مصنف بے مثال اور گلستان عرفان و آگہی کے گل سرسبد ہیں، جن کی شخصیت نے وہ عطر بیزی کی ہے جس سے صرف ہند ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کی روح معطر ہے۔

تعارف کتاب:

پیش نظر کتاب ''سماج کی تعلیم وتربیت'' حضرت کے سیال اور حقیقت نگار قلم کی گل افشانی ہے، میرے پیش نظر اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے، جسے محرم الحرام ۱۴۲۵ھ میں مکتبہ اسلام لکھنؤ نے شائع کیا، اس کے ۱۷۶ رصفحات ہیں اور گرانقدر مضامین ہیں، ان اسباق کی تیاری میں اس موضوع کے جدید ترین عربی اردو مآخذ سے پورا استفادہ کیا گیا ہے، اور بقدر ضرورت انتخاب، تلخیص واطناب سے کام لیا گیا ہے، جس کے نتیجے میں ایک ایسی کتاب تیار ہوگئی جو نہ صرف وقتی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے بلکہ مستقل افادہ اور تعلیم کے لئے موزوں ہے، حضرت نے اس میں اپنے ذوق ومحنت کے علاوہ اپنے وسیع ادبی مطالعہ، عالم اسلام ومغربی دنیا کی سیاحت، علمی مجالس مذاکرہ میں شرکت اور تعلیم یافتہ ومہذب طبقہ سے براہ راست واقفیت وشناسائی سے مدد لی۔

www.abulhasanalinadwi.org

چنانچہ اس میں قارئین کو لگی بندھی فنی بحثیں ہی نہیں ملیں گی، بلکہ قرآن مجید کے ادبی اثرات، اسوۂ رسول کی رہنمائی، ادب کے مؤثر اقدامات، سفلی ادب کے مزاج کی تشریح وتنقید، صحافت اور دوسرے ذرائع ابلاغ کے نفسیاتی واخلاقی اثرات، صوتی وبصری ذرائع سے کام لینے کے طریقوں، ذہنی تعلیم وتربیت میں کتب خانوں کے حصوں اور اجتماعی رہائش گاہوں کے اچھے برے اثرات پر گفتگو ملے گی، اور بعض وہ پہلو بھی نکھر کر سامنے آئیں گے جو اس موضوع کی مطبوعہ عربی اردو کے ماخذ میں نہیں ملیں گے، مثلاً سفر کا اجتماعی وملی نظام اور مولانا محمد الیاس کی تحریک جادواں، اخلاقیات سے مذہب کی بے دخلی کے اثرات وغیرہ۔

اس طرح یہ کتاب محض ایک خشک نصابی کتاب نہیں رہی، بلکہ تشنگان علم وعرفاں کے لئے سیرابی کا ذریعہ بن گئی ہے، وہ ان سب لوگوں کے لئے عام مطالعہ واستفادہ کی کتاب بھی بن گئی ہے، جن کو دعوت کے کام سے دلچسپی ووارفتگی، جدید تعلیم یافتہ نسل کے مستقبل کی فکر اور مسلم معاشرہ کی اصلاح وتربیت کی فکر دامن گیر ہے، اور اس کی اہمیت کا احساس ہے۔

موضوع کتاب:

اس اہم تصنیف کا موضوع خود نام وعنوان سے نمایاں ہو جاتا ہے یعنی ایک ایسے معاشرہ کا وجود جو تعلیم سے آراستہ وپیراستہ ہو، جو خود احتساب بھی ہو اور خود شناس بھی، جو خود فراموش نہیں، بلکہ خود آگاہ ہو۔

ایک ایسے سماج کی تشکیل مقصود ہے، جو اتحاد ویگانگت، محبت ورأفت کے ساتھ ضرورت تعلیم کو سمجھے اور تعلیم کے لئے کوشاں ہو، میدان تعلیم میں بازی لے جائے اور تعلیم کے ساتھ ساتھ عمل کا بھی خوگر ہو، کیونکہ تعلیم وعمل کا زندگی سے گہرا تعلق ہے، دونوں ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں اور دونوں ایک دوسرے سے اخذ واستفادہ کرتے ہیں۔

''انسان کا اجتماعی مزاج'' کے عنوان کے تحت معاشرہ کی افادیت، انسانی مزاج کی پختگی اور تغیر پذیری وغیرہ چھ مضامین ہیں جن میں معاشرہ کی بقاء کا راز مضمر ہے، اور ایسا دقیق

www.abulhasanalinadwi.org

مطالعہ ہے جو صرف وہی کرسکتا ہے جسے انسانی طبیعت اور اس کی تلون مزاجی کا علم ہو۔

مزید حضرت مدظلہ العالی ان عوامل کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں، جو سماج ومعاشرہ پر اثر انداز ہوتے ہیں خواہ وہ عوامل بعیدہ ہوں، جیسے مذہب، قومیت وقومی روایات، نظام حکومت ومعاشرت، زمانہ، نظام تعلیم وتربیت، یا عوامل قریبہ۔

الفاظ کی طاقت، اوہام وتصورات، تجربات اور عقل انسانی اس کتاب کے نمایاں عناوین ہیں، تعلیم وتربیت کے میدان میں کام کرنے والے کئی ماہرین کا تجربہ ہے کہ یہ کتاب تعمیری فکر اور صالح غذا کی فراہمی میں اہم کردار ادا کرتی ہے، اس سے انہیں اپنے نصاب تعلیم مرتب کرنے میں بڑی رہنمائی ملی۔

ان اسباق اور اس کے مضامین کو قلمبند کرتے ہوئے مصنف مدظلہ العالی نے شاید قلم کی سیاہی کے ساتھ قلب کی سرخی بھی ملادی جس کی وجہ سے پڑھنے والے پر سکون وطمانینت کی پرکیف فضاء چھا جاتی ہے، نیز طبیعت میں عمل واصلاح کا ایک ولولہ پیدا ہوجاتا ہے، جو عارضی اور وقتی ثابت نہیں ہوتا، اور بالفاظ دیگر مصنف کتاب نے دریا کو کوزہ میں بند کرنے کا کام انجام دیا ہے، یہ کتاب انسانی سماج میں انقلاب لاسکتی ہے، بشرطیکہ اس کے مطالبات کو پورا کیا جائے اور محض ایک بار پڑھ کر اسے طاق نسیاں کا گلدستہ نہ بنادیا جائے۔

www.abulhasanalinadwi.org

تاریخ الأدب العربی

(العصر الإسلامی)

محمد آزاد عیسیٰ
عالیہ رابعہ شریعہ

ندوۃ العلماء نے تحریک اصلاح نصاب کے سلسلے میں بہت سی کتابیں ندوی فضلاء سے تیار کرائی ہیں، یہ سلسلۂ ادبیات عربی کے علاوہ علوم اسلامیہ کی تسہیل وتہذیب تک دراز ہوا، اور بحمد اللہ اس میں بڑی حد تک کامیابی ہوئی، عربی زبان سکھانے کا ایک کامیاب اور نمائندہ نصاب ندوۃ العلماء کے ذمہ داران کی سرپرستی میں تیار کیا گیا، علامہ سید سلیمان ندویؒ نے ''دروس الادب'' کے نام سے دو جزء میں عربی ریڈر تیار کیا، اور ''لغات جدیدہ'' لکھ کر عربی صحافت کو علمی حلقے کے قریب کر دیا، اسی مشن کو حضرت مولانا سید ابو الحسن حسنی ندویؒ نے سابق ناظم ندوۃ العلماء جناب مولانا ڈاکٹر سید عبد العلی حسنی کی سربراہی میں قصص النبیین، القراءۃ الراشدۃ اور مختارات من أدب العرب وغیرہ تیار کر کے آگے بڑھایا اور حضرت مفکر اسلام کی سرپرستی میں فضلاء ندوہ کی ایک ٹیم نے نصابیات پر کام کیا، جس میں حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کا نام نمایاں ہے۔

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندویؒ نے عربی ادب کی تاریخ پر قلم اٹھایا، اس کا ناقدانہ مطالعہ ''الأدب العربي بين عرض ونقد'' کی شکل میں پیش کیا، لیکن ظاہر ہے کہ اس میں تفصیل کے ساتھ بعض مباحث نہیں آسکے تھے، اس لئے ضرورت تھی کہ عربی ادب کی تاریخ کے مختلف ادوار پر مستقل کتابیں لکھی جائیں، بحمد اللہ اس سلسلہ میں جناب مولانا سید واضح رشید حسنی ندوی زید مجدہ نے تاریخ الأدب العربی (العصر

www.abulhasanalinadwi.org

الجاھلي) تالیف کی، اور موضوع کا حق ادا کیا، اور عصر اسلامی پر حضرت مولانا مدظلہ نے قلم اٹھایا، پیش نظر کتاب میں عصر اسلامی کی نثر اور شاعری پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

یہ کتاب دو اہم مباحث پر مشتمل ہے: (۱) آغاز اسلام کی شاعری اور نثر (۲) بنو امیہ کی شاعر اور نثر:

پہلے مبحث میں صاحب کتاب نے اسلام کی آمد سے قبل عربی زندگی، اس کے خد وخال، معاشرتی حالات، امیت و جہالت کا تناسب، عورت کی قدر و قیمت، عربوں میں انتقام کا جذبہ، سخاوت وشہرت اور آفتاب اسلام کے طلوع ہونے کا نہایت تحقیقی انداز میں تذکرہ کیا ہے، اور دعوت اسلام کی بنیاد ایمان اور علم کو قرار دیا ہے۔ (ص: ۱۷)۔

اسلام کے اثر سے ادب کس حد تک متاثر ہوا، اور اس کے کیا نتائج سامنے آئے، ادب اسلامی کا مقصد کیا ہے، اس کے بنیادی سرچشمے کیا ہیں، قرآن کریم کی ادبی حیثیت کیا ہے، ان تمام کا تذکرہ کرتے ہوئے صاحب کتاب نے لکھا ہے: قرآن کریم نہ نثر ہے نہ نظم، وہ صرف دونوں کی خصوصیات کا جامع ہی نہیں ہے، بلکہ دونوں سے اعلیٰ وارفع تاثیر رکھتا ہے، عبارت کی خوبصورتی، آواز کی حلاوت، نفسیات کی رعایت، معنی اور تقاضے کے لحاظ سے عبارتوں کا تنوع، موضوع کے لحاظ سے الفاظ کی فخامت اور لطافت، صوتی نغمگی، محاوروں کا استعمال،، مناظر کی تصویر کشی،، قسموں کا استعمال، الفاظ کی باریکیاں، قانون، قصے اور ہدایت وموعظت وغیرہ اس کی نمایاں کلامی خصوصیات ہیں۔

اسی طرح حدیث شریف نثر کی اعلیٰ اور عمدہ مثال ہے، رسول اللہ ﷺ کی نثر کی خصوصیات میں یہ ہے کہ آپ ﷺ کی نثر رواں ہوتی تھی، چھوٹے جملوں میں عمیق اور گہرے معانی پنہاں ہوتے تھے، ایجاز کی جگہ پر ایجاز، اور تفصیل کی جگہ تفصیل، تکلف سے دور، فطری انداز میں کلام فرماتے تھے، نامانوس الفاظ نہیں استعمال فرماتے تھے، اور بازاری الفاظ سے دور رہتے تھے، کلام رسول ﷺ کی متعدد قسمیں ہیں: احادیث پاک، دلکش تمثیلات، پرحکمت باتیں، عمدہ محاورے، دعائیں، مفید وصیتیں اور تعلیم وتربیت سے

www.abulhasanalinadwi.org

متعلق نمایاں ہدایات وغیرہ۔

اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہم کے خطبات، خطوط، عہدنامے اور دستاویزات وغیرہ پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

اسلام کی آمد سے بامقصد شاعری کا آغاز ہوا، اسلام نے ہر غلط حرکت پر نکیر کی، جس سے غلط افکار کے ترجمان شعراء کی تعداد کم ہوگئی۔ صاحب کتاب نے لکھا ہے کہ اس عہد میں شعراء کی تین قسمیں ہیں:

(۱) ایسے شعراء جنہوں نے دین کے دفاع کا کام کیا، اور ناموس رسالت کی حفاظت کی، ان میں حسان بن ثابت، کعب بن مالک، عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم وغیرہ ہیں۔

(۲) ایسے شعراء جنہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد یا تو شاعری ترک کردی، یا بہت کم اشعار کہے، ان میں لبید بن ربیعہ، کعب بن زہیر، عباس بن مرداس اور حضرت خنساء وغیرہ ہیں۔

(۳) ایسے شعراء جن کے یہاں اسلام کے شعائر کا کوئی خاص اہتمام نہیں تھا، وہ بڑے شاعر شمار تو ہوتے ہیں، لیکن غیر اسلامی ماحول میں پروان چڑھنے کی وجہ سے وہ اسلامی قدروں سے دور رہے، ان کے اشعار میں بدخلقی اور ہجو کا عنصر نمایاں ہے، جیسے حطیئہ مخبل سعدی اور حمید بن ثور ہلالی۔

اس کتاب کے دوسرے مبحث میں بنی امیہ کی شاعری اور نثر کا تذکرہ ہے، اس عہد میں عراق، شام، حجاز میں شاعری کو عروج ہوا، اصناف سخن میں بھی اضافہ ہوا، غزل میں مزید لطافت پیدا ہوئی، نقائض کی صنف بھی وجود میں آئی، سیاسی شاعری نے اپنی راہ لی، رجزیہ اشعار پر بھی توجہ ہوئی، اس زمانہ کے شعراء میں جمیل بن معمر، کثیر بن عبدالرحمٰن، قیس بن ملوح اور عمر بن ربیعہ ممتاز ہوئے۔

نقائض کے باب میں جریر اور فرزدق کے ساتھ اخطل کی بھی حصہ داری رہی، طرماح بن حکیم، کمیت بن زید اسدی وغیرہ شعراء اس عہد کی یادگار رہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

نثر کے لحاظ سے دیکھا جائے تو اس عہد میں خطباء کی ایک بڑی تعداد ملتی ہے، جن میں زیاد بن ابیہ، حجاج بن یوسف، حسن بصری، قطری بن فجائۃ اور سحبان بن وائل وغیرہ ہیں، اور انشاء پردازی اور مراسلہ نگاری میں عبد الحمید بن یحییٰ کاتب کا نام نامی قابل ذکر ہے، وہ اموی خلیفہ مروان بن محمد کا منشی تھا، اس نے انشاء پردازی کو ایک نئی جہت دی، توقیعات (فٹ نوٹس) کی صنف اس دور میں خوب رواج پذیر ہوئی، اسی کے ساتھ احادیث کے جمع و ترتیب کا کام بھی بڑے پیانہ پر ہوا اور کئی مجموعے سامنے آئے۔

تقریباً دو سو صفحات پر مشتمل کتاب عربی ادب کے عہد اسلامی کی مبسوط تاریخ ہے اور ہر صاحب ذوق کی خاطر بحث و تحقیق کے لئے نئے دریچے وا کرتی ہے، مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ کے مقدمے سے اس کتاب کی اہمیت، ضرورت اور وجہ تالیف پر بڑی اچھی روشنی پڑتی ہے، وہ ہر ایک کے لئے سرمۂ بصیرت ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

مختار الشعر العربي

(اول، دوم)

امام الدین
عالیہ رابعہ شریعہ

عربی اشعار کے متعدد مجموعے اسلامی کتب خانہ میں پائے جاتے ہیں، معلقات سے لے کر آج تک بے شمار کتابیں اس موضوع پر لکھی جا چکی ہیں، لیکن ہر مجموعہ "ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است" کا مصداق ہے، اصمعیات، مفضلیات اور حماسہ ابوتمام کی معنویت کا کون انکار کر سکتا ہے، وہ بنیادی ذوق پیدا کرنے میں معاون کتابیں ہیں، ابوتمام سے پیشتر اور اس کے بعد حماسہ کے نام سے کئی کتابیں لکھی گئیں، لیکن جو مقبولیت حماسہ ابوتمام کو حاصل ہوئی، وہ محتاج بیان نہیں۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء کی نصابی ضرورت کی تکمیل کے لئے ایک ایسے مجموعہ کی تلاش تھی جو عصر جاہلی سے لے کر عصر عباسی کے شعراء کے اشعار کے جامع انتخاب پر مشتمل ہو، چنانچہ حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی نے اس ضرورت کے پیش نظر دو حصوں میں یہ انتخاب باذوق افراد کے سامنے پیش کیا، پہلے حصے میں حضرت حسان بن ثابت، کعب بن زہیر، خنساء، حطیہ، فرزدق، جریر، عمر بن ربیعہ اور اخطل کے منتخب اشعار جمع کیے گئے ہیں۔ دوسرے حصے میں ابوتمام، بحتری، متنبی، ابوفراس، شریف رضی اور ابوالعلاء معری کے منتخب اشعار ہیں۔

مرتب مدظلہ خود تحریر فرماتے ہیں:

"كانت النماذج الشعرية المختارة من دواوين وكتب شعرية مختلفة وكثيرة، وكان الحصول عليها لطلابها مشكلة، حيث ان الكتب والدواوين قد تكون ضخمة، والقصائد المختارة منها تكون مبعثرة فيها وقليلة، فلا يمكن أن يسد العدد الحاصل من هذه الكتب حاجة جميع طالبيها، فأرادت ندوة العلماء أن تجمع هذه القصائد في مجموعة واحدة،

www.abulhasanalinadwi.org

وتطبعها أو تصورها حتى تغنى هذه المجموعة عن طلب الكتب الضخمة المتعدد موضوع واحد محدود" (مختار الشعر:٧)

اس کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب متعدد مدرسوں کے نصاب تعلیم میں داخل ہے، یونیورسٹیوں کے شعبۂ عربی نے بھی اپنے نصاب میں جگہ دی ہے، یہ کتاب ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۹۸۳ء میں کلیة اللغة العربية وآدابها (دار العلوم ندوۃ العلماء) سے شائع ہوئی اور دسیوں نسلیں اس کو پڑھ کر اسلامی اقدار کی محافظ ہو چکی ہیں، اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔

اس مجموعہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ہر شاعر کی حیات اور اس کی شعری خصوصیت پر ایک جامع نوٹ تحریر کیا گیا ہے، مثال کے طور پر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے تذکرہ میں صاحب کتاب نے لکھا ہے:

"عاش حسان بن ثابت الأنصاری رضی الله عنه فی الجاهلية والاسلام، فكان شاعرا مخضرما، أكثر وأجاد فی الجاهلية، وأكثر وأجاد فی الإسلام، وكان يغلب فی شعره الفخر والحماسة والمدح والهجاء، كان سيدنا حسان بن ثابت الأنصاري خزرجيا ولد ونشأ فی المدينة المنورة، وقضى حياته فيها، نصفها فی الجاهلية، ونصفها فی الاسلام".

اسی طرح ابوتمام کے بارے میں صاحب کتاب لکھتے ہیں:

كان رأس الطبقة الثانية فی العهد العباسی، فقد شق لنفسه طرقاً جديدةً، آثر فيها تجويد المعنى على تسهيل العبارة، وكان أول من أكثر من الاستدلال بالأدلة العقلية والكنايات الخفية ولو أفضى ذلک إلى التعقيد، وعندما فاتته سلاسة اللفظ جبره بالجناس والمطابقة والاستعارة، ولقد ترک ثروة لا بأس بها من الشعر الرائع، ومهد لمن خلفه الطريق فسلكها البحتری والمتنبی وأبو العلاء وأمثالهم.

یہ دو نمونے ہیں، جن سے صاحب کتاب کی علمی عبقریت اور مہارت فن کا پتہ چلتا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

مسلم سماج: ذمہ داریاں اور تقاضے

سراج ملا
عالیہ ثالثہ شریعہ

مسلم معاشرہ کی تشکیل وقت کی ضرورت اور زمانے کی پکار ہے، ہر زمانہ میں ایسے دردمند افراد پائے جاتے رہے ہیں، جنہوں نے معاشرہ کے تعلق سے اپنے پاکیزہ جذبات کو پیش کیا ہے، اور اس کی اصلاح میں غیر معمولی دلچسپی لی ہے، انبیاء کرام نے معاشرہ کی اصلاح میں اپنی پوری توانائی صرف کی، وہ جہاں رہے ان کا نعرہ "ان أريد إلا الإصلاح ما استطعت" رہا، اخیر میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی، انہوں نے بھی اچھے معاشرہ کی تشکیل کی، اور ایسے افراد تیار کئے، جو قیامت تک کے لئے عالم انسانیت کے لئے نمونہ ہیں۔ ان کے نقش قدم پر چلنے والے قوم کے نمائندہ افراد قرار پائے، وہ جہاں رہے علم کی روشنی بکھیرتے رہے، اور عمل کے چراغ سے ظلمتوں کو چھانٹتے رہے، اصطلاحی زبان میں ان کو علماء کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اور زبان نبوت نے انھیں انبیاء کا وارث قرار دیا ہے۔

مصنف مدظلہ العالی پیش لفظ میں کتاب کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ہماری انسانی زندگی میں عبادات کا پہلو تو مذہبی اہمیت و خصوصیت کا سمجھا ہی جاتا ہے، لیکن زندگی کے عام معاملات، اخلاق اور دیگر طور وطریق کے سلسلہ میں عموماً اس بات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے کہ ان کے سلسلہ میں مذہبی ہدایات کیا ہیں، اور ان کی تابعداری ٹھیک طور پر کرنے پر ان طور وطریق کو بھی عبادات کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے، اور مذہبی

www.abulhasanalinadwi.org

ہدایات کی صحیح پابندی نہ ہو تو عبادات کے پہلو بھی عبادات کے فائدہ سے خالی ہو جاتے ہیں ، اس لئے بہت ضروری ہے کہ زندگی کے سارے پہلوؤں میں رب العالمین کی طرف سے دی گئی ہدایات کی پابندی کی جائے" (کتاب مذکور: ۷)

پیش نظر کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے:

باب اول: اسلامی ثقافت

باب دوم: اصلاح معاشرہ

باب سوم: دعوت حق

باب چہارم: اتحاد اور اجتماعیت

باب پنجم: محاسبۂ نفس

مصنف مدظلہ العالی نے اجتماعی زندگی کی تین کلیدی صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

"اجتماعی زندگی میں درستگی اور خوبی کے لئے تین صفات بنیادی اہمیت رکھتی ہیں: ایک فرض شناسی، دوسری ہمدردی اور تیسری دیانت، اگر ان تینوں باتوں کا لحاظ نہ رکھا جائے تو اجتماعی زندگی پریشانی اور مصیبت کی آماجگاہ بن جاتی ہے اسلام میں ان تینوں باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، اور تاکید کی گئی ہے، اور حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم میں یہ تینوں باتیں بطریق احسن پائی جاتی تھیں" (کتاب مذکور: ۱۸۸)

اسی طرح معاشرہ کے امراض کا علاج اس کتاب کے ہر مضمون میں نہایت آسان اور خوبصورت انداز میں بتایا گیا۔ ضرورت ہے کہ اصلاح معاشرہ کے مشن میں حصہ لینے والے اس کتاب کو اپنے لئے زادِ سفر بنائیں۔

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے
ہزار ہا شجر سایہ دار راہ میں ہیں

www.abulhasanalinadwi.org

العالم الاسلامي اليوم: قضايا وحلول

(موجودہ عالم اسلام، مسائل اور حل)

مسعود احمد

عالیہ رابعہ شریعہ

امت مسلمہ ایک انقلابی امت ہے، اللہ تعالی نے اسے دین کی دعوت اور قوموں کی ہدایت کے لئے برپا کیا ہے، مسلمان دنیا کے جس خطہ میں ہوں، وہ ایک کشتی کے سوار اور ایک خاندان کے افراد ہیں، ان کا وجود باعث رحمت وسعادت ہے، سات ارب کی آبادی میں ان کی تعداد ڈیڑھ ارب کے قریب ہے، اس طرح ان کی ایک بڑی تعداد ہے، جس سے دنیا کا گوشہ گوشہ معمور ہے، اور زبان نبوت نے بہت پہلے بشارت دی تھی کہ دنیا کا کوئی کچا پکا گھر نہیں بچے گا، مگر اس میں اسلام داخل ہوکر رہے گا، یا تو جبراً، یا طوعاً۔

ویسے تو دنیا کے نقشے پر تقریباً ۵۷ر عرب ممالک ہیں، لیکن ان کے علاوہ جہاں جہاں مسلمان آباد ہیں، وہ سب عالم اسلام کا جزء ہیں، ان کے مسائل، حالات اور چیلنجز تمام مسلمانوں کے مشترکہ مسائل ہیں، اس لئے اگر عالم اسلام کے کسی حصہ میں کوئی مسئلہ کھڑا ہوتا ہے اور کوئی فتنہ ابھرتا ہے تو اس کا درد ہر صاحب ایمان محسوس کرتا ہے۔

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی ایک جہاں دیدہ عالم ہیں، اللہ تعالی نے انہیں دل دردمند اور فکر ارجمند سے نوازا ہے اور ان کی فکر سلیم اور ذہن رسا ہے، حالات پر گہری نظر اور ان کا صحیح حل پیش کرنا آپ ہی کا حصہ ہے، مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندویؒ کی تربیت ورفاقت نے آپ کو ایک قیمتی ہیرا بنا دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ عالم اسلام میں جہاں کہیں کوئی مسئلہ پیش آتا ہے، اس پر نہایت سنجیدگی سے غور کرنا آپ کا

www.abulhasanalinadwi.org

وطیرہ ہے، امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے: من أصبح لا یهتم بأمر المسلمین فلیس منهم (جو اس حال میں صبح کرے کہ اسے مسلمانوں کے معاملات کی فکر نہ ہو تو وہ ان میں سے نہیں)۔

اسی تناظر میں مولانا مد ظلہ نے اردو اور عربی میں قیمتی مضامین لکھے، جن میں حالات کا فاضلانہ تجزیہ اور ان پر مدبرانہ تبصرہ تھا، یہ مضامین رسالوں اور مجلوں میں منتشر تھے، ندوۃ العلماء کے ترجمان البعث الاسلامی اور الرائد میں جو مضامین عالم اسلام سے متعلق شائع ہوئے ان کو العالم الاسلامی الیوم: قضایا وحلول (موجودہ عالم اسلام: مسائل اور حل) کے نام سے مرتب کیا گیا ہے، اور پہلی بار ۲۰۰۴ء مطابق ۱۴۲۴ھ میں مجلس تحقیقات ونشریات اسلام سے شائع ہو کر مقبول ہو چکے ہیں۔

کتاب کے موضوعات کچھ اس طرح ہیں:

التعلیم والتربیة

بناء المجتمع الاسلامی وخصائصه

نظرات فی الدعوة الاسلامیة ومناهجها

أساسیات الصحوة الاسلامیة

کیف نواجه الغزو الفکری

خصائص الأمة الاسلامیة

مسئولیتنا نحو الدعوة

مع الحقیقة

درس من التاریخ

مقدمہ نگار مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی تحریر فرماتے ہیں:

''پیش نظر مجموعۂ مقالات حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کے ہیں، جس کو مختلف مواقع پر لکھے گئے مضامین سے تیار کیا گیا ہے، عالم اسلام میں پیش آنے والے حالات اور

www.abulhasanalinadwi.org

مسائل سے متاثر ہو کر مصنف نے یہ مضامین لکھے ہیں، وہ الرائد کے ایک زمانہ تک چیف ایڈیٹر تھے، پھر اس کے نگران اعلیٰ ہوئے، اس وجہ سے انھیں کچھ نہ کچھ لکھنے کی ضرورت پیش آئی۔

واضح رہے کہ ۱۹۵۹ء میں الرائد منظر عام پر آیا، یہ زمانہ متعدد انقلابات کا تھا، صرف عسکری پیمانہ پر نہیں، بلکہ فکری اور ثقافتی سطح پر مختلف قسم کے چیلنجز کا سامنا عالم اسلام کو کرنا پڑا، اس کتاب میں مصنف کا روئے خطاب عربوں کی طرف ہے، کیونکہ یہ مضامین عربی زبان میں لکھے گئے ہیں، صاحب کتاب کا اصل میدان تعلیم و تربیت ہے، فطری طور پر وہ اچھے قلم کار ہیں، اور گہرے مطالعہ کے حامل ہیں، انہیں تینوں زبانوں (عربی، اردو، انگریزی) کی کتابوں کا مطالعہ ہے، یورپ، ایشیا اور افریقہ کا دورہ بھی کیا ہے، اور وہاں کے فکری مکاتب سے پوری طرح واقف ہیں، حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی کی تربیت میں رہے تو ان کی فکر کو پی لیا ہے، اس کتاب میں اگرچہ اسلوب میں کچھ فرق ہوگا، لیکن فکر میں حضرت مولانا کا پورا عکس نظر آتا ہے۔

صاحب کتاب نے اسلامی تاریخ کا مبسوط مطالعہ کیا ہے، اور معاصر تحریکات کی تاریخ اور عالم اسلامی کے جغرافیہ پر ان کی نظر ہے، معاشرہ کی تربیت و تعلیم پر بھی ایک مستقل کتاب لکھی ہے، اس لئے حالات کا تجزیہ اور مناسب حل پیش کرنا مولانا کا امتیاز خاص ہے۔

کتاب موضوع کے لحاظ سے متنوع ہے، اور اسلوب کے لحاظ سے بھی۔ کیونکہ ہر موضوع کا الگ الگ اسلوب ہے، لیکن ایک مشترکہ امر جو تمام مضامین میں پایا جاتا ہے وہ اسلامی روح، دینی جذبہ اور دردمند دل ہے، جو حالات کے تاثر، مفکر اسلام کی صحبت اور دینی حمیت رکھنے والے خاندان میں نشو نما پانے کی وجہ سے وجود میں آیا ہے"۔

اس مقدمہ سے کتاب کے پورے مضامین پر ایک عمومی نظر پڑتی ہے، جا بجا حضرت مولانا نے فہم و فراست، حسن تدبیر اور اعتماد علی اللہ کو حالات کے حل کرنے کا مؤثر ہتھیار قرار دیا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

ندوة العلماء: فكرتها ودورها ومنهاجها

محمد ضمیر

عالیہ رابعہ شریعہ

ندوۃ العلماء ایک تحریک، ایک انجمن اور ایک کارواں ہے، اس کا قیام انیسویں صدی عیسوی کے اخیر میں عمل میں آیا، کانپور کے مدرسہ فیض عام میں اس کی پہلی میٹنگ ہوئی، پھر اس کے بعد راہ ہرو آتے گئے اور کارواں بنتا گیا، ان کے بنیادی مقاصد میں (۱) نبض شناس علماء کی تیاری، (۲) رفع نزاع باہمی (۳) اصلاح نصاب (۴) اشاعت اسلام ہیں، انہی مقاصد کے حصول کے لئے ندوۃ العلماء کے سالانہ جلسے ہوئے، مزید دار العلوم ندوۃ العلماء کے قیام سے ان مقاصد کے حصول میں بڑی مدد ملی، اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔

ندوۃ العلماء کے بانی حضرت مولانا محمد علی مونگیری ہیں، ان کے جانشیں مولانا خلیل الرحمٰن سہارنپوری، ان کے بعد مولانا مسیح الزماں شاہجہاں پوری، پھر ان کے بعد مولانا عبدالحی حسنی، پھر نواب امیر حسن خان، پھر ڈاکٹر سید عبدالعلی حسنی اور ان کے بعد حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی ہوئے، اور اب حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی ہیں، ندوۃ العلماء کے پہلے معتمد تعلیم علامہ شبلی قرار پائے، پھر مولانا حبیب الرحمٰن خان شیروانی، پھر علامہ سید سلیمان ندوی، پھر حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی، پھر مولانا عبدالسلام قدوائی ندوی، پھر مولانا عبداللہ عباس ندوی اور اب مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی ہیں، اور اصحاب اہتمام کی بھی ایک فہرست ہے، اب منصب اہتمام پر مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندوی فائز ہیں۔

ندوۃ العلماء اور اس کے شعبہ جات، دار العلوم اور اس کے متعلقات کا اس رسالہ میں خوبصورت انداز میں تعارف کرایا گیا ہے، یہ رسالہ "بقامت کہتر بقیمت بہتر" کا مصداق ہے، یہ کتاب دفتر نظامت ندوۃ العلماء سے مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندوی کے مقدمے کے ساتھ شائع ہو رہی ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

جهود إصلاح العقيدة وأبعادها في التاريخ الإسلامي وفي العهد الأخير في الهند

سید شاہ زیب میاں
عالیہ رابعہ شریعہ

ہندوستان میں اصلاح عقیدہ کی کوششوں کا ایک تسلسل ہے، حضرت مجدد الف ثانی سرہندیؒ، حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ، حضرت سید احمد شہیدؒ اور عالم عربی میں شیخ محمد بن عبد الوہاب نے اپنے اپنے زمانے میں اصلاح عقیدہ اور ازالۂ بدعات وخرافات کی نہایت قابل فخر خدمات انجام دیں، گذشتہ دو صدی کے اندر ہندوستان میں حضرت سید احمد شہید اور ان کے اخلاف نے اور اسی زمانے میں سرزمین نجد وحجاز میں شیخ محمد بن عبد الوہاب نے اصلاح عقیدہ کا کام کیا۔

ان خیالات کا اظہار مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندوی نے "جهود اصلاح العقيدة وأبعادها في التاريخ الاسلامي و العهد الأخير في الهند" (عہد گذشتہ میں اصلاح عقیدہ کی کوشش اور اس کے اثرات) نامی کتاب کے مقدمہ میں کیا ہے، ۵۶ رصفحات کا یہ رسالہ مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کی تازہ کتاب ہے، اس کا عربی ترجمہ مولانا محمد فرمان ندوی (استاذ تفسیر وادب عربی دار العلوم ندوۃ العلماء) نے کیا، اور مصنف کتاب نے نظر ثانی اور بیش قیمت اضافہ کیا، کتاب ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندوی کے پر زور مقدمہ سے مزین ہے، اور مجلس تحقیقات ونشریات اسلام لکھنؤ سے شائع ہوئی ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندوی نے لکھا ہے کہ حضرت سید احمد شہید نے جو کام برصغیر ہندوپاک میں کیا وہی کام حرمین شریفین کی عظمت وتقدس کی بلندی کا خیال کرتے ہوئے شیخ محمد بن عبدالوہاب نے کیا، اس کتاب میں ان دونوں عظیم شخصیتوں اور ان کے اخلاف واتباع کی اصلاحی ودعوتی کوششوں کا بھرپور تذکرہ کیا گیا ہے، اور بہت ساری غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا ہے، دسمبر ۱۹۵۵ء میں شاہ سعود اور ان کے چچا محترم ہندوستان تشریف لائے تھے تو ان کو مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ نے ندوۃ العلماء آنے کی دعوت دی تھی، ان کے پروگرام میں لکھنؤ شامل نہیں تھا، اس لیے وہ تو تشریف نہ لاسکے، مگر اپنے چچا محترم سے درخواست کی اور وہ ندوہ آئے، بنارس اُن کو لینے کے لیے حضرت مولانا علی میاں ندویؒ اور اس وقت کے مہتمم مولانا محمد عمران خاں ندویؒ گئے تھے، وہ آئے اور حضرت مولانا علی میاں ندویؒ نے ایک پرمغز سپاس نامہ پیش کیا، جو مؤقر مجلہ "البعث الاسلامی" کے شمارہ جنوری ۱۹۵۶ء میں شائع ہوا تھا، اور مولانا عبدالماجد دریابادیؒ نے "صدق" میں اس کا ترجمہ شائع کیا تھا، یہ کتاب بہت مفید ہوگی، ہر عربی داں کو یہ کتاب پڑھنی چاہیے۔

www.abulhasanalinadwi.org

خطبات رابع

سید محمد انس کانپوری
عالیہ رابعہ شریعہ

خطبہ اظہار کلام کا ایک ذریعہ ہے، اللہ تعالی نے انسان کو اس وصف خاص سے ممتاز فرمایا ہے، خطبہ کی صنف ہر زمانہ میں پائی جاتی رہی اور ہر زبان میں اس کے زندہ وتابندہ نمونے موجود ہیں، اردو کا دامن بھی اس سرمایہ سے خالی نہیں، ماہر خطباء کے مجموعے آج بھی کتب خانوں کی زینت ہیں، انھیں خطبات میں حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کے خطبات ہیں، جن کو "خطبات رابع" کے نام سے مولانا محمد کاظم ندوی (استاذ دار العلوم فاروقیہ کاکوری) نے مرتب کیا ہے، مکتبہ ایوب کاکوری سے یہ خطبات شائع ہوئے ہیں، مقدمہ جناب مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی نے لکھا ہے۔

۳۲ خطبات کے ساتھ ۵۰۴ صفحات پر مشتمل اس مجموعہ میں قاری کے لئے وہ سارا مواد موجود ہے، جس کی اس کو ضرورت ہے، اس میں ایک طرف عقائد سے متعلق خطبات ہیں تو دوسری طرف عبادات سے متعلق، کچھ اخلاقیات سے متعلق ہیں تو کچھ معاملات سے متعلق، غرض زندگی کے تمام موضوعات کو اس میں زیر بحث لایا گیا ہے، موضوع کے لحاظ سے اسلوب میں بھی فرق ہے، مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی اپنے مقدمہ میں اسی کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

"زبان اور اسلوب میں زمانہ اور مخاطب کے ذہن کے اعتبار سے تبدیلی ہوتی رہتی ہے، مولانا ابوالکلام آزادؒ بڑے خطیب تھے، لیکن ان کا اسلوب ان کے عصر کے لحاظ سے تھا

www.abulhasanalinadwi.org

،مولانا عبدالماجد دریابادیؒ کے خطبات کا انداز بالکل الگ ہے، اسی طرح متعدد خطباء کے خطبات، خطیب، موضوع اور مخاطب کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں، یہ دور ادبی دور سے زیادہ علمی ہے، اس لئے سہل اسلوب اور عام فہم اسلوب جو عوام وخواص دونوں کے لئے قابل فہم اور مؤثر ہو پسند کیا جاتا ہے، مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کے خطبات میں اس دور کی خصوصیات اور تقاضوں کی رعایت نمایاں طور پر محسوس کی جاتی ہے، وہ بہت عام فہم ہو نے کے ساتھ علمی مواد سے معمور ہیں اور ان میں تنوع پایا جاتا ہے "(مقدمہ کتاب)

اس اقتباس سے خطبات کی اہمیت، ضرورت اور خصوصیات پوری طرح واضح ہیں، ظاہر سی بات ہے کہ یہ خطبات اپنے مواد اور اسلوب کے لحاظ سے عصر حاضر کے اسلوب کے بالکل مطابق ہیں، حضرت مدظلہ نے بڑی سادگی اور پرکاری سے اپنا احساس اندروں نکال کر رکھ دیا ہے، گویا وہ بزبان شاعر گویا ہیں:

منظور ہے گذارش احوال واقعی
اپنا بیان حسن طبیعت نہیں، مجھے

مولانا مدارس کی ضرورت واہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ہمارے لئے غلے کی دوکانیں ہماری ضرورت ہیں، ہماری زندگی کی ضرورت کا سامان ہیں، یہ مدرسے ہمارے دینی کارخانے ہیں، یہ مدرسے ہمارے دینی پاور ہاؤس ہیں ،ان مدرسوں سے ہم کو وہ بجلی ملتی ہے جو ہماری زندگی کو روشن کرتی ہے، دیندار بناتی ہے، اللہ تعالی کی رضا کے مطابق چلاتی ہے، ہم کو روشنی ملتی ہے ان مدرسوں سے، یہ مدرسے اسلامی پاور ہاؤس ہیں، ہمارے دین کے کارخانے ہیں، جہاں انسان تیار ہوتے ہیں، وہ انسان جو اللہ کے حکموں پر چلنے والے ہیں، جو انسانیت کو برقرار رکھنے والے ہیں، جو دنیا کو انسانیت کا سبق دینے والے ہیں" (خطبات رابع: ۲۶۰)

تعلیم کے سلسلہ میں حکومت کی دخل اندازی پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس کے لئے دو طریقے اختیار کرنے کی ضرورت ہے، ایک تو یہ کہ حکومت سے مطالبہ

www.abulhasanalinadwi.org

کیا جائے کہ قومی اور حکومتی اسکولوں کو تعلیم میں سیکولر طریقے پر کار بند ہونے کی بالادستی نہ دی جائے، اور اگر کوئی مذہبی عمل ہو تو طلباء کو اپنے اپنے مذہب کے مطابق عمل کرنے کا اختیار ہو۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کم از کم ابتدائی تعلیم کے دوران متوازن مکتب یا اسکول قائم کیے جائیں، جہاں مسلمان بچے اپنے اپنے عقیدہ و عمل کی تعلیم حاصل کر سکیں، اور اپنے نوخیز دماغوں اور ذہنوں میں اپنے عقیدہ و عمل کو جاں گزیں کر سکیں، تاکہ وہ توحید و شرک اور ایمان و کفر کا فرق جان سکیں''۔ (خطبات: ۳۷)۔

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا مدظلہ کی خطابت میں صرف جوش اور جذبات کی فراوانی نہیں، بلکہ منصوبہ بندی، مستقل لائحہ عمل اور دور رس تدابیر کا ایک تسلسل ہے، عموماً ایسی تقریریں جو جوش و جذبات کی ترجمان ہوتی ہے وہ وقت کے ساتھ مفقود ہو جاتی ہیں، لیکن حکیمانہ باتیں حالات کے الٹ پھیر کے باوجود مؤثر ثابت ہوتی ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

رسالة المناسبات الاسلامية

(اسلامی مناسبات کا پیغام)

محمد زید
عالیہ رابعہ شریعہ

اسلامی مناسبات اسلام کا شعار اور اس کی علامت ہیں، ان سے شوکت اسلامی، قوت اسلامی اور وحدت اسلامی کا اظہار ہوتا ہے، ان کا پیغام لازوال ہے، ان میں ہجرت نبوی، ولادت نبوی، اسراء ومعراج، رمضان اور حج وقربانی آتے ہیں، یہ ایسے مواقع ہیں، جو ایک بار سال میں آتے ہیں، اور اپنا دیرپا نقش چھوڑ جاتے ہیں، اللہ تعالی کی طرف سے یہ عظیم نعمت ہیں، جن میں خوشی ومسرت کا بھی پہلو چھپا ہوا ہے، اور درس وعبرت کا بھی۔

علمائے اسلام نے ہمیشہ ان مواقع کو غنیمت سمجھا، اور ان سے حاصل ہونے والے نتائج عوام وخواص کے سامنے پیش کئے، مزید ان کی اہمیت، عظمت، اور تقدس واحترام کو بھی دلوں میں موجزن کیا، تاکہ یہ رواروی میں نہ گذر جائیں، حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی انھیں مربیان قوم وملت میں ہیں، جن کے فیوض وبرکات سے ایک عالم فیض یاب ہو رہا ہے، انہوں نے عربی صحیفہ "الرائد" اور "البعث" کے لئے ان اسلامی شعائر پر بیش قیمت مقالات لکھے، وہ مقالات بہت پسند کئے گئے، چونکہ یہ مقالات بہت معلوماتی اور مواد سے پر تھے، اس لئے ان کے جمع کرنے کا اہتمام کیا گیا، تاکہ ان کا نفع عام ہو، اور ان یادگار مواقع کی قدر کی جاسکے۔

کتاب کا مقدمہ جناب مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندوی نے لکھا ہے، صاحب کتاب حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ کتاب کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں: "مجھے

www.abulhasanalinadwi.org

ندوہ سے نکلنے والے عربی رسالوں میں اسلامی موضوعات پر لکھنے کا موقع ملا، اور دیگر رسالوں میں بھی، اس طرح ایک مجموعہ تیار ہوگیا، جس کو شائع کیا جارہا ہے" (پیش لفظ کتاب)

کتاب دار عرفات رائے بریلی سے ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۰۰۴ء میں شائع ہوئی، اس میں اسراء ومعراج، روزہ وعید الفطر، حج وعید الأضحیٰ، ہجرت کا پیغام، ولادت رسول ﷺ پر بیش قیمت مضامین جمع کیے گئے ہیں، ۱۳۶ رصفحات کی اس کتاب میں علم وحکمت اور دعوت وموعظت کے بے شمار پہلو موجود ہیں۔

عربی زبان میں حضرت مدظلہ کے اسلوب سے واقف ہونے کے لئے یہ اقتباس پڑھیے:

"فكلما ينتهى عام هجرى، ويبتدى عام جديد، يلفت نظرنا الى عمل الهجرة، الذى قام به المسلمون الأولون، محافظين على قيمها وروحها وأخلاقها ويلفت نظرنا الى ضرورة أن نحاسب أنفسنا فيما قدمناه وأخرناه وماذا أحرزناه وماذا فقدناه فى هذا المضمار" (ص: ۱۱۹).

"جب بھی ہجری سال ختم ہوتا ہے، اور نیا سال آتا ہے تو ہماری توجہ ہجرت کے اس عمل کی طرف مبذول کراتا ہے، جس کو عہد اول کے مسلمانوں نے انجام دیا، اور انہوں نے اس کی معنویت، روح اور اخلاقی حیثیت کی حفاظت کی، اور نیا سال یہ پیغام بھی دیتا ہے کہ ہم اپنی سابقہ وموجودہ زندگی کا محاسبہ کریں اور نفع ونقصان کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی کشتی حیات کو آگے بڑھائیں"۔

www.abulhasanalinadwi.org

أضواء على الفقه الاسلامي ، ومكانة الاجتهاد منه

محمد عزیر

فقہ کا موضوع اسلامی مصادر میں ہے، ہر مسلمان کا اس سے تعلق ہے، اگر کوئی شخص اس سے ناواقف ہے تو وہ دین پر عمل نہیں کر سکتا، اور بقول: حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی: عربی جاننے والے کو فقہ سے تعلق رکھنے میں کوئی مشکل بھی نہیں"۔

فقہ صرف مسائل کے جاننے اور حلال وحرام کی تفصیلات سے واقف ہونے کا نام نہیں، بلکہ زمانہ کے حالات پر نظر رکھتے ہوئے صحیح اور مثبت رائے شریعت اسلامی کی روشنی میں پیش کرنا ہے، اسی کو امام ابوحنیفہؒ نے بیان کیا ہے: معرفة النفس مالها و ماعليها (نفس کے مثبت اور منفی حالات کے جاننے کا نام فقہ ہے)۔

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ العالی اگرچہ اصطلاحی نام سے فقیہ اور مفتی مشہور نہیں، لیکن ان کے اندر معاملہ فہمی، اور فقاہت کی صلاحیت اتم درجہ میں موجود ہے، اور بقول مولانا خالد سیف اللہ رحمانی: "اس حقیر کو ان سے فقہ کے موضوع پر گفتگو کرنے کا موقع ملا، اور بہت دیر تک مولانا نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ تہذیب وثقافت کے تغیر اور ثقافتی احوال کے تغیر سے احکام فقہیہ میں کیا تبدیلی آتی ہے، اور بہت سی مثالیں اس سلسلہ میں دیں تو واقعی مجھے ایسا لگا کہ: مولانا کی شخصیت کے اندر ایک اور شخصیت چھپی ہوئی ہے" (مقاصد شریعت: ۷۷)۔

مولانا مدظلہ کے ایسے ہی گرانقدر فقہی افکار وخیالات کا مجموعہ پیش نظر کتاب ہے، جو "أضواء على الفقه الاسلامي، ومكانة الاجتهاد فيه" کے نام سے دار القلم دمشق ۲۰۰۵ء میں

www.abulhasanalinadwi.org

شائع ہوئی، یہ کتاب پانچ فصلوں پر مشتمل ہے:

پہلی فصل: قضية الاختلاف في الفقه الاسلامي ، وفوائده

دوسری فصل: الاختلاف الفقهي : تسهيل و رحمة

تیسری فصل: البحث عن حلول للقضايا المعاصرة : ضرورة اسلامية راهنة

چوتھی فصل: نظرة تاريخية شاملة في الاجتهاد للعهود الفقهية الأولى

پانچویں فصل: النظام الربوي السائد ومخالفاته للشريعة الاسلامية

دراصل یہ تحقیقی مقالات ہیں، جن کو صاحب مقالہ نے متعدد سیمیناروں میں پیش کیا، ان کے جمع وترتیب کا کام فیصل ایوارڈ یافتہ عالم مولانا ڈاکٹر علی احمد ندوی (جدہ) نے انجام دیا ہے، اور ایک مقدمہ بھی تحریر کیا ہے۔

اجتہاد سے متعلق صاحب کتاب لکھتے ہیں:

"فان الاجتهاد في الاسلام ليس معناه تغيير حكم قطعي ثابت من مصادر التشريع الاسلامي ،بل انه استنباط لحكم الاسلام في أمر ظني لم يرد في شأنه تصريح أو دليل قاطع"۔ (اسلام میں اجتہاد حکم قطعی کے بدلنے کا نام نہیں، بلکہ ایسے ظنی معاملہ اسلامی حکم کے استنباط کا نام ہے، جس میں صراحۃ کوئی حکم نہ آیا ہو۔)

اس کتاب کا اردو ترجمہ "فقہ اسلامی اور عصر حاضر" کے نام سے المعهد العالي للقضاء والافتاء دار العلوم ندوۃ العلماء سے ۲۰۰۹ء میں شائع ہوا۔ ۱۲۰ رصفحات پر مشتمل یہ کتاب ہر لحاظ سے قابل مطالعہ ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

بین التصوف والحیاۃ

زید احمد

مولانا عبد الباری ندویؒ کی شخصیت فضلاء ندوۃ العلماء میں نمایاں ہے، وہ علامہ سید سلیمان ندویؒ کے معاصر اور علامہ شبلی نعمانیؒ کے شاگرد ہیں، اللہ تعالیٰ نے علوم اسلامیہ کے ساتھ انھیں فلسفہ میں مکمل درک اور بصیرت عطا فرمائی تھی، بلکہ فلسفہ نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا تھا، وہ ایک مدت تک جامعہ عثمانیہ حیدرآباد میں فلسفہ کے استاذ رہے ہے، ریٹائرمنٹ کے بعد علوم تھانوی کی تسہیل و تحقیق میں پورا وقت صرف کیا، اور ارشاد وتزکیہ میں مشغول رہے ہے، اس دوران کئی کتابیں لکھیں، جن میں "تجدید تصوف وسلوک" اہم کتاب ہے۔

ایک طبقہ میں تصوف کا موضوع خاص اہمیت کا حامل رہا ہے، بعض دنیا پرست افراد کی خرابیوں سے پورے نظام کو طنز وتعریض کا نشانہ بنایا گیا، جبکہ یہ حقیقت ہے کہ ہر جگہ کچھ ایسے عناصر ہوتے ہیں، جو اصل مشن کی بدنامی کا ذریعہ ہوتے ہیں، تصوف کے لفظ سے قطع نظر اگر قرآن وحدیث کی تعبیرات پیش نظر رکھی جائیں تو یہ موضوع ایک انسانی ضرورت کے طور پر سامنے آئے گا، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تزکیہ واحسان کا عمل شروع ہی سے جاری رکھا ہے، بلکہ انبیاء کرام کی بعثت بھی انھیں مقاصد کی تکمیل کے لئے ہوتی تھی، ضرورت تھی کہ اس موضوع کے تعلق سے جو بے بنیاد باتیں رائج ہیں ان کا ازالہ کیا جائے اور حقیقی تصوف کے خدوخال کو پیش کیا جائے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجدد کی صورت میں حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کو اس کے لئے کھڑا کیا، انہوں نے معاشرتی اور تصنیفی دونوں سطح سے اس کام کو کیا، اسی کی تسہیل مولانا عبد الباری ندویؒ نے کی، اور عربی قالب میں ڈھالنے کا کام حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ نے کیا ہے، اور یہ کتاب (بین التصوف والحیاۃ) کے نام سے باری پبلیکیشن، باری ہاؤس، سیتاپور روڈ، لکھنؤ سے پہلی بار ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئی، مقدمہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ نے لکھا ہے، جس میں مترجم کے ترجمے کی تعریف کی ہے، دمشق کے مکتبہ دار الفتح سے بھی شائع ہوئی ہے، اور اس کے کئی ایڈیشن نکل چکے ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

فضائل الدعوة الی اللہ

محمد صدام

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ، قطب عالم اور داعی اعظم تھے، اللہ تعالی نے حدیث شریف سے اشتغال کے نتیجے میں انھیں بے شمار خوبیوں سے سرفراز فرمایا تھا، ان کی حدیثی تصنیفات اہل علم کے لئے مرجع ہیں، اعمال و اخلاق کی درستگی کے لئے انہوں نے کئی اہم کارنامے انجام دیے، جن میں "فضائل اعمال" کی تصنیف بھی ہے، دعوت و تبلیغ کی اہمیت و فضیلت پر انہوں نے "فضائل تبلیغ" کے نام سے ایک رسالہ لکھا، یہ رسالہ اپنی جامعیت کی وجہ سے ممتاز ہے:

فصل اول میں: دعوت دین قرآن مجید میں، اس میں سات آیتیں موضوع سے متعلق ذکر کی ہیں۔

فصل دوم میں دعوت دین احادیث میں، اس میں سات حدیثیں بھی پوری تشریح و تفصیل کے ساتھ ذکر کی ہیں۔

فصل سوم میں داعی کی عملی زندگی دعوت میں مؤثر ہوتی ہے، اس پر روشنی ڈالی ہے۔

فصل چہارم میں: دعوت میں ایک دوسرے کا اکرام، اور اہانت سے گریز کو بیان کیا گیا ہے۔

فصل پنجم میں اخلاص، ایمان اور رضائے الہی کو دعوت کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔

فصل سادس میں علماء کی توقیر، فصل سابع میں اہل حق کی خصوصیات اور ان کی رفاقت کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

بڑی تقطیع کے ۵۰ صفحات پر مشتمل یہ رسالہ داعیان اسلام کے لئے قیمتی سوغات ہے۔

ضرورت تھی کہ اس کو عربی میں منتقل کیا جاتا، چنانچہ حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ العالی نے اسے فصیح و بلیغ عربی میں منتقل کیا، حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ نے آپ کو: "كاتب مُجيد، ومترجم قدير" جیسے بلند و بالا الفاظ سے آپ کے ترجمہ پر کمال کی گواہی دی ہے۔

یہ رسالہ برابر شائع ہو رہا ہے، ابھی حال ہی میں حضرت شیخ الحدیثؒ کے مجموعہ فضائل اعمال بنام منهج الحياة الايمانية والتربية الدينية في ضوء الكتاب والسنة مولانا عبدالرشید راجستھانی ندوی کی تحقیق و تخریج سے ۲۰۱۱ء میں مکتبہ یحیوی سہارنپور سے شائع ہوئی ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

چند اہم رسائل

محمد صالح عمر
عالیہ رابعہ دعوہ

حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ نے حالات کے پیش نظر کئی رسالے تحریر فرمائے، جن میں مسلمانوں کو صحیح اور درست لائحہ عمل اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی، یہ رسائل ''بقامت کہتر بقیمت بہتر'' کا مصداق ہیں، ذیل میں چند رسالوں کا اجمالی تعارف ذکر کیا جارہا ہے:

(۱) سیرت محمدی ﷺ انسانیت کے لئے اعلیٰ نمونہ

یہ ۴۴ صفحات پر مشتمل رسالہ ہے ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۰۰۳ء میں مجلس تحقیقات ونشریات اسلام لکھنؤ سے شائع ہوا، اس میں چار مضامین سیرت محمدی سے متعلق ہیں:

(۱) سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ

(۲) سیرت پاک اہل ایمان کے لئے جامع وکامل نمونہ

(۳) عید میلاد النبی ﷺ کا پیغام

(۴) انسانیت کی عید

کتاب کا مقدمہ جناب مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی نے لکھا ہے، ان کے بقول ''ضرورت تھی کہ سیرت پاک کو اس رنگ میں پیش کیا جائے کہ وہ انسانیت کے لئے اس ظلماتی دور میں کس طرح نجات کا ذریعہ بن سکتی اور انسانیت اس سے کس طرح بیدار ہوسکتی ہے''۔

(۲) میزان عمل

www.abulhasanalinadwi.org

یہ صحیح بخاری کی آخری حدیث کا درس ہے، مکتبہ سیدہ ابوامامہ حسنی جامعہ ام المؤمنین عائشہ للبنات، رائے بریلی نے شائع کیا ہے، امام بخاریؒ کے حالات مولانا سید محمد معاذ حسنی ندوی ناظر جامعہ کے قلم سے ہیں، ۳۲ رصفحہ کا یہ رسالہ مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی کے مقدمے سے مزین ہے، کتابچہ کے نمایاں عناوین میں حدیث نبوی اور نقل احادیث میں احتیاط، کتب احادیث میں صحیح بخاری کا مقام ومرتبہ، متفق علیہ کا مفہوم، نیتیں بھی تولیں جائیں گی،، اللہ تعالی کے دو محبوب کلمے، حدیث کی لغوی تشریح، احادیث پر عمل کامیابی کی شاہ کلید، ہدایات ومشورے ہیں۔

(۳) اصحاب رسول اللہ ﷺ

یہ رسالہ ۵۶ رصفحات پر مشتمل ہے، نام سے ظاہر ہے کہ اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا تعارف ذکر کیا گیا ہے، دارالرشید لکھنؤ اور بی اماں فاؤنڈیشن، گونڈہ سے شائع ہوا ہے، صحابہ کرام کے تذکرہ سے پہلے بعثت نبوی کی خصوصیات، ربانی تربیت، اس کی حکمتیں وغیرہ موضوعات پر سیر حاصل بحث ہے، یہ رسالہ دراصل رہبر انسانیت کا آخری باب ہے، سنہ ۲۰۱۳ء میں شائع کیا گیا، صحابہ کرام کے بارے میں صاحب کتاب کی یہ عبارت توجہ طلب ہے:

"جس چیز کی صحت اور حفاظت کا وعدہ اللہ تعالی نے کیا ہو، اس کی حفاظت میں کوئی کمی یا خلل کیسے آسکتا ہے، اور اس کے پورا نہ ہونے بات کیسے ہوسکتی ہے، لہذا خاتم النبیین محمد ﷺ کے بعد آپ کے انہی صحابہ کرام کا احسان ہے اور اس لحاظ سے ان کی عظمت اور ان کی محبت ہم سب کے لئے جزء ایمان بنتی ہے، ان کے سلسلہ میں کوئی بدخیالی ہو، یہ ایک مجرمانہ خیال ہے۔ لہذا حضور ﷺ کے احکام وہدایات کو صحابہ کرام کے ذریعہ ہم کو لینا ہے"۔

(۴) مسلم پرسنل لابورڈ: مزاج اور طریقہ کار

یہ رسالہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے چار خطبات صدارت کا مجموعہ ہے، مونگیر، بھوپال، مدراس، اور کلکتہ میں پیش کیے گئے یہ خطبات اپنی علمیت اور وزن میں بے مثال ہیں، ہندوستان

www.abulhasanalinadwi.org

کی ملت اسلامیہ کی حفاظت میں اس بورڈ کی مدبرانہ قیادت کا زبردست حصہ ہے۔ مجلس تحقیقات ونشریات اسلام لکھنؤ نے اس رسالہ کو ۲۰۱۰ء میں شائع کیا ہے۔ مولانا محمود حسن حسنی ندوی نے پیش لفظ لکھا ہے۔

(۵) تحفہ رمضان

رمضان المبارک کی اہمیت وافادیت، اوراس کی برکتوں کے حصول کا طریقہ، زمینی مخلوق اورآسمانی عمل، شب قدر کی فضیلت، اعتکاف، عید الفطر، ایک ماہ کا تربیتی نظام وغیرہ موضوعات پر بہت عام فہم انداز میں ۷۰ ر صفحات پر مشتمل یہ قیمتی رسالہ مولانا محمود حسن حسنی ندوی کا مرتب کردہ ہے، جس میں انہوں نے حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کے "تعمیر حیات" وغیرہ میں شائع شدہ مضامین کو جمع کیا ہے، مجلس تحقیقات ونشریات اسلام لکھنؤ سے ۲۰۰۸ء میں شائع ہوا۔

(۶) اسلامی معاشرہ: زندگی سے ہم آہنگ معاشرہ اوراس کے تقاضے

مجلس اصلاح معاشرہ، ندوۃ العلماء کا ایک اہم شعبہ ہے، اس کے ذریعہ اصلاح معاشرہ کا کام مثبت اور تعمیری انداز میں جاری ہے، اسی سے متعلق یہ کتابچہ شائع کیا گیا، اس میں کئی مضامین ہیں:

(۱) شریعت اسلامی کی اہمیت اوراس کا مقام

(۲) شریعت اسلامی معتدل ترین اور متوازن قانون حیات

(۳) مسلمانوں کا عائلی قانون: مخالفت اور موافقت کی روشنی میں

یہ رسالہ پارکھ آفسیٹ سے جناب الحاج شاہد حسین صاحب کے اہتمام میں شائع ہوا ہے

(۷) امت مسلمہ کی دو امتیازی خصوصیت: دعوت الی الحق اور شہادت علی الناس

اصلاح معاشرہ کمیٹی آل انڈیا مسلم پرسنل بورڈ کی اہم کمیٹی ہے، اس کا ذیلی دفتر بہار کی خانقاہ رحمانی، مونگیر میں ہے، یہ رسالہ وہیں سے شائع ہوا ہے، اس میں دعوت اور شہادت کو

www.abulhasanalinadwi.org

شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ ۱۲۶ر صفحات کا یہ رسالہ قیمتی مواد پر مشتمل ہے۔

(۸) مسلمان اور تعلیم

تعلیم صرف مسلمانوں کی ضرورت نہیں، بلکہ عام انسانوں کی ضرورت ہے، اس کو عہد اول کے مسلمانوں نے محسوس کیا، چنانچہ میدان علم میں خوب ترقیاں کیں، صاحب کتاب نے انہی علمی فتوحات کا تذکرہ اپنے اس رسالہ میں کیا ہے، شعبہ نشر واشاعت ندوۃ العلماء سے ۱۹۹۷ء میں یہ رسالہ شائع ہوا ہے، اس کے اہم موضوعات میں عصری تعلیم، مذہبی تعلیم، تعلیم اور مسلمان، مغربی نظام تعلیم وراس کے اثرات، ہندوستان کے مدارس دینیہ اوران کا نصاب تعلیم، نصاب تعلیم کی تشکیل میں وسیع النظری کی ضرورت ہیں۔ ۶۷ صفحات پر یہ رسالہ مشتمل ہے۔

(۹) تحفۂ گجرات

یہ رسالہ حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کے سرزمین گجرات میں دیئے گئے خطبات کا مجموعہ ہے، اس کے مرتب مولانا سید سبحان ثاقب ندوی ہیں، ۸۰ر صفحات پر مشتمل اس رسالہ میں پانچ قیمتی تقریریں ہیں:

پہلی تقریر کا عنوان: مدارس کی حیثیت دینی پاور ہاؤس کی ہے، دوسری تقریر کوئی چیز اتفاقی نہیں، تیسری دین وعلم دین کی مجالس میں فرشتوں کی شرکت، چوتھی تقریر اللہ تعالی باطن کو دیکھتا ہے، پانچویں تقریر تعلیم کے ساتھ تربیت بھی ضروری ہے، جناب مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی کی ایک تقریر: دینی تعلیم میں ایک نیا تجربہ ہے، جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے، اس دورہ کی روداد مولانا سید محمود حسن حسنی ندوی کے قلم سے ہے، مقدمہ، گجرات کے مشہور عالم مولانا عبد اللہ اسماعیل کاپودروی نے لکھا ہے، اور بجا لکھا ہے: ’’یہ گراں قدر ارشادات طلبائے مدارس اور عامۃ المسلمین دونوں کے لئے نہایت مفید ہیں‘‘۔ اس طرح یہ رسالہ اہم خطابات پر مشتمل ہے۔ مجلس تحقیقات ونشریات اسلام لکھنؤ سے ۲۰۱۲ء میں یہ رسالہ شائع ہوا، اور مقبول عام ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

الغزل الأردي محاوره ومكانته فی الشعر

محمد معصوم سیفی

عالیہ رابعہ شریعہ

شاعری انسان کے درونِ دل کی تعبیر اوراس کے احساسات وجذبات کی صحیح تصویر ہوتی ہے، یہ احساسات غم وغصہ، حزن وملال، عشق ومحبت، لطف وترحم وغیرہ کی صورت میں جلوہ گر ہوتے ہیں، احساسات وجذبات کی کوئی زبان نہیں ہوتی، مگراس کے اظہار کے لئے زبان کی ضرورت پڑتی ہے، یہی احساسات جب موزوں ہو جائیں تو شعر وجود میں آتا ہے، اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی ہر زبان میں شاعری کا وجود پایا جاتا ہے۔

اردو شاعری مختلف اصناف سخن پر مشتمل ہے، مگراس میں غزل کا دامن بہت وسیع اور مقبول ہے، اوراس وسعت اور مقبولیت میں اس کی خاص کشش اور مٹھاس کو بہت دخل ہے، کبھی غزل کا دامن حسن وعشق کے فسانوں تک محدود تھا، مگر جوں جوں انسانی زندگی میں تنوع بڑھتا گیا، غزل کے مضامین میں بھی تنوع اور رنگارنگی بڑھتی گئی، ایک غزل گو شاعر حسن وعشق کے استعاروں میں حیات وکائنات کے سارے مضامین بیان کرتا ہے، ساز غزل پر زندگی کے گیت گنگناتا ہے، زخموں کو تبسم اور آہوں کو ترنم عطا کرتا ہے۔

حقیقتوں کا جلال دیں گے صداقتوں کا جمال دیں گے
تجھے بھی ہم اے غم زمانہ غزل کے سانچے میں ڈھال دیں گے

ہر زبان کا اپنا خاص مزاج، خاص الفاظ ومعانی اور خاص پس منظر ہوتا ہے، اس کی فکروں کے زاویہ ایک خاص دائرہ میں گردش کرتے ہیں، جن کو سمجھے بغیر زبان کی حلاوت کو محسوس کرنا ناممکن ہے، زیر نظر کتاب "الغزل الأردي محاوره ومكانته في الشعر" عربی داں طبقہ کو اردو زبان وادب سے قریب کرنے کی ایک خوبصورت کوشش

www.abulhasanalinadwi.org

ہے، مؤلف مکرم نے (جو عربی و فارسی اور اردو پر یکساں قدرت رکھتے ہیں) ان تینوں زبانوں کے اشعار اور ان کے اسلوب و طرز ادا میں فرق کو واضح کیا ہے، غزل کے عناصر ،اس کی دونوں قسموں (۱) رمزی (۲) روحانی سے بحث کی ہے، خاص طور سے فارسی اور اردو غزل گو شعراء کا تقابلی جائزہ پیش کیا ہے، فارسی شعراء میں متقدمین مثلاً: جلال الدین رومی، شیخ سعدی، امیر خسرو، حافظ شیرازی، عبدالرحمٰن جامی اور فغانی وغیرہ کا ذکر اور ان کے طرز نگارش سے بحث کی ہے، اردو غزل گو شعراء میں متقدمین مثلاً: مرزا مظہر جان جاناں، سودا، میر، درد وغیرہ سے لیکر موجودہ دور کے شعراء مثلاً: جگر، اکبر اور کلیم عاجز وغیرہ کو شامل کیا ہے۔

کتاب کے مقدمہ نگار جناب مولانا واضح رشید ندوی مدظلہ العالی لکھتے ہیں: ''مؤلف نے اردو غزل کو عرب قارئین کے سامنے پیش کر کے ایک وقیع کارنامہ انجام دیا ہے، کتاب کی قیمت اس سے اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ مؤلف نے تاریخی و تنقیدی پہلوؤں پر نظر بھی ڈالی ہے، اسی طرح اردو، فارسی اور عربی کی غزلوں کو تقابلی انداز میں پیش کیا ہے، ان کے خصائص، مختلف عہد کے لحاظ سے ان کی ترقیوں، اسلوب سخن میں اختلاف وغیرہ کو ذکر کیا ہے،........قاری اس مجموعہ میں پیش کی گئی غزلوں سے محسوس کرے گا کہ اردو غزل زندگی کے تقاضوں، جذبات محبت و نفرت، غم جاناں اور غم دوراں کے تذکرے شعور کی نزاکت اور وجدان کی لطافت سے عبارت ہے۔''

بہر حال یہ کتاب اردو کے سرمایہ میں ایک گراں قدر اضافہ ہے، اسی طرح عربی تنقید کے کتب خانوں میں بھی، کیونکہ اردو زبان آج بھی عربوں کی نظر سے پوشیدہ اور پردۂ خفا میں ہے، یہ کتاب اس کے جمال جہاں آرا سے نقاب اٹھانے کی ایک ابتدائی کوشش ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

الأدب الاسلامي وصلته بالحياة

محمد معصوم سیفی

عالیہ رابعہ شریعہ

ادب اور زندگی کا چولی دامن کا ساتھ ہے، زندگی سے دور ہو کر ادب ادب نہیں، ذہنی عیاشی بن جاتا ہے، ادب کا شعور حاصل کرنے کے لئے زندگی اور اس کے متعلقات اور تقاضوں سے واقف ہونا، بلکہ گہری بصیرت رکھنا ضروری ہے، وہ آئینہ ہی کیا، جو خوبصورت نہ دکھائے۔

ادب ما دُبہ (دستر خوان) سے بنا ہے، اسلام کی آمد کے بعد ادب کا لفظ مضمون تعلیم، پھر ہر اچھی اور مفید تحریر کے لئے کے لئے استعمال ہونے لگا، اس کے بعد صرف پسندیدہ اور دل نواز مضمون کے لئے استعمال ہونے لگا، رفتہ رفتہ اس کے مفید ہونے کی طرف توجہ کم ہونے لگی اور آج مغربی افکار و نظریات ادب سے متاثر ہو کر ادب کے صاف و شفاف آئینہ پر غبار آنے لگا ہے، اور زیادہ تر معقّد، الجھانے والی اور غیر مفہوم عبارتوں کا چلن ہو گیا ہے، جس میں ادیب اپنا سارا زور خیال آفرینی اور ندرت ادا پر دیتا ہے، اس کی نگاہوں میں کوئی مقصد نہیں ہوتا، اس کے نتائج بہت دور رس ہو سکتے ہیں، ادب کو صرف تفریح طبع کا سامان نہ سمجھا جائے، ادب نے تاریخ میں بڑا اثر ڈالا ہے، وہ خاموشی سے اپنا اثر ڈالتا ہے اور نسلوں کی نسلیں، ان کے اخلاق و کردار، سوچ و فکر کے زاویے اور رجحانات و خیالات یکسر بدل دیتا ہے۔

زیر نظر کتاب "الأدب الاسلامي وصلته بالحياة" صالح، تعمیری اور اسلامی ادب کی طرف ایک پیش رفت ہے، جو ادب اور زندگی کا ربط و تعلق بیان کرتی

www.abulhasanalinadwi.org

ہے، صالح و طالح اور تعمیری و تخریبی ادب کی نشاندہی کرتی ہے، اخیر میں اسلام کے صدر اول سے مثالیں پیش کی گئی ہیں، خاص طور سے ادب رسولؐ، اس کے خصائص، لطافت احساس، جزالت بیان، جذبۂ محبت و ترحم، تمثیلات و تشبیہات نبویؐ، کلام رسول ﷺ کے تربیتی پہلو، با مقصد وصف نگاری، جذبات کی روانی اور الفاظ کی معنویت و سلاست کو بیان کیا گیا ہے، اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد صحابہ کرام کے نثری و شعری کلام کا حسن اور تاثیری پہلو مذکور ہے۔

۹۶ صفحات پر مشتمل یہ کتاب الندوۃ العالمیۃ للأدب الاسلامي (۱۴۰۱ھ) میں پیش کیا گیا مقالہ ہے، کتاب کے مقدمہ نگار حضرت مولانا ابوالحسن علی حسنی ندویؒ لکھتے ہیں: "اس کتاب میں ادب کے اسلام سے تعلق کو خصوصی طور پر نمایاں کیا گیا ہے اور اس کے مختلف پہلوؤں کو بقدر ضرورت ایجاز و اطناب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، اور عالمی ادب میں ادب اسلامی کی نمایاں شان کا تذکرہ ہے۔"

مجموعی طور پر یہ کتاب "بقامت کہتر بقیمت بہتر" کا مصداق ہے، اور نسل نو کی ذہنی و فکری تعمیر و تشکیل میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ العالی

ایک نظر میں

محمد سالم
خصوصی ثالث

☆نام : سید محمد رابع حسنی ندوی

☆ولدیت: سید رشید احمد حسنیؒ

☆پیدائش: اکتوبر ۱۹۲۹ء مقام تکیہ کلاں، رائے بریلی (یوپی)

والدہ: امۃ العزیزؒ صاحبہ ہمشیرہ مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ

☆تعلیم: ابتدائی تعلیم اپنے خاندانی مکتب رائے بریلی میں حاصل کی، اس کے بعد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو میں تعلیمی سلسلہ رہا اور وہیں سے ۱۹۴۸ء میں فضیلت سے فراغت ہوئی۔ درمیان میں ۱۹۴۷ء میں دارالعلوم دیوبند میں ایک تعلیمی سال گزارا۔

☆۱۹۴۹ء میں دارالعلوم ندوۃ العلماء کے شعبۂ ادب عربی میں بحیثیت معاون استاد تقرر ہوئے۔

☆۱۹۵۰ء کے آخر سے ۱۹۵۱ء کے آخر تک ایک سال علمی استفادہ کی غرض سے حجاز مقدس میں قیام کیا۔

☆۱۹۵۲ء میں ندوہ کے ادیب دوم مقرر ہوئے۔

☆۱۹۵۵ء میں مولانا سید عبداللہ عباس صاحب ندوی کے حجاز منتقل ہوجانے کے بعد ادیب اول کے عہدہ پر فائز ہوئے۔

☆۱۹۷۰ء میں عمید کلیۃ اللغۃ العربیۃ دارالعلوم ندوۃ العلماء مقرر ہوئے۔

www.abulhasanalinadwi.org

☆ ۱۹۹۳ء میں دار العلوم ندوۃ العلماء کا منصب اہتمام آپ کے سپرد ہوا۔ ۱۹۹۸ء میں نائب ناظم مولانا معین اللہ صاحب ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی خرابی صحت کی وجہ سے مہتمم ہونے کے ساتھ ساتھ بحیثیت نائب ناظم بھی خدمات انجام دیتے رہے۔

☆ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۹ء کو حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ ناظم ندوۃ العلماء کے انتقال کے بعد جنوری ۲۰۰۰ء میں ناظم ندوۃ العلماء کا عہدہ جلیلہ آپ کو تفویض ہوا۔

☆ ۲۰۰۳ء میں آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر منتخب ہوئے اور تا حال اس عہدہ پر برقرار ہیں۔

عہدے اور مناصب :

(۱) ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔

(۲) صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ۔

(۳) نائب صدر عالمی رابطہ ادب اسلامی

(۴) صدر مجلس تحقیقات و نشریات اسلام لکھنؤ۔

(۵) صدر مجلس صحافت و نشریات، لکھنؤ۔

(۶) صدر دینی تعلیمی کونسل اتر پردیش، لکھنؤ۔

(۷) صدر دار عرفات، رائے بریلی۔

(۸) رکن تاسیسی رابطہ عالم اسلامی، مکہ مکرمہ۔

(۹) رکن دار المصنفین اعظم گڑھ۔

(۱۰) ٹرسٹی آکسفورڈ سنٹر فار اسلامک اسٹڈیز، آکسفورڈ یونیورسٹی برطانیہ۔

(۱۱) سرپرست مولانا محمد ثانی حسنی میموریل سوسائٹی، رائے بریلی۔

(۱۲) صدر مولانا عبد الباری سوسائٹی لکھنؤ۔

(۱۳) رکن مولانا ابو الکلام آزاد اکیڈمی، لکھنؤ۔

(۱۴) سرپرست تحریک پیام انسانیت۔

(۱۵) سرپرست مولانا ابو الحسن علی ندوی اکیڈمی، بھٹکل، کرناٹک۔

www.abulhasanalinadwi.org

ان کے علاوہ دیگر اداروں کے بھی سرپرست اور صدر رہیں۔

صحافتی خدمات:

(۱) بانی اور موجودہ سرپرست پندرہ روزہ عربی صحیفہ ''الرائد'' لکھنؤ۔

(۲) سرپرست اعلیٰ پندرہ روزہ اردو رسالہ ''تعمیر حیات'' لکھنؤ وسہ ماہی ''تعمیر افکار'' وماہانہ ''پیام عرفات'' رائے بریلی وغیرہ۔

(۳) سرپرست سہ ماہی انگریزی مجلّہ ''دی فریگرنس آف ایسٹ'' (The Fragrance Of East) ندوۃ العلماء، لکھنؤ۔

(۴) سرپرست ہندی ماہنامہ ''سچا راہی'' ندوۃ العلماء، لکھنؤ۔

(۵) رکن مجلس ادارت ماہنامہ ''معارف'' اعظم گڑھ۔

(۶) ایڈیٹر کاروان ادب لکھنؤ

عربی زبان وادب کی خدمات کے سلسلہ میں صدر جمہوریہ ایوارڈ ۱۹۸۲ء میں تفویض کیا گیا۔

شاہ ولی اللہ ایوارڈ اگست ۲۰۱۵ء منجانب آئی، او، ایس میں تفویض کیا گیا۔

بیرونی اسفار:

اکثر ممالک اسلامیہ عربیہ، نیز بلاد یورپ وامریکہ، مشرق بعید جاپان، ملیشیا، افریقہ میں مراقش، مصر، تیونس، الجزائر اور جنوبی افریقہ، پاکستان، بنگلا دیش، امارات عربیہ متحدہ کے سفر کیے، نیشنل اور انٹرنیشنل علمی وادبی سمیناروں اور کانفرنسوں میں شرکت کی اور مقالے پیش کیے، جو مقامی وبیرونی اخبارات ورسائل میں شائع ہوئے، اور ہنوز یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔

تصنیفات وتالیفات

مطبوعہ عربی کتب

(۱) الأمة الإسلامية ومنجزاتها

(۲) مقالات في التربية والمجتمع

(۳) منثورات من أدب العرب

www.abulhasanalinadwi.org

(٤)الأدب العربي بين عرض ونقد

(٥)تاريخ الأدب العربي (العصر الإسلامي)

(٦)الأدب الإسلامي وصلته بالحياة

(٧)الأدب الإسلامي فكرته ومنهاجه

(٨)رسائل الأعلام

(٩)معلم الإنشاء (تیسرا حصہ)

(١٠)مختار الشعر (دو حصے)

(١١)واقع الثقافة الإسلامية ودورها المعاصر

(١٢)أضواء على الأدب الإسلامي

(١٣)في وطن الإمام البخاري

(١٤)العالم الإسلامي اليوم: قضايا وحلول

(١٥)في ظلال السيرة

(١٦) أضواء على الفقه الإسلامي، ومكانة الاجتهاد منه

(١٧)حركة ندوة العلماء فكرتها ومنهاجها.

(١٨)جهود إصلاح العقيدة وأبعادها في التاريخ الإسلام والعهد الأخير في الهند

(١٩) الغزل الأردى محاوره ومكانته فى الشعر

(٢٠)رسالة المناسبات الاسلامية

(٢١) فضائل الدعوة الى الله (تعريب)

(٢٢)بين التصوف والحياة(تعريب)

مطبوعه اردو کتب:

(۱)دین وادب

(۲)جغرافیہ جزیرۃ العرب

www.abulhasanalinadwi.org

(۳) حج ومقامات حج

(۴) مقامات مقدسہ

(۵) اسلامی شریعت: ایک محکم قانون اور انسانی زندگی کی ضرورت

(۶) امت مسلمہ: رہبر اور مثالی امت

(۷) امت اسلامیہ اور اس کی ثقافت

(۸) دو مہینے امریکہ میں

(۹) مسلمان اور تعلیم

(۱۰) سماج کی تعلیم وتربیت

(۱۱) سمرقند وبخارا کی بازیافت

(۱۲) غبار کارواں

(۱۳) حالات حاضرہ اور مسلمان

(۱۴) نقوش سیرت

(۱۵) عالم اسلام، اندیشے اور امکانات

(۱۶) مسلم سماج: ذمہ داریاں اور تقاضے

(۱۷) رہبر انسانیت

(۱۸) قرآن مجید: انسانی زندگی کا رہبر کامل

(۱۹) میزان عمل

(۲۰) اصحاب رسول ﷺ

(۲۱) سیرت محمدی ﷺ انسانیت کے لئے اعلیٰ نمونہ (۲۲) خطبات رابع

(۲۳) فقہ اسلامی اور عصر حاضر

(۲۴) تحفۂ گجرات

ان کے علاوہ سیکڑوں اردو، عربی مقالات ومضامین۔

www.abulhasanalinadwi.org

گلہائے عقیدت

ڈاکٹر حافظ ہارون رشید صدیقی
چیف ایڈیٹر ہندی ماہنامہ "سچا راہی"
ندوۃ العلماء، لکھنؤ

پیارے نبیؐ کو بھیجا اللہ نے جہاں میں
ان پر کلام اترا اللہ کا جہاں میں

پیارے نبیؐ نے جوڑا اللہ سے جہاں کو
دی معرفت نبیؐ نے اللہ کی جہاں کو

یارب نبیؐ پہ تیرے لاکھوں سلام میرے
اصحابؓ پہ بھی ان کے لاکھوں سلام میرے

پیارے نبیؐ کے پیرو سید محمد رابع
عالم ہیں ان کے دیں کے سید محمد رابع

عارف ہیں اپنے رب کے سید محمد رابع
مصلح بہت ہیں اچھے سید محمد رابع

اللہ کا کرم ہے اس متقی عالم پر
ملت کے اس قائد پر اور قوم کے خادم پر

ہیں جانشیں علی کے سید محمد رابع
ان کے خلیفہ برحق سید محمد رابع

حسنی ہیں وہ نسب میں سید محمد رابع
حنفی ہیں وہ عمل میں سید محمد رابع

www.abulhasanalinadwi.org

اللہ کا کرم ہے اس متقی عالم پر
ملت کے اس قائد پر اور قوم کے خادم پر

تنظیم مسلموں کی جو ہند میں مشہور ہے
مسلم پرسنل لا کے جو نام سے مشہور ہے
صدر اس کے محترم ہیں سید محمد رابع
صدر اس کے معتبر ہیں سید محمد رابع

اللہ کا کرم ہے اس متقی عالم پر
ملت کے اس قائد پر اور قوم کے خادم پر

مشہور ہے عالم میں جو ندوۃ العلماء
اسلام کا خادم ہے جو ندوۃ العلماء
مشرف ہیں اس کے اعلی سید محمد رابع
ناظم ہیں اس کے اعلی سید محمد رابع

اللہ کا کرم ہے اس متقی عالم پر
ملت کے اس قائد پر اور قوم کے خادم پر

محبوب ہیں علماء کو سید محمد رابع
محبوب ہیں صلحاء کو سید محمد رابع
محمودِ اتقیاء ہیں سید محمد رابع
مقبولِ منصفاں ہیں سید محمد رابع

اللہ کا کرم ہے اس متقی عالم پر
ملت کے اس قائد پر اور قوم کے خادم پر

میرے بھی پیشوا ہیں سید محمد رابع
میرے بھی مقتدا ہیں سید محمد رابع

www.abulhasanalinadwi.org

ہاں کلمۂ شہادت ان سے پڑھا ہے میں نے
میرے بھی رہنما ہیں سید محمد رابع

یارب کرم سے تیرے مجھ کو ملی یہ نعمت
یارب یہ اب دعا ہے ضائع نہ ہو یہ دولت

عصیاں مرے بہت ہیں لیکن ہوں ان سے تائب
بخشائے گا مجھے تو کوئی نبی کا نائب

رب سے کہیں گے وہ یہ، یارب کرم سے اپنے
اس کو بھی بخش دے تو، یہ ہو چکا ہے تائب

یارب نبی پہ تیرے لاکھوں سلام میرے
اصحابؓ پہ بھی ان کے لاکھوں سلام میرے
سب آل پر بھی ان کی لاکھوں سلام میرے
ازواج پہ بھی ان کی لاکھوں سلام میرے

www.abulhasanalinadwi.org